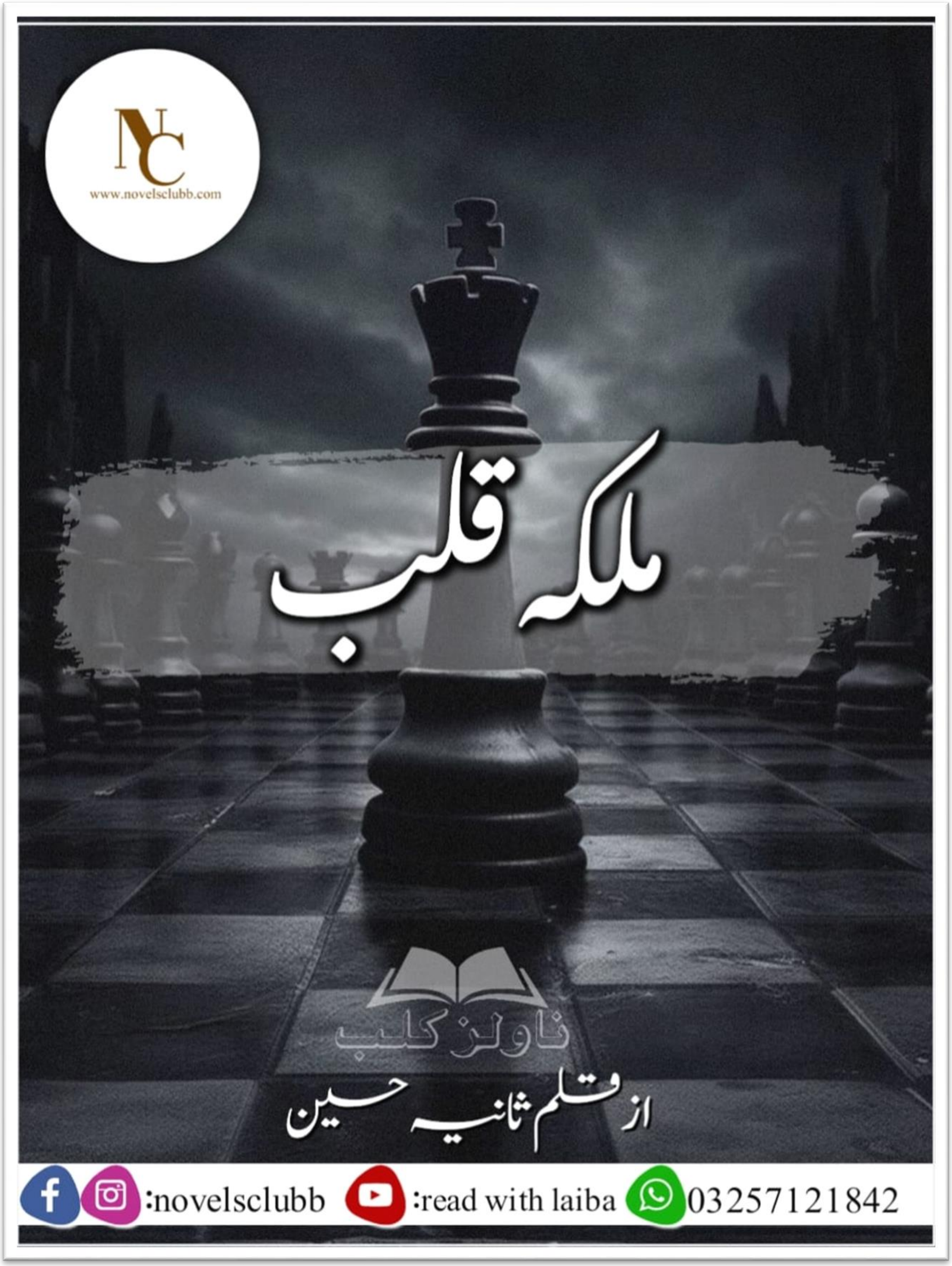
www.novelsclubb.com
ملکہ قلب
ناولز کلب
از قلم ثانیہ حسین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ملکہ قلب

از قلم

ثانیہ حسین

www.novelsclubb.com

اداکاری سیکھو....

کرنے کے لیے نہیں....

اپنے ارد گرد موجود منافق لوگوں کی اداکاری سمجھنے کے لیے.....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس عمارت کی بیسمنٹ کافی وسیع اور کشادہ تھی۔وہاں موجود ایک کمرے میں اس وقت ڈیوڈ بیڈ پر بالکل خاموش لیٹا تھا۔پر سوچ نظریں چھت پر جمی تھیں۔کمرہ نیم روشن تھا۔خاموشی اس قدر تھی کہ سوئی بھی گرتی تو آواز آتی۔اس خاموشی کی ڈور کو کسی کی ہائی ہیلز کی ٹک ٹک نے توڑا۔ ڈیوڈ کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔مگر وہ اسی حالت میں پڑا رہا۔ٹک ٹک کی آواز جیسے جیسے قریب آتی گئی ڈیوڈ کے وجود میں خوف کا اضافہ ہوتا چلا گیا۔

جب وہ اس کے بالکل قریب آٹھہری تو اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔اس کا سارا وجود مفلوج تھا۔زبان تک ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"کیسے ہو ڈیوڈ ساما"؟

نسوانی آواز پر اس نے محض نگاہوں کو حرکت دے کر اسے دیکھا۔وہ نقاب چڑھائے ہوئے تھی جبکہ اس کی آنکھیں نہایت سرد اور سفاک معلوم ہوتی تھیں۔اس کے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔اس نے پھر سے کچھ بولنا چاہا۔زبان کو حرکت دینا چاہی۔مگر بے سود۔اس کی نظروں نے اس کے چہرے سے اس کے ہاتھ تک کا سفر کیا تو آنکھیں پھیل گئیں۔ان ہاتھوں میں پستول

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔وہ بول تو نہ پایا مگر اس کی ہچکیاں گونجنے لگیں۔وہ حرکت کرنے کی سر توڑ کوشش کرنے لگا۔

"شش۔"لائلہ نے اپنے منہ پر جو نقاب سے ڈھکا تھا،انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کو کہا۔

"خاموش رہو گے تو آرام دہ موت دوں گی۔ نہیں تو جتنا تنگ کرو گے اتنا تڑپا کر ماروں گی۔"

اس کا لہجہ نہایت نرم اور پر سکون تھا۔

اس نے ایک نظر پستول کو دیکھا اور پھر ڈیوڈ کو۔

"تم پر گولی چلانا زیادتی ہو گی"۔

لائلہ کی بات پر وہ ایک دم ساکت ہو گیا۔وہ کیا کہہ رہی تھی؟ڈیوڈ اسے سمجھنے کی سعی کرنے لگا مگر اگلے ہی لمحے جب لائلہ نے اس کے ساتھ رکھا تکیہ اٹھایا تو اسے مزید سمجھنے کی ضرورت نہ پڑی۔اس نے پھر سے اپنی کوشش شروع کر دی مگر بے سود۔

لائلہ نے وہ تکیہ اس کے منہ پر رکھ کر اپنی تمام تر ہمت اور طاقت سے اس کی سانسیں روکنے کی کوشش کی۔وہ مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔اس کا مفلوج وجود حرکت کرنے لگا۔اسے پھڑ پھڑاتا دیکھ لائلہ نے گہری سانس لی۔دل میں کہیں سکون سا اترنے لگا۔تھوڑی ہی دیر بعد اس کا وجود

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بالکل ساکت ہو گیا۔ کوئی حرکت، کوئی مزاحمت نہیں تھی۔ لائلہ نے تکیے پر سے دباؤ ہٹا دیا۔ وہ مر چکا تھا۔ تکیہ ہٹا کر اس نے اس کا چہرہ آخری بار دیکھا۔

"گنہگار نہ ہوتے تو کم از کم موت کے بعد ہی اپنی بیٹی سے ملاقات کر لیتے۔ مگر خیر۔ خدا تمہیں جہنم واصل کرے!" غصے کی شدت اتنی تھی کہ وہ کیا کہہ گئی اس کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا۔ اتنا کہتی وہ اس کمرے سے باہر نکل گئی اور پھر نقشہ کھول کر مطلوبہ جگہ کی تلاش میں نکلی۔

اسٹون آف یامی نوکائی وہیں کہیں تھا.... بیسمنٹ میں۔

راہداری سے ہوتی ہوئی وہ ایک ہال میں پہنچی۔ تب ہی اسے کہیں دور سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ ایک دم رک گئی۔ دل ڈوب کر ابھرا مگر وہ خود کو سنبھالے رہی۔ وہ چاپ اسے نزدیک آتی سنائی دی۔ وہ جو کوئی بھی تھا ڈیوڈ کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ لائلہ جلدی سے چند قدم پیچھے آکر ایک ستون کی اوٹ میں ٹھہر گئی۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو نظر سامنے بیڈ پر پڑے ڈیوڈ کے بے جان وجود پر پڑی۔ وہ وہیں رک گیا۔ چہرے پر بے یقینی سی بکھر گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ بھاگ کر اس تک آیا اور اس کی نبض چیک کی۔ وہ مر چکا تھا۔ وہ چونک کر سیدھا ہوا اور جلدی سے انہیں رابطہ کیا۔ سعیر اور زمان رابطہ ملنے پر ایک دم سیدھے ہو بیٹھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا؟ کیا اسٹون آف یامی نو کائی مل گیا؟" سعیر روانی سے پوچھتا چلا گیا۔

"سعیر ساما ادھر مسئلہ ہو گیا ہے۔ یہاں ہم سے پہلے کوئی آیا تھا"۔

"کہنے کا کیا مطلب ہے تمہارا؟" سعیر حیرت اور غصے سے دھاڑا۔

"سعیر ساما ڈیوڈ مر چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسے مارا گیا ہے"۔

سعیر اور زمان نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

"حدید اوپر ہے اسے فوراً بیسمنٹ میں بلاؤ۔ جس نے بھی اسے قتل کیا ہے وہ ابھی تک وہیں ہو گا۔ اسٹون اس کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیے۔ حدید کو بلاؤ۔ فوراً...." وہ عجلت میں بولتا چلا گیا۔

رابطہ منقطع ہوا تو سعیر نے دیکھا زمان اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا اتنا اعتبار ہے حدید پر"؟

سعیر چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔

"سعیر مراد نے تمام عمر کسی پر اعتبار نہیں کیا۔ حدید خانزادہ وہ پہلا شخص ہے جس پر اعتبار کرنے کے لیے میرے دل و دماغ نے مجھے مجبور کر دیا۔ وہ ایک پرفیکٹ شخص ہے جو دل و دماغ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں توازن رکھتا ہے۔سب کچھ سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔بہت ذہین، چالاک اور کام کے معاملے میں ایماندار اور نہایت سنجیدہ....ایسا شخص میں نے پوری زندگی میں نہیں دیکھا"۔

زمان نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اس کو اپنا قہقہہ روکنے میں دقت محسوس ہوئی۔

حدید ہاتھ میں پستول لیے چوکنا ہو کر سیڑھیاں اتر رہا تھا۔تب ہی اس کے سامنے فریڈرک ہانپتا ہوا آپہنچا۔

"حدید ساما یہاں کوئی موجود ہے۔میں نے خود اس کی ہیلز کی آواز سنی ہے"۔

"ہیلز کی"؟

"ہاں۔وہ لڑکی ہے۔مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ پرل ساما ہی ہے۔"اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں ظاہر تھیں۔پرل ساما سے کون نہیں ڈرتا تھا؟

"ایڈیٹ! تم ایک عام سی لڑکی سے ڈر رہے ہو؟"حدید نے غصے سے اسے دیکھا۔

"عام سی لڑکی سے نہیں۔مافیا لیڈی سے۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولا تو حدید تاسف سے سر ہلاتا رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔لائلہ اس وقت سامنے موجود کمرے کی ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑی تھی۔اسے محسوس ہوا کہ اب وہاں اس کے علاوہ ایک نہیں بلکہ دو لوگ ہیں۔اس نے گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا۔

"You can do it, laela!"

اس نے خود کو حوصلہ دیا اور پھر مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔ہیلز کی ٹک ٹک پر حدید چونکا اور پھر دھیرے سے اسی جانب چل دیا۔لائلہ کافی آگے تھی۔وہ جلد ہی مطلوبہ کمرے میں پہنچ گئی۔ادھر ادھر دیکھنے میں وقت ضائع کیے بغیر وہ سیدھا لاکر کی جانب چلی گئی۔اپنے انداز سے لاکر کھول کر وہ تھوڑی ہی دیر بعد ہاتھ میں ایک چمکتا دمکتا ہیرا اٹھائے ہوئے تھی۔

''اسٹون آف یامی نوکائی۔''اس نے گویا خود کو بتایا۔لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھر گئی۔وہ ابھی اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔تمام لائٹس آف ہو گئیں۔اس کا دل دھک دھک کرنے لگا۔تب ہی اسے احساس ہوا کہ دروازے سے کوئی اندر داخل ہوا ہے۔اس نے بے اختیار تھوک نگلا۔لیکن وہ بھی لائلہ تھی۔گہری سانس لیتی آہستہ آہستہ دائیں جانب دیوار کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ہیلز پہننے کا مقصد سٹائل مارنا نہیں بلکہ مقابل کو بھٹکانا ہوتا تھا۔اس نے بھی وہی کیا۔مقابل دھیرے سے آگے کی جانب چلتا آرہا تھا جبکہ وہ دوسری طرف سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ کمرے میں فقط کسی کے بوٹس اور کسی کی ہیلز کی آواز تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس گہرے اندھیرے میں گولی کبھی بھی چل سکتی تھی۔ موت کا خوف نہیں تھا بس....ناکامی کا خوف تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ کمرے سے باہر تھی۔ اس نے سکھ کا سانس لیا اور پھر آگے بڑھنے لگی۔ چند ہی قدم آگے بڑھنے کے بعد اسے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ دل کا حال ایسا تھا کہ ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا۔ جب اسے اپنے قریب کسی کا احساس ہوا تو وہ جلدی سے آگے بڑھ کر ستون کے پیچھے جا ٹھہری۔ ایسے حالات میں اس کا عموماً تنفس بگڑ جاتا تھا مگر آج اس نے اسے بحال رکھنے کی پوری کوشش کی ہوئی تھی۔ وہ اس کے بوٹس کی آواز کو آسانی سے سن سکتی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے اس کے قریب آرہا تھا۔ اس نے اس گھپ اندھیرے میں واپسی کا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش شروع کر دی۔ جب وہ ستون کی دوسری جانب پہنچا تو کسی احساس کے تحت رک گیا۔ لائلہ نے ہیلز کے ساتھ آواز کیے بغیر چلتے ہوئے دروازے کی جانب چلنا شروع کر دیا۔ حدید اس کے بالکل پیچھے تھا۔ ہوا یوں کہ لائلہ ایک جگہ آکر رک گئی۔ اسے لگا وہ اس کے بالکل قریب ہے اور ایسا ہی تھا۔ وہ اس کے بالکل پیچھے تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی جانب پشت کیے ہوئے تھے۔ درمیان میں فاصلہ بہت

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی کم تھا۔اتنا کم کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ایک قدم پیچھے ہوتا تو دوسرے سے ٹکرا جاتا۔سارے میں اچانک ہی شناسا سی خوشبو پھیل گئی۔گلابوں کی۔ہاں شاید گلابوں کی ....

دونوں کا دل ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔عجیب مگر شناسا سی کیفیت نے ان دونوں کو آگھیرا۔اگلے ہی لمحے لائٹس آن ہوئیں جو کہ یقیناً فریڈرک نے کی تھیں۔وہ دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچا تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔نہ وہ بوٹس والا مرد اور نہ وہ ہیلز والی لڑکی۔وہ چونکا اور پھر ارد گرد نظر گھما کر دیکھا۔وہ دونوں ہی غائب ہو چکے تھے۔وہ کہیں نہیں تھے۔کہیں بھی نہیں ....

وہ اس عمارت سے عجلت میں باہر نکلی۔تنفس بگڑ چکا تھا۔دماغ میں گھنٹیاں سی بج رہی تھیں۔دل میں آج سالوں بعد کسی احساس نے جنم لیا تھا۔کوئی پرانا، شناسا مگر حسین احساس....

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لیے۔تھوڑی دیر سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے رہی۔جب حواس بحال ہوئے تو اس نے جلدی سے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر وہ اگلے لمحے سانس نہیں لے پائی۔

"اسٹون؟" حیرت میں ڈوبی آواز سے اس نے خود سے استفسار کیا۔

وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی اور اپنی ہر جیب میں تلاش کیا۔ وہ کہیں نہیں تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ آنکھیں گلابی پڑنے لگیں۔ اس نے خالی آنکھوں سے اپنے ہاتھ دیکھے۔ تھوڑی دیر پہلے وہ ان ہاتھوں میں موجود تھا۔ وہ اسٹون جسے دیکھنے کے لیے دنیا ترستی تھی۔ جسے حاصل کرنا یامی نو کائی کے ہر شخص کی خواہش تھی۔ وہ اسٹون اس کے ہاتھوں میں آکر بھی کھو گیا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے یاد کرنا چاہا۔ یقیناً جب وہ شخص اس کے قریب آیا تھا تب ہی اس نے اس گھپ اندھیرے میں نہایت مہارت سے اسٹون چرا لیا تھا۔ اندازہ لگا کر اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اگلے ہی لمحے فریڈرک باہر نکلتا دکھائی دیا۔ وہ جلدی سے واپس اپنی گاڑی میں بیٹھی اور وہاں سے غائب ہو گئی۔

حدید کمرے میں داخل ہوا تو سعیر فوراً کھڑا ہو گیا جبکہ زمان اپنی کنپٹی مسلنے میں مصروف تھا۔

"کون تھی وہ"؟

سعیر کے سوال پر حدید نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔ "آف کورس! پرل ساما"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ اس وقت ہوٹل کے اسی کمرے میں موجود ہے جہاں پہلے تھی۔ وہ اس کمرے سے باہر ہی نہیں نکلی تو وہاں کیسے پہنچ سکتی ہے؟" سعیر میکانکی انداز میں بولا جبکہ حدید کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"کیا مطلب وہ پرل ساما نہیں تھی"؟

"نہیں۔" اب کی بار زمان بولا۔ سرد آنکھیں، سنجیدہ لہجہ... وہ اپنے ازلی انداز میں بولا تھا۔

"وہ پرل ساما ہی تھی زمان ساما!" فریڈرک دروازے سے نمودار ہوا۔

سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ کھنکھار کر بولا۔

"میں نے اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تھا۔ وہ پرل ساما ہی تھی۔ سیاہ لباس پہنے، نقاب چڑھائے، ہیلز پہنے، وہ پرل ساما ہی تھی۔ ہیلز پہن کر مقابل کو بھٹکانا محض پرل ساما ہی جانتی ہے۔" اس کا لہجہ اٹل تھا جبکہ زمان نے گہری سانس لی۔ پرل کے ذکر پر اس کے دل پر لگا چھوٹا سا ہی سہی مگر وہ زخم تازہ ہو جایا کرتا تھا۔ اور یہ بات تو طے تھی کہ سالوں بعد بھی پرل کا نام سن کر اس کا دل بدل جاتا تھا۔ دماغ میں سب سے پہلے ہانہ کا اسکیچ بن جاتا اور پھر وہ گہری سانس لے کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خود کو یقین دلایا کرتا کہ ہانہ محض ایک جھوٹا کردار تھا جسے پرل نے نہایت سمجھداری سے نبھایا تھا۔وہ اداکارہ تھی۔اداکاری اس کا پیشہ تھا۔

''وہ پرل نہیں ہو سکتی۔پرل کمرے میں موجود ہے۔''زمان کی آواز کمرے میں گونجی۔

''تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ کمرے میں موجود لڑکی پرل ہی ہے۔ہو سکتا ہے کہ کوئی اور لڑکی محض ہمیں بھٹکانے کے لیے پرل بن کر وہاں موجود ہو''۔

''وہ پرل ہی ہے سعیر ساما!میں اسے اچھے سے جانتا ہوں۔''زمان دبی دبی آواز میں دھاڑا۔

سعیر خاموش ہو گیا جبکہ حدید نے پرل کے ذکر پر اس کے چہرے پر موجود تکلیف دیکھ کر محض افسوس کیا۔

''تو پھر وہ کون تھی جس نے ڈیوڈ کا قتل کیا؟''فریڈرک کو اچھنبا ہوا۔

سعیر نے ساتھ رکھی کرسی کا سہارا لیا۔اور آنکھیں بند کر کے چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔

''ایک لڑکی اسٹون آف یامی نوکائی کیسے حاصل کر سکتی ہے؟''لہجہ افسوس سے بھرا تھا۔

''کس نے کہا کہ وہ اسٹون آف یامی نوکائی حاصل کر چکی ہے؟''حدید کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔نگاہوں میں حیرت اور کئی سوالات تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حدید کے ہوتے ہوئے اسے کوئی اور کیسے حاصل کر سکتا ہے؟" اس نے اپنا ہاتھ آگے کر کے انہیں اس میں موجود وہ قیمتی پتھر دکھایا۔ لمحے بھر کے لیے کمرے میں قبرستان کی سی خاموشی پھیل گئی۔ زمان ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر اس کے قریب آ کر اس اسٹون کو دیکھا۔ سعیر اور فریڈرک بھی بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ اس چمکتے دمکتے قیمتی پتھر کی چمک ان کی آنکھوں کو چمکا رہی تھی۔ وہ تینوں دم سادھے اسے دیکھتے رہے۔ سعیر نے وہ پتھر اپنے ہاتھوں میں لیا تو چہرے پر شباب اتر آیا۔

"کتنے.... کتنے سال لگے اس کی تلاش میں۔" وہ مبہوت سا اسے دیکھے جا رہا تھا۔ آنکھوں میں ایک طرف فتح چمک رہی تھی تو دوسری طرف بے یقینی سی تھی۔ چند لمحے دیکھنے کے بعد اس نے وہ پتھر زمان کی جانب بڑھایا اور پھر حدید کے گلے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین تھا حدید۔ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ صرف تم ہی یہ کر سکتے ہو۔ تم ہی اسٹون آف یامی نوکائی کو ہم تک لا سکتے ہو۔ جیت تمہارے بخت میں ہے حدید اور تمہارا ساتھ میرے بخت میں۔ تم میرے لیے Good luck ہو حدید"۔

الگ ہونے پر سعیر نے اس کے کندھے تھپکائے تو وہ مسکرا دیا۔ اس نے زمان کی جانب دیکھا تو زمان نے مسکرا کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے داد دی۔ حدید کو نہیں.... ارسم کو۔

واپس ہوٹل جانے کی بجائے لائلہ اپنی گاڑی کو بلاوجہ ہی لاس اینجلس کی سڑکوں پر بھگاتی رہی۔ چہرے پر کرب تھا۔ آنکھوں میں ہار کا دکھ۔ وہ آنسوؤں کو بہ مشکل اپنے اندر اتار رہی تھی۔ گاڑی کی اسپیڈ بہت تیز تھی۔ اتنی تیز کہ اگر وہ کسی سے ٹکرا جاتی تو اس کے بچنے کا شاید کوئی امید نہ ہوتی۔ کافی دیر اسی طرح ریش ڈرائیونگ کرنے کے بعد اچانک ہی اس کا فون بجنے لگا۔ مخصوص رنگ ٹون پر اس نے اسپیڈ قدرے کم کی اور موبائل اٹھا کر دیکھا۔ اشعر کا نام جگمگا رہا تھا۔ گلے میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔ اس نے موبائل واپس ڈیش بورڈ پر پٹخا اور پھر گاڑی ایک طرف روک دی۔ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند کر اس نے سرد آہ بھری۔ کیا کرتی وہ؟ اشعر کو اپنی ہار کی خبر دیتی؟ اسے بتاتی کہ کوئی انجان سا شخص اس سے جیت کر اسٹون آف یامی نو کائی لے اڑا۔ اور ایش..... ایش کو وہ کیا جواب دیتی۔ رہی پرل تو اس نے تو یہ خبر سن کر یقیناً اس کے اندر پوری چھ گولیاں اتار دینی تھیں۔

چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے موبائل پھر سے اٹھایا اور دھڑکتے دل سے اشعر کو کال کی۔

"ابھی تک پہنچی کیوں نہیں تم"؟

اس کی آواز گونجنے کے بعد چند ساعتیں صرف خاموشی چھائی رہی۔

"کیا ہوا لائلہ؟ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اشعر وہ..." الفاظ ختم ہو گئے جبکہ اشعر سننے کے لیے خاموش رہا۔

"تم ٹھیک تو ہو ناں؟" آواز میں فکر تھی۔

"میں ٹھیک ہوں"۔

"پھر کیا ہوا؟ کچھ بول کیوں نہیں رہیں"؟

پھر خاموشی .....

"اچھا تم جلدی سے واپس آؤ۔ آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔

رابطہ منقطع ہوا تو وہ موبائل کی اسکرین کو گھورتی رہ گئی۔ اس پر اتنا اعتبار کیا گیا تھا کہ اسٹون آف یامی نو کائی کے متعلق پوچھنے کی خطا بھی نہیں کی گئی۔ اسے یقین تھا کہ وہ اسٹون ساتھ لائے گی۔

www.novelsclubb.com

اف یہ اعتبار.... اس نے سر جھٹکا اور گاڑی پھر سے اسٹارٹ کر دی۔

❣❣❣

لاس اینجلس میں اس وقت رات ڈھلنے کو تھی اور پورا کا پورا شہر صبح کی روشنی کو خوش آمدید کہنے کی تیاری میں تھا۔اس کی گاڑی اس اپارٹمنٹ کی جانب رواں تھی جہاں اشعر اور صیاد موجود تھے۔اس کا چہرہ خاموش تھا اور آنکھوں میں شکست تھی۔ہمت اور حوصلہ بالکل بھی باقی نہیں تھے۔دھیرے سے گاڑی چلاتے ہوئے اچانک ہی اس کی نظر اپنے موبائل کی اسکرین پر پڑی جو ڈیش بورڈ پر رکھا تھا۔وہاں پرل کا میسج جگمگا رہا تھا۔

"Proud of you!"

وہ چند لمحے اس کا میسج تکتی رہی۔جی چاہا کہ موبائل اٹھا کر پھینک دے مگر اسے خود پر قابو رکھنا تھا۔گہرا سانس لے کر اس نے موبائل واپس رکھا ہی تھا کہ وہ تھرتھرانے لگا۔اب کی بار اسکرین پر جگمگانے والا نام ایش کا تھا۔اس نے یکلخت آنکھیں بند کر کے کھولیں۔اففف!

پھر نہ چاہتے ہوئے بھی فون کان سے لگایا۔

”کہاں ہو؟“نہایت سنجیدہ لہجے میں پوچھا گیا۔

”راستے میں ہوں“۔

”ٹھیک ہو“؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چونکہ تم نے کہا تھا کہ ہر حال میں خود کو ٹھیک رکھنا ہے اس لیے ہاں۔میں ٹھیک ہوں"۔

"گڈ!اور اسٹون"؟

اس نے بے اختیار تھوک نگلا اور پھر اگلے ہی لمحے سنبھل کر بولی۔

"نہیں ہے"۔

چند لمحے خاموشی رہی۔اسے اندازہ تھا کہ اسے شاک لگا ہو گا۔چند لمحوں کے توقف کے بعد اس کی سنجیدہ اور گھمبیر آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"کیا مطلب نہیں ہے؟تم جانتی بھی ہو کہ تم کیا کہہ رہی ہو"؟

"جانتی ہوں۔"آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اسٹون اس وقت تمہارے پاس ہونا چاہیے تھا لائلہ ساما۔اگر وہ تمہارے پاس نہیں ہے تو پھر کہاں ہے"؟

"چرالیا گیا ہے۔"وہ بے بسی سے بولی۔

"واٹ دا ہیل آر یو سے انگ....اسٹون چرالیا گیا ہے۔اسے چرانے کے لیے تم وہاں گئی تھی"۔

"ہاں مگر" ....

"تمہیں وقت پر پہنچنا چاہیے تھا۔ایڈیٹ!" سنجیدگی میں اضافہ ہوا۔

"مجھے دیر نہیں ہوئی تھی ایش ساما۔میں وقت پر پہنچ گئی تھی۔ڈیوڈ ساما مر چکا ہے اور اسٹون... وہ بھی میں حاصل کر چکی تھی مگر.... وہاں کوئی تھا جس نے اسے مجھ سے ہی چرا لیا"۔

"کون تھا وہ"؟

"معلوم نہیں۔اندھیرے کے باعث میں اسے نہیں دیکھ پائی"۔

"کم از کم اتنی عقل تو ہو گی تم میں کہ اندازہ ہی لگا سکو"۔

لائلہ نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور پھر چند لمحے سوچتی رہی مگر اندازہ نہ لگا سکی۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتی ایش ساما"!

"لائلہ ساما اس نے تم سے اسٹون چرا لیا اینڈ یو کانٹ ایون گیس کہ وہ کون تھا"۔

وہ دل شکستہ ہو کر خاموش بیٹھی رہی۔

"تم نے کیا کر دیا لائلہ ساما۔وہ ہمارے لیے بہترین چانس تھا اور.... آخری بھی۔" آواز میں غصہ گھلنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں...." وہ کچھ بولنے ہی لگی کہ ایش کی غصے بھری آواز نے اسے ٹوکا۔

"مجھے وہ اسٹون چاہیے اور ہر حال میں چاہیے۔اس کے لیے چاہے تمہیں کہیں بھی جانا پڑے، کسی کی بھی مدد لینی پڑے آئی ڈونٹ کیئر۔مجھے بس وہ اسٹون چاہیے"۔

"میں کوشش کروں گی ایش ساما۔"آواز میں تھوڑا بہت اعتماد باقی تھا۔

"تمہارے پاس ایک مہینے کا وقت ہے۔مجھے وہ اسٹون لا کر دو۔تب تک میں اشعر اور باقی سب کو سنبھالے رکھتا ہوں۔مگر یاد رہے لائلہ ساما! صرف ایک مہینہ...اس کے بعد نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی"۔

اگلے ہی لمحے رابطہ منقطع ہو گیا جبکہ وہ سرد آہ بھرتی رہ گئی۔

وہ آج واقعی ایک باس کی طرح اس سے پیش آیا تھا۔اور وہ....نہ ہی غصہ کر سکی اور نہ افسوس۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تو نظر سب سے پہلے پرل سے جا ٹکرائی۔اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکان تھی اور اس مسکان میں لائلہ کو فتح کی چمک دکھائی دی۔پرل سے ہوتے ہوئے نظر اشعر پر جا ٹھہری جو خاموشی سے صوفے پر بیٹھا موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا۔ہیلز کی ٹک ٹک پر اس نے سر اٹھا کر لائلہ کو دیکھا۔

''آخر کار تم نے وہ کر دکھایا جس کی مجھے بالکل بھی امید نہیں تھی''۔

اس کے طنز کا وہ عموماً منہ توڑ جواب دیا کرتی تھی مگر اس وقت وہ خاموش رہی اور ٹکٹکی باندھے چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔جب سب کو گھورتا پایا تو سنبھلی اور کھنکھار کر خاموشی سے اس کے سامنے والے صوفے پر جا بیٹھی۔اس کا بجھا چہرہ دیکھ کر ان تینوں نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

''کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟'' صیاد نے سوال کیا۔

اس نے اسے دیکھا۔پھر خشک لبوں پر زبان پھیری۔اپنی ہار کا اعلان کرنا بالکل بھی آسان نہیں تھا۔

''پانی۔''اس نے میز پر رکھے پانی کے جگ کی جانب اشارہ کیا۔پرل نے صیاد کو پانی دینے کا اشارہ کیا تو صیاد منہ بگاڑتا رہ گیا۔سارے کام اسی سے کیوں کروائے جاتے تھے۔کیا اس کی کوئی عزت نہیں تھی؟وہ یہ سوال پوچھ ہی لیتا مگر اس وقت یہ سوال کرنا اسے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے برابر لگا۔

پانی کا گلاس بھر کر اس نے لائلہ کی جانب بڑھایا۔ادھر ادھر دیکھے بغیر اس نے ایک ہی سانس میں سارا پانی حلق سے نیچے اتار دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اتنی بڑی کامیابی کے بعد بھی تم خوش نہیں۔وجہ؟''پرل اس کے سامنے والے صوفے پر اشعر کے ساتھ ہی ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھ گئی۔لہجہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا۔

''اسٹون میرے پاس نہیں ہے۔''ڈھیر ساری ہمت جمع کر کے اس نے روانی سے وہ بات آخر کار کہہ ڈالی۔

وہاں موجود ہر شخص نے گویا تاسف سے سر ہلایا۔اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

''تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟''اب کی بار اشعر بولا اور لائلہ کا گلاس میز پر رکھتا ہاتھ ساکن ہو گیا۔اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے اشعر کو دیکھا۔

اسے سوالیہ نظروں سے گھورتا دیکھ پرل نے گہری سانس لی۔

''ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے اشعر ساما۔یہ پریشان ہونے والی بات تھوڑی ہے۔لازم تو نہیں کہ وہ اسٹون ہم بھی دیکھتے۔تم نے اچھا کیا کہ وہ اسٹون ایش ساما کو ہی دے دیا۔اس طرح راستے میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔کوئی بھی شخص معمولی سے حملے کا سہارا لے کر وہ اسٹون تم سے چرا سکتا تھا۔ایش ساما کے پاس وہ محفوظ رہے گا۔''پرل نے کندھے اچکائے جبکہ لائلہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے وہ بات ہضم کرنے اور سمجھنے میں چند لمحے لگے۔ مگر اس نے لاعلمی کا اظہار بالکل نہیں کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے سامنے اداکاروں کے اداکار بیٹھے ہیں جو اس کے چہرے کے تاثرات بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔اس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

''بائی داوے کیسا رہا سب ؟''پرل محفوظ انداز میں بولی۔

''تمہارا دوسرا قتل....''اشعر نے پرل کی بات میں اضافہ کیا اور ایک ابرو اٹھا کر لائلہ کو دیکھا۔ نگاہوں میں ناپسندیدگی نہیں تھی بس اکتاہٹ تھی۔ لیکن لائلہ کو ہمیشہ ہی وہ ناپسندیدگی لگی تھی۔

''ٹھیک رہا۔''بددل ہو کر جواب دیا۔''اور اشعر ساما تم مجھے جتانا کب بند کرو گے ؟''لہجہ ذرا تلخ ہوا۔

''میں نے کسی کو کچھ نہیں جتایا۔ محض ایک سوال کیا۔''اشعر نے کندھے اچکائے۔

''ہہہ۔''لائلہ طنزاً مسکرا دی۔ مسکراہٹ میں طنز کم اور تکلیف زیادہ تھی۔

''وہ واقعی صرف سوال کر رہا تھا لائلہ ساما۔اس کا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا جو تم سمجھ رہی ہو۔'' پرل نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

''میں سب سمجھتی ہوں پرل ساما۔مجھے جتائے بغیر اس کا دن ہی کہاں گزرتا ہے''۔

''ایسی بات نہیں۔ان فیکٹ اشعر ساما تو تمہاری کامیابی پر بہت خوش ہے۔ہے ناں اشعر ساما؟
''

اس نے لائلہ سے نظریں ہٹا کر اشعر کی جانب دیکھا۔نظریں ملیں تو اشعر نے سنجیدگی سے ایک ابرو اٹھایا۔گویا پوچھ رہا ہو کیا واقعی؟

''مجھے کسی کی کامیابی سے کوئی غرض نہیں۔''وہ اٹھ کھڑا ہوا۔''مجھے صرف اسٹون کے مل جانے کی خوشی ہے جس کی ہمیں سالوں سے تلاش تھی۔گاٹ اٹ؟''اشعر نے پرل کو دیکھ کر کہا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔پرل کی نظر لائلہ پر پڑی تو لائلہ نے گہرا سانس لیا۔چہرے پر درد واضح ہوا،تکلیف ابھری۔

''میں نے کہا تھا ناں پرل ساما۔اس کے دل میں میرے لیے موجود نفرت کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ تین سالوں کا ساتھ بھی نہیں''۔

پرل نے سرد آہ بھری جبکہ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ اشعر کی گردن مروڑ دے جو اس کی سراسر بے عزتی کر کے گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''لائلہ ساما۔اس کی فکر مت کرو۔یہ بتاؤ کہ ڈیوڈ ساما کو کس طرح مارا۔گولی ماری یا گردن کاٹ دی؟''صیاد اس کے پاس آکر بیٹھ گیا اور نہایت دلچسپی سے استفسار کیا۔

لائلہ نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی تو وہ خاموش ہو گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد بہانہ کرتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

''اسٹون کہاں ہے''؟

پرل کے سوال پر لائلہ جو سر جھکائے سوچ میں گم تھی ایک دم چونکی اور سر اٹھا کر پرل کو دیکھا۔

''مطلب''؟

پرل نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی اور آگے کو ہو بیٹھی۔نگاہوں میں تفتیش تھی،شک تھا۔

''اسٹون آف یامی نوکائی اس وقت کہاں ہے لائلہ ساما؟''نہایت سرد لہجے میں پوچھا گیا۔لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ وہی پرل ہے جو چند لمحے قبل وہاں موجود تھی۔

''ایش ساما کے پاس۔''لائلہ پر اعتماد رہی۔آنکھوں میں یقین برقرار رکھا۔

''تمہیں لگتا ہے کہ تم اس لڑکی کے سامنے اداکاری کر سکتی ہو جس نے تمہیں اداکاری سکھائی ہے''؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''معلوم نہیں۔ مگر اس وقت میں اداکاری نہیں کر رہی۔ اسٹون واقعی ایش ساما کے پاس ہے''۔

''مجھے یقین نہیں''۔

''ایش ساما سے پوچھ لو۔ اس پر تو یقین ہے ناں۔'' اس نے کندھے اچکا کر کہا جبکہ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ پرل چند لمحے آنکھیں چھوٹی کیے اسے شک کی نگاہ سے دیکھتی رہی۔

''پرل ساما اٹس ٹو مچ۔'' وہ گویا اس کی نگاہوں سے اکتا گئی۔ اگلے ہی لمحے پرل نے گہری سانس لی۔ اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ ماحول میں چھائی تلخی ایک دم چھٹ سی گئی۔

''گڈ۔ تمہیں پریشان دیکھ کر شک ہوا کہ کہیں تم ہار کر تو نہیں آئی۔ یقین دہانی کے لیے یہ سب کرنا پڑا۔'' پرل نے سخت لہجے کی وجہ بتائی جبکہ لائلہ دل ہی دل میں اس کی اداکاری اور ہوشیاری کو داد دیے بنا نہ رہ سکی۔

''میں ہار جاتی تو زندہ لوٹ کر آتی؟'' لائلہ نے بھی اداکاری میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔

''بالکل۔ ایش ساما تو پہلی فرصت میں ہی تمہارا قتل کر ڈالتا۔'' پرل کی بات پر لائلہ کا حلق تک سوکھ گیا مگر اداکاری کا خول برقرار رہا۔ پرل اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر جانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب ہمیں واپس ٹوکیو جانا ہے"؟

لائلہ کی آواز پر وہ رکی اور مڑ کر اسے دیکھا۔

"تمہیں یاد نہیں۔پرسوں سعیر ساما نے لندن میں گرینڈ پارٹی آرگنائز کی ہے۔تمام بزنس ٹائیکون وہاں انوائیٹڈ ہیں"۔

"اوہاں۔"لائلہ کو یاد آیا۔

"چونکہ اب تم بھی ایش ساما کی بزنس پارٹنر ہو اس لیے تمہیں وہاں جانا پڑے گا"۔

"میں...؟"وہ بری طرح چونکی۔

"کیا تم اب ایک بزنس وومن نہیں"؟

www.novelsclubb.com

"ہوں مگر....پرل ساما"!

"کیا وہ سب تمہیں ایک کامیاب بزنس وومن کے طور پر نہیں جانتے"؟

لائلہ نے گہری سانس لی۔

"وہ سب لائلہ کو جانتے ہیں۔اب تمہیں انہیں بتانا ہے کہ لائلہ کون ہے"۔

”مگر....وہاں سب ہوں گے پرل ساما“!

”جانتی ہوں۔اسی لیے تو تمہارا ساتھ چلنا لازمی ہے۔“اس نے لائلہ کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے۔”اب وقت آچکا ہے لائلہ ساما تمہیں خود کو متعارف کروانے کا۔سب کو یہ بتانے کا کہ تم کون ہو۔تمہاری اصلیت کیا ہے۔تم اب بالکل تیار ہو۔تم وہ بن چکی ہو جو تمہیں بننا تھا۔ایک مضبوط،ظالم،سنگدل اور ایموشن لیس لڑکی... جیسی ہر مافیا لیڈی ہوتی ہے... جیسی ہر ادا کارہ ہوتی ہے“...

لائلہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

”لازمی آنا۔میں وہاں تمہارا انتظار کروں گی۔“پرل مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی گئی۔وہ اس طرح پیار سے بات ہر بار نہیں کیا کرتی تھی۔لائلہ تو اس کی سختیاں بھی جھیل چکی تھی۔پرل ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ سامنے سے صیاد آتا دکھائی دیا۔اس کے ساتھ ایک ملازم تھا جس کے ہاتھ میں ٹرے تھی اور اس پر دو کپ کافی کے رکھے تھے۔

”پرل ساما کدھر چلیں؟کافی تو پیتی جائیں۔“صیاد نے اسے روکا۔پرل رکی(وہ ہمیشہ نہیں رکا کرتی تھی)اور مڑ کر لائلہ کو دیکھا۔لائلہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔گویا پوچھا ہو کہ کیا وہ رکنے والی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ماضی کی ایک بات یاد آئی۔

لائلہ کو یقین تھا کہ وہ نہیں رکے گی مگر پھر بھی کہیں نہ کہیں امید سی تھی۔شاید وہ رک جائے اور لائلہ کے ساتھ بیٹھ کر کافی پی لے۔لمحے سرکتے گئے۔لائلہ حیران تب ہوئی جب پرل مڑی اور اس کی جانب چل دی۔لائلہ بے یقین سی اسے دیکھے گئی۔

"تھوڑی سی دیر میں کیا جاتا ہے۔"لائلہ کے پاس بیٹھ کر اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیں اور پھر ہنستی چلی گئیں۔صیاد کے ساتھ موجود ملازم انہیں نا سمجھی سے دیکھتا رہا۔صیاد نے تاسف سے سر ہلایا اور ملازم کے سر پر چت لگائی۔

"اس کے پیچھے بھی ایک کہانی ہے جو تمہیں نہیں معلوم۔اسی لیے اپنا دماغ مت کھپاؤ اور کافی دے کر جاؤ"۔

www.novelsclubb.com

❣❣❣

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن یہ منظر تھا لاس اینجلس میں واقع ایک بڑی اور عالیشان عمارت کے چوتھے فلور پر موجود سعیر مراد کے آفس کا۔ گلاس وال سے چھن کر آتی سورج کی کرنیں سارے آفس کو روشن کیے ہوئے تھیں۔ بالکل اسی طرح وہاں موجود ان تین لوگوں کا چہرہ بھی اتنا ہی روشن تھا۔ سعیر کے لبوں سے تو مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ سامنے بیٹھے حدید اور اس کی دائیں جانب بیٹھی نوشابہ کا چہرہ بھی فتح کی چمک لیے ہوئے تھا۔

"میں کہتا تھا ناں نوشابہ۔ حدید میرا Good luck ہے۔ جب سے یہ میری زندگی میں آیا ہے تب سے میرا ہر کام آسان ہو گیا ہے۔ میرے کندھوں پر موجود ہر بوجھ آہستہ آہستہ ہٹتا جا رہا ہے۔ میں بہت ہلکا محسوس کرنے لگا ہوں"۔

"ماننا پڑے گا۔ حدید نے واقعی کمال کر دکھایا۔ چور کے ہاتھوں سے چوری کر آیا۔ انٹرسٹنگ "!

نوشابہ نے اسے سراہنا چاہا جبکہ حدید کو آج بھی اس کے لہجے سے نفرت ہوئی۔ وہ اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دے پایا۔ نوشابہ نے اس کے چہرے پر اپنے لیے تلخی محسوس کی تو سرد آہ بھرتی رہ گئی۔

"کم آن حدید! اتنی بڑی کامیابی کے بعد بھی تم مجھے معاف نہیں کرو گے تو یہ زیادتی ہو گی"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔

"کیسی معافی"؟

"اداکاری مت کرو۔ میں جانتی ہوں کہ تم نے آج تک مجھے میری غلطی کے لیے معاف نہیں کیا"۔

"میرا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے نوشابہ۔ یہ جو بھی غلطی اور معافی کی تم بات کر رہی ہو میری سمجھ سے باہر ہے۔" اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

"تمہیں سمجھنی چاہیے"۔

"مجھے فضول میں کچھ نہیں سمجھنا۔ان فیکٹ مجھے فضول لوگوں، فضول باتوں اور فضول کاموں سے سخت نفرت ہے"۔

"تمہارے باس کی بیٹی ہوں۔ فضول نہیں"۔

"میرا تعلق صرف سعیر ساما سے ہے اور صرف سعیر ساما کے لیے ہی میں یہاں بیٹھا تمہیں برداشت کر رہا ہوں۔" لہجے میں کڑواہٹ سی گھل گئی۔

www.novelsclubb.com

"حدید!" سعیر نے اسے ٹوکا۔ "کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ غصہ چھوڑو اور اسے معاف کر دو۔ نادان ہے یہ"۔

"وہ نادانی نہیں تھی سعیر ساما۔ میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں جو کچھ نہیں سمجھ پائے گا۔ میں سب سمجھتا ہوں اور اچھے سے سمجھتا ہوں۔ آپ میرے باس ہیں اور میں آپ کا ایڈوائزر۔ اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کو معاف کر دوں گا۔ میں سب کچھ معاف کر سکتا ہوں مگر وعدہ خلافی نہیں۔ پھر چاہے وعدہ خلاف میرا اپنا باس اور اس کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو۔" اتنا کہہ کر اس نے ایک سرد نگاہ نوشابہ پر ڈالی جو بے اختیار پہلو بدلتی رہ گئی۔

"ہاں مگر "...

"سعیر ساما اس بات کو رہنے دیں۔ اس بات پر پھر سے بحث آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"۔

"ہاں مگر کبھی نہ کبھی تو ہم نے وضاحت دے کر تمہارے دل میں موجود اس خلش کو ختم کرنا ہے جو تین سال پہلے ختم نہ ہو سکی۔ تو کیوں نہ آج ہی"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا لہجہ تلخ ہو گیا تو میں نہیں دیکھوں گا یہاں میرا باس بھی موجود ہے۔تب یہاں صرف ہادی ہو گا اور اس کی وفا کے قاتل۔اور قاتلوں سے حدید خانزادہ کس طرح بات کرتا ہے یہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں"۔

مجبوراً سعیر اور نوشابہ کو خاموش ہونا پڑا۔سعیر کسی کا تلخ لہجہ برداشت نہیں کرتا تھا مگر بات حدید کی ہوتی تو وہ خاموشی اختیار کر لیتا۔حدید اس کے لیے اہم تھا۔بہت زیادہ اہم یا شاید وہ ضروری تھا۔اس کے لیے،اس کے بزنس کے لیے،اس کی ترقی کے لیے....

"تم کہہ کیوں نہیں دیتے کہ تم سچ سننے سے ڈرتے ہو۔اور سچ یہی ہے کہ وہ اسی لائق تھی۔ زندہ رہ کر وہ جو تباہیاں مچاتی اس کا اندازہ سب کو ہے۔اس کا بھائی اشعر"....

"شٹ اپ.... جسٹ شٹ اپ نوشابہ! تم میری برداشت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔سچ سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔سچ یہ ہے کہ وفا کا قتل ہوا تھا اور اس میں تم سب کا ہاتھ تھا"۔

نوشابہ اونچی آواز میں بول ہی رہی تھی کہ حدید غصے سے اٹھا اور شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے اس پر دھاڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں یہی سچ ہے۔ کیا کرلوگے تم۔ہاں؟ہم نے ہی تین سال پہلے اس کا قتل کروایا تھااور ہم نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔وہ اسی لائق تھی۔وہ سچائی جاننے کے بعد ہم سے دشمنی مول لے لیتی اور کبھی بھی اشعر کو میرا نہیں ہونے دیتی"۔

"تمہیں ساری دنیا میں صرف اپنا آپ دکھائی دیتا ہے؟کسی کی جان کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں؟ تم نے وفا کو قتل کیا ہے نوشابہ۔ہادی کی وفا کو۔اس کی محبت کو۔آج مجھے ساری دنیا میں کسی سے سخت نفرت ہے تو وہ تم ہو"۔

"کام ڈاؤن حدید!"سعیر اٹھ کھڑا ہوا۔"اور تم اپنی بکواس بند رکھو نوشابہ۔تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟"اس نے نوشابہ کو آنکھیں دکھائیں اور حدید کو تسلی دینے لگا۔

"پوچھو اپنے باپ سے۔پوچھو کہ حدید خانزادہ ان لوگوں کے ساتھ کیا کرتا ہے جو اسے ناپسند ہوں۔تم.... تم مجھے صرف ناپسند نہیں ہو بلکہ نفرت ہے مجھے تم سے... سخت نفرت۔سامنے ہوتی ہو تو جی چاہتا ہے اپنے ہاتھوں سے قتل کر ڈالوں تمہارا"۔

"حدید پلیز...ریلیکس"!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر اتنی ہی محبت تھی اس سے تو اسے چھوڑ کر کیوں آئے تھے۔اسے ساتھ لے آتے۔ حفاظت کرتے اس کی۔ مگر تم تو بزدلوں اور جاہلوں کی طرح محض اپنے کیریئر کے لیے اسے کسی اور کے لیے چھوڑ کر" ....

پورے آفس میں نوشابہ کی تیز آواز گونج رہی تھی۔تب ہی ایک زناٹے دار تھپڑ نے اس کا منہ بند کیا۔ تھپڑ اتنے زور سے پڑا تھا کہ اس کا چہرہ ایک طرف جھک گیا۔درد کی شدت کے باعث اس کا ایک ہاتھ اس کے سرخ گال پر جا پہنچا۔بال بھی اسی جانب جھولنے لگے۔آفس میں چند لمحوں کے لیے سناٹا چھا گیا۔حدید کی اس حرکت کے بعد سعیر بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ نوشابہ سکتے میں تھی۔اسی سکتے میں وہ دھیرے سے سیدھی ہوئی۔آنکھوں میں جہاں بے یقینی تھی وہیں خون اتر آیا۔مگر یہ کیا؟ مقابل کی حالت دیکھ کر وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی۔اس کا غصہ کیا تھا۔اگر کوئی حدید کا غصہ دیکھ لیتا تو وہ نوشابہ کی موت کا منظر دیکھنے کے لیے ضرور رک جاتا۔سعیر بھی حدید کو ضرور ٹوکتا مگر اس کی حالت دیکھ کر وہ اسے کچھ بھی کہنے کی غلطی نہیں کر سکا۔وہ جانتا تھا غصے میں اگر اسے باس کی بیٹی دکھائی نہیں دی تو باس بھی نظر نہیں آئے گا۔ایک وفا کا ذکر ہی تو تھا جس پر وہ اپنے حواس کھو دیا کرتا تھا۔سعیر اس کی حالت سمجھتا تھا۔نگاہوں کے اشارے سے اس نے نوشابہ کو چلے جانے کا حکم دیا۔نوشابہ بھی حدید کی سرخ انگار آنکھیں دیکھ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر وہاں ایک لمحہ بھی نہیں رکنا چاہتی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنا پرس اٹھایا اور ایک سرد نگاہ حدید پر ڈالی۔

"پچھتاؤ گے"۔

چبا چبا کر کہتی وہ دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کرتی وہاں سے چلی گئی۔

حدید نے گہرا سانس لیا۔ ضبط کے باعث اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے۔ درد کم اور غصہ زیادہ تھا۔

"اس بے وقوف کے کہنے پر وفا کو مارا تھا؟" لہجے میں بلا کا افسوس تھا۔ "ایک دن آپ بہت پچھتائیں گے سعیر ساما۔ اتنا کہ پچھتاوا جان لینے کو آجائے گا۔ ایک پیسوں سے محبت کرنے والی نہایت بے وقوف، جاہل اور بدتمیز لڑکی کے لیے آپ نے خود سے محبت کرنے والی لڑکی کو مار دیا۔ وہ آپ کو اپنے باپ کی طرح سمجھتی تھی اور باپ بھی بھلا بیٹیوں کا قتل کرتے ہیں"؟

سعیر خاموش رہا۔ بولنے کے لیے ایک لفظ بھی نہیں تھا۔

"میں اس کا قتل آپ سب کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ کبھی نہیں۔ آپ نے مجھ سے کیا گیا وعدہ توڑ دیا۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں وفا کی زندگی سے نکل جاؤں تو آپ اس کی زندگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بخش دیں گے۔اس کی عفان سے شادی کر کے اسے ہمیشہ کے لیے مراد ہاؤس میں ایک بیٹی کی حیثیت سے رکھا جائے گا۔مجھے اپنی زندگی سے منسلک کوئی فیصلہ کرنے کے لیے کوئی مجبور نہیں کر سکتا مگر صرف وفا کے لیے میں نے وہ کیا جو آپ نے کہا۔آپ کے فیصلے پر سر جھکا دیا۔"اس کی آواز نم ہونے لگی۔

"میں اسے اس کے لیے چھوڑ کر یہاں چلا آیا۔اس کی زندگی کے لیے...اس کی خوشیوں کے لیے... میں نے اپنی تمام خوشیاں داؤ پر لگا دیں صرف اس لیے کہ وہ خوش رہے۔وہ پر سکون رہے۔میں جانتا تھا کہ وہ میرے ساتھ...ایک مابسٹر کے ساتھ ڈارکنیس ورلڈ میں سروائیو نہیں کر پائے گی۔مگر عفان اس کا کزن تھا۔اس کا دوست تھا۔وہ اس کے ساتھ سروائیو کر سکتی تھی۔وہ ایک نہ ایک دن مجھے بھول جاتی۔مگر آپ نے...."اس کے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔

"اشعر کبھی بھی اسے سچ بتا کر ڈارکنیس ورلڈ کا حصہ بنا سکتا تھا۔مجھے صرف اسی بات کا ڈر تھا۔اگر ایسا ہوتا تو وہ مجھ سے ضرور انتقام لیتی۔"سعیر نے کہا تو حدید نے افسوس سے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیا لگتا ہے اگر آپ انمول کے بغیر زندہ رہ کر اتنی پر سکون زندگی گزار سکتے ہیں تو کیا ہر شخص اپنی محبت کے بغیر اس طرح رہ سکتا ہے؟" حدید نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

سعیر کی ہمت جواب دینے لگی۔ وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ سانس رک رک کر چلنے لگی۔ ماضی کسی خوفناک فلم کی مانند آنکھوں کے سامنے چلنے لگا۔

"آپ نے حدید خانزادہ کی محبت پر وار کیا ہے۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ چونکہ یامی نوکائی کے اصول کے مطابق میں ایڈوائزر کی جاب سے دستبردار نہیں ہو سکتا اس لیے آپ کے لیے کام کرنا محض میری مجبوری ہے۔ جو عزت اور لگن کبھی ہوا کرتی تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف مجبوری باقی ہے وفاداری نہیں"۔

اتنا کہتا وہ رکا نہیں بلکہ اپنا کوٹ اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔ سعیر سن دماغ اور ساکت وجود کے ساتھ وہیں بیٹھا رہا۔

"آپ انمول کے بغیر زندہ رہ کر اتنی پر سکون زندگی گزار سکتے ہیں.... پر سکون زندگی... پر سکون..." حدید کے الفاظ دماغ پر ہتھوڑے برسا رہے تھے۔ کوئی اور یہ بات کرتا تو یقیناً سعیر کے ہاتھوں مرتا مگر وہ حدید تھا۔ افف حدید! وہ حدید ہونے کا بہت غلط فائدہ اٹھا رہا تھا۔ سعیر نے

اتنا سوچ کر سر جھٹکا اور پھر اپنا والٹ نکالا۔اس میں ایک چھوٹی سی تصویر موجود تھی۔وہ چند لمحے ٹکٹکی باندھے اس تصویر میں موجود سنہرے بالوں والی حسین اپسرا کو دیکھتا رہا۔اپنی ملکۂ قلب کو۔

"یہ سچ ہے کہ میں تمہارے بعد زندہ ہوں ملکۂ قلب مگر....پر سکون زندگی....میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔" وہ اس لڑکی سے مخاطب تھا۔تب ہی اسے اپنے کندھے پر کسی کا آنچل محسوس ہوا۔اس نے گردن دائیں جانب موڑ کر کندھے پر دیکھا تو وہاں اسے سنہرا آنچل دکھائی دیا۔وہ ایک دم ہڑ بڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر پورے کمرے میں نظر دوڑائی مگر اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔خوف کے سبب تنفس بگڑنے لگا۔چہرے پر پسینے کی بوندیں واضح ہونے لگیں۔اس نے دوبارہ اس تصویر کو دیکھا۔"اور میری زندگی کو بے سکون کرنے میں صرف تمہارا ہاتھ ہے۔تمہارے سنہرے آنچل کا"۔

❣❣❣

کافی سال پہلے .....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دن تھا ۳ ستمبر کا.....

شہر تھا پاکستان کا .....

اس وقت اس عالیشان عمارت کے بڑے سے عمدہ ہال میں روشنیوں کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ ہر طرف ہنسی اور قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ ہلکے سے میوزک کی پر اثر دھن میں سب اس پارٹی کو انجوائے کر رہے تھے۔ ہال کے ایک طرف وہ سب ساتھ کھڑے تھے۔ اشہد کیک کاٹنے میں مصروف تھا۔ انمول نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ جیسے ہی کیک کاٹا گیا ہر طرف تالیوں کا شور گونج اٹھا۔ سب نے ساتھ مل کر اجتماعی آواز میں اشہد کو برتھ ڈے وِش کیا۔ انمول نے سنہری ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی جس میں اس کی دودھیا رنگت مزید دمک رہی تھی۔ سنہرے بالوں کا جوڑا باندھے، ڈائمنڈ نیکلیس اور ایئر رنگز پہنے وہ نہایت خوبصورت اور باوقار لگ رہی تھی۔ ساتھ میں اقراء ایک سالہ بچی کو اٹھائے کھڑی تھی۔ وہ بچی کوئی اور نہیں بلکہ وفا جہانگیر تھی۔ جہانگیر بھی ان کے پاس ہی کھڑا تھا۔ سعیر اور زریں کچھ فاصلے پر کھڑے وہ سب دیکھ رہے تھے۔ ان کے ہمراہ صرف شاہ میر تھا۔ نوشابہ ان دنوں بیمار تھی جس کی وجہ سے زریں اسے آفرین کے پاس چھوڑ کر آئی تھی۔ وہاں کوئی موجود نہیں تھا تو وہ تھا سیدار باز شاہ۔

انمول کا شوہر اور اشہد کا باپ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی دیر بعد جہانگیر اور اقراء سعیر اور زرین کے ساتھ موجود باتیں کر رہے تھے۔شاہ میر وفا کو اٹھائے ہوئے تھا اور اسے چاکلیٹ کھلانے میں مصروف تھا۔ہیلز کی ٹک ٹک پر ان سب نے سامنے سے آتی انمول کو دیکھا۔اشہد بھی اس کے ساتھ تھا۔سعیر کی نظریں انمول پر جم سی گئیں۔

وہ وہاں آکر ان سب سے باتیں کرنے لگی اور سعیر غیر محسوس انداز میں اسے دیکھتا رہا۔اسے چند گھڑیاں مزید دیکھنے کے بعد سعیر اس بات کی گواہی دینے کو تیار تھا کہ اس کا حسن عام نہیں تھا۔ وہ قیمتی حسن کی مالکہ تھی۔اس قیمتی حسن کی جس سے سو سالوں میں محض ایک شخص کو نوازا جاتا ہے۔وہ لاکھوں میں ایک تھی۔وہ واقعی انمول تھی۔ حسن کی دنیا کا انمول ہیرا....اسے حاصل کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔اور اس بات کا علم سعیر مراد کو کب تھا؟

www.novelsclubb.com

اشہد شاہ میر اور وفا کے ساتھ کھیلنے لگا۔پہلے اس نے وفا کو اٹھایا تو وہ رونے لگی۔سب ان کی جانب متوجہ ہوئے تو اشہد سہم سا گیا۔اسے لگا کہ وہ اس کی وجہ سے روئی ہے۔تب ہی شاہ میر نے وفا کی جانب چاکلیٹ بڑھائی تو وہ بھیگی آنکھوں سے ہنس دی۔ہنسنے پر اس کے گالوں پر اشہد نے دو گڑھے واضح ہوتے دیکھے۔چاکلیٹ اس کے ہاتھوں سے جھپٹ کر وہ اسی میں مصروف ہو گئی۔ اشہد نے اسے سنجیدہ ہو کر گھورا۔چاکلیٹ کے لیے کون روتا ہے؟شاید صرف اشہد ہی تھا جو باقی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بچوں کی طرح چاکلیٹ کے لیے نہیں روتا تھا اور وفا باقی بچوں کی نسبت کچھ زیادہ ہی روتی تھی۔ چاکلیٹ سے نظر ہٹا کر اس نے اشہد کو دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔ اسے وہ بچی بہت پیاری لگی تھی۔ اس کے بعد وہ تینوں مل کر کافی دیر کھیلتے رہے۔ وہ بار بار وفا کو ہنساتا۔ مقصد اس کے گالوں پر موجود ڈمپلز دیکھنے کا ہوتا۔ اسے اس بچی سے زیادہ اس کے ڈمپلز پسند آئے تھے۔ وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔

جہانگیر جب اقراء کے ساتھ وہاں آنے لگا تو چونکہ سعیر بھی ان دنوں اس کے ساتھ پاکستان میں تھا اور کام کا برڈن تھوڑا کم تھا تو وہ اور زریں بھی ان کے ساتھ آ گئے۔ انمول کو انہیں دیکھ کر مزید خوشی ہوئی۔ اسے لگا تھا کہ ارباز کے بغیر پارٹی بالکل بورنگ رہے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ وہ مراد فیملی کے ساتھ اتنی خوش رہی کہ اسے بوریت کا احساس ہی نہ ہوا۔ ان سب میں صرف سعیر ہی تھا جو پورے فنکشن میں بہت کم بولا۔

''ارباز ہوتا تو زیادہ مزہ آتا۔'' جب وہ سب جانے لگے تو جہانگیر نے کہا۔

''اسے بہت ضروری کام سے سنگاپور جانا تھا۔ اسی لیے نہیں آ سکا ورنہ اشہد کا برتھ ڈے وہ مِس نہیں کیا کرتا۔'' انمول نے وجہ بتائی۔ سعیر اور جہانگیر نے اس کا جواب سن نظروں کا تبادلہ کیا مگر بولے کچھ بھی نہیں۔ انمول نے سب کو الوداع کہا لیکن جب وہ زریں سے ملنے لگی تو اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساڑھی کا پلو ساتھ کھڑے سعیر کے کف لنکس میں اٹک گیا۔وہ زریں سے مل کر الگ ہوئی تو زریں آگے چل دی جبکہ سعیر وہیں کھڑا رہا۔زریں تھوڑا سا آگے جا کر رکی اور پھر مڑ کر سعیر کو دیکھا جس کی نظر انمول کے چہرے پر تھی۔چونکہ وہ اس کی ایک طرف کھڑا تھا اس لیے وہ اس کے چہرے کا ایک حصہ دیکھ سکتا تھا۔شیشے کی طرح شفاف جلد، دمکتی رنگت، کانوں میں چمکتے ہیرے۔لمحے بھر کو اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔وجہ ہیروں کی چمک نہیں بلکہ اس کے حسن کی چمک تھی۔زریں نے اسے انمول کو دیکھتا پایا تو اس کا دل مٹھی میں آگیا۔زریں کے رکنے پر انمول نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو نظر سعیر سے ٹکرائی جو خاموشی سے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔نظریں ملیں تو سعیر کا دل لمحے بھر کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔انمول کی نظروں میں سوال ابھرا تو وہ سنبھلا اور پھر اپنا ہاتھ اوپر کر کے اسے اپنے کف لنکس دکھائے جن میں اس کا پلو اٹکا ہوا تھا۔انمول نے اسے دیکھا تو سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ دلفریب تھی۔انمول نے اپنا پلو اس کے کف لنکس سے آزاد کیا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

نظریں ایک بار پھر ملیں تو سعیر کے دل کی پوری دنیا بدل گئی۔پہلے وہ دل کے شیش محل میں داخل ہوئی تھی لیکن اب وہ صحیح سے دل کے تخت پر براجمان ہو چکی تھی...ملکۂ قلب بن کر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب سے اس کے دل کی سلطنت پر اس کا راج شروع ہونا تھا۔ پورا ایک سال اس نے اس کے دل پر پوری دھج سے حکمرانی کی۔ مگر اس بات کی خبر خود ملکۂ قلب کو کب تھی؟

تھوڑی دیر بعد سعیر زریں کے ساتھ اپنی گاڑی میں موجود تھا۔ زریں فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔ شاہ میر وفا کی وجہ سے جہانگیر کی گاڑی میں موجود تھا۔ اسے وفا بہت پیاری تھی۔ بچپن سے ہی....

سعیر نے گاڑی چلاتے ہوئے اچانک ہی زریں پر نگاہ ڈالی تو حیران ہوا۔ وہ بالکل سپاٹ چہرہ لیے ہوئے اس طرح بیٹھی تھی جیسے جسم میں جان ہی نہ ہو۔ کوئی اس وقت زریں کو ہاتھ لگا کر دیکھتا تو معلوم ہوتا کہ وہ برف کی مانند ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔

"کیا ہوا زریں تم ٹھیک ہو؟" سرسری سی نگاہ ڈال کر اس نے پوچھا۔ زریں نے سعیر میں بدلاؤ 26 اگست کے بعد سے ہی محسوس کرنا شروع کر دیا تھا مگر آج تو وہ بالکل ہی الگ شخص بنا ہوا تھا۔ بالکل مختلف ....

"کون تھی وہ؟" وہ بہ مشکل بول پائی۔ نظریں سامنے سڑک پر ٹکی تھیں جبکہ آنسوؤں کا پھندا اسے ٹھیک سے سانس نہیں لینے دے رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعیر اس کی جانب دیکھے بغیر مسکرا دیا۔

""تمہاری سوتن اور....""وہ لمحے بھر کو رکا۔مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔""میری ملکۂ قلب""۔

زریں نے کرب کی شدت سے آنکھیں بند کیں تو آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

""تم ایسا کیسے کر سکتے ہو سعیر وہ شادی شدہ ہے؟""چند لمحوں بعد اس نے خود کو بہت ہی مدھم آواز میں کہتے سنا۔

""شادی ختم بھی کی جاسکتی ہے زریں۔""اب کی بار اس نے زریں کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا اور نگاہیں ابھی بھی آگے کی جانب ٹکی تھیں۔اس کے گال آنسوؤں کی سبب گیلے ہونے لگے تھے۔

""یہ ظلم ہے""۔

""میں ظالم ہی سہی""۔

❣❣❣

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن لائلہ کی گاڑی لندن کی سڑکوں کو روندتی آگے بڑھ رہی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور براجمان تھا جبکہ وہ خود پسنجر سیٹ پر بیھٹی تھی۔اس کے چہرے پر اعتماد تھا۔ گردن سیدھی تھی۔خوف اور ڈر کا نام ونشان تک نہیں تھا۔اس نے سیاہ شرٹ کے ساتھ ہلکی گلابی پینٹ پہن رکھی تھی جبکہ کوٹ ساتھ والی سیٹ پر رکھا تھا۔گلاسز سر پر ٹکار کھی تھیں جبکہ بھورے بال کھول رکھے تھے جو اس کے کندھوں سے تھوڑا سا نیچے تک آتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی گاڑی ایک بڑے سے ریستوران کے سامنے جارکی۔ڈرائیور نے باہر نکل کر جلدی سے دروازہ کھولا تو وہ باہر نکلی۔گلاسز سیٹ کرتی وہ اندر کی جانب چل دی۔ہیلز کی ٹک ٹک پورے ریستوران میں گونجنے لگی تو وہ محض مسکرادی۔جب وہ مطلوبہ ٹیبل تک پہنچی تو نظر سامنے بیٹھی لڑکی پر پڑی۔وہ اس کی جانب بڑھ گئی۔آواز پر اس لڑکی نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔اگلے ہی لمحے اس کی سبز آنکھوں نے اسے سر تا پیر گھورا۔جب وہ دیکھ چکی تو لائلہ نے ایک ابرو اٹھا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔پرل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر انگوٹھے سے پرفیکٹ کا اشارہ کیا۔لائلہ کی گردن مزید سیدھی ہوگئی۔اس کے سامنے بیٹھنے کے بعد پرس میز پر رکھ کر اس نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی۔کیا اعتماد، کیا غرور تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

""ڈیوڈ ساما کے لندن میں خوش آمدید!"پرل کے کہنے پر اس نے سر کو خم دیا اور ذرا سا مسکرا دی۔

"ایونٹ کل ہے اور ملاقات کے لیے آج بلا لیا۔ وجہ؟" اگلے ہی لمحے اس نے سوال کیا تو پرل نے اپنا موبائل میز پر رکھا اور مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔ چہرے پر معمول کی سنجیدگی چھا گئی۔ اس وقت مسکراہٹ کا اس کے لبوں سے دور دور تک کوئی تعلق محسوس نہ ہوا۔

"تمہیں کچھ بتانا تھا۔" وہ کھنکھاری۔ "کل بہت سے لوگ آئیں گے"۔

لائلہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"سمجھ رہی ہو ناں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں"؟

"ہاں سمجھ رہی ہوں"۔

"بہت سے لوگ یعنی ہمارے بہت سے دشمن۔ جیسے زمان ساما، اس کے لوگ، سعیر ساما، عفان، نوشابہ، ان کے لوگ، ڈیوڈ کے لوگ جو اس کی موت کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ بزنس ورک میں ہمارے مخالف ہیں۔ سب کے سب"...

وہ رکی اور پھر قدرے توقف سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”سب کو یہی لگتا تھا کہ اشعر ہی ایش ہے۔ مگر ان تین سالوں میں بہت کچھ بدلا ہے۔ سب یہ جاننے میں کامیاب ہو چکے ہیں کہ اشعر جہان ساما کا بیٹا ہے اور ایش ایک مختلف شخصیت ہے مگر وہ کون ہے، کہاں سے آیا ہے یہ کسی کو نہیں معلوم۔ اس کے علاوہ میں ایک بزنس ٹائیکون ابراہم ساما کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے وہاں جاؤں گی جو اپنے باپ کے بزنس کو مزید ترقی دینے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہے۔ اشعر چونکہ جہان ساما کا بزنس نہیں سنبھال رہا لیکن وہ ایش کے بزنس کا ایک بڑا حصہ سنبھالے ہوئے ہے۔ تم جانتی ہو کہ یہ ایک بزنس ایونٹ ہے۔ یہاں جو بھی موجود ہوگا ہو کسی نہ کسی طرح بزنس سے جڑا ہوگا۔ ڈارکنیس ورلڈ میں لوگ اتنے کردار ادا کرتے ہیں کہ ان کی اصل شناخت کے بارے میں معلوم کرنا ناممکن کی حد تک مشکل ہوتا ہے۔ اسی لیے وہاں کسی کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ دوسرے شخص کا ڈارکنیس ورلڈ میں کیا کردار ہے۔ محض چند لوگ ہیں جن کا کردار ایک ہی ہے۔ جیسے زمان ساما، سعیر ساما، نوشابہ اور عفان۔ اس کے علاوہ باقیوں کو تم ابھی تک نہیں جانتی۔ میں کل ان کے بارے میں تمہیں جہاں تک ہو سکا بتاؤں گی۔ اب تمہیں یہاں بلانے کا مقصد تمہیں تمہارے کردار سے آگاہ کرنا ہے“۔

”فائن۔“ لائلہ نے اثبات میں سر ہلایا اور بات جاری رکھنے کو کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم کل وہاں لائلہ جہان بن کر جاؤ گی۔ لیکن صرف جہان ساما کی بیٹی نہیں بلکہ...'' وہ سانس لینے کو رکی۔

''بلکہ''؟...

''بلکہ ایش ساما کی بیوی بن کر۔'' وہ کہہ گئی جبکہ لائلہ جو سن چکی اسے اس پر یقین نہ آیا۔ وہ چند لمحے حیرت اور ناسمجھی سے اسے دیکھتی رہی۔

''بیوی''؟

''ہاں بیوی''۔

''ایش ساما کی بیوی؟'' حیرت ہی حیرت تھی۔

www.novelsclubb.com

پرل نے اثبات میں سر ہلایا تو لائلہ نے نفی میں۔

''مذاق ہو رہا ہے یہاں؟'' سکتے کی حالت میں سوال پوچھا گیا۔

''نہیں مذاق نہیں۔ البتہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔'' پرل نے کندھے اچکائے۔

''اور کھیل میں کوئی کسی کی بھی بیوی بن سکتی ہے''؟

''کوئی اور کسی کا تو نہیں معلوم۔ ہاں لیکن لائلہ کو بننا پڑے گا۔ ایش ساما کی بیوی''۔

""تمہیں لگتا ہے کہ میں ایش ساما کی بیوی بن کر خوشی خوشی منہ اٹھا کر چل دوں گی""؟

""ٹھیک ہے۔خوشی خوشی نہ سہی منہ لٹکا کر چل دینا""۔

""شٹ اپ پرل ساما! تمہیں کیا سب مذاق لگ رہا ہے؟""وہ تلخ ہوئی جبکہ پرل نے اکتا کر آنکھیں گھمائیں۔

""وضاحت تم اپنے شوہر محترم سے طلب کر لینا۔اس نے مجھ سے جتنا کہنے کو کہا میں کہہ چکی۔""پرل اٹھی اور میز سے اپنا پرس اور موبائل اٹھاتی وہاں سے چل دی۔

""پرل ساما! میری بات سنو۔""لائلہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔پرل آواز پر رکی،مڑی اور پھر مسکرا دی۔

""اگر مزید معلومات چاہئیں تو تم اپنے شوہر محترم کو کال کر سکتی ہو۔""مسکرا کر کہتی،گلاسز لگاتی وہ آگے بڑھ گئی جبکہ لائلہ مٹھیاں بھینچتی رہ گئی۔

""شوہر محترم...واٹ نان سین""!

تاسف سے گردن ہلا کر اس نے گلاس وال کے پار دیکھنا شروع کر دیا۔باہر موسم کافی خوبصورت تھا مگر اسے اب کسی چیز میں دلچسپی کہاں رہی تھی۔تب ہی اس کی نظر باہر سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گزرتے دو لوگوں پر پڑی۔ایک لڑکی تھی اور اس کے ساتھ میں ایک لڑکا تھا۔لڑکی کے ہاتھ میں آئس کریم تھی۔وہ آئس کریم کھاتے ہوئے ساتھ ساتھ کچھ بول بھی رہی تھی۔ساتھ موجود لڑکا اسے غور سے سن رہا تھا۔مسکراہٹ دونوں کے لبوں پر برقرار تھی۔تب ہی لڑکی نے کچھ ایسا کہا کہ وہ دونوں کھل کر ہنس دیے۔سڑک پر ان کے کھلکھلانے کی آواز گونجنے لگی۔اگلے ہی لمحے لڑکے کا ہاتھ اس کے سر کی جانب بڑھا اور پھر اس نے پیار سے اس کے بالوں کو بگاڑا۔لڑکی ہنوز ہنستی جا رہی تھی۔ان کے چہروں پر بکھرے خوشیوں کے رنگ بتا رہے تھے کہ ان دونوں کے بیچ کچھ الگ سا تھا۔کچھ بہت ہی خوبصورت۔دوستی یا پھر محبت...وہ اندازہ نہیں لگا پائی۔

اس نے نظریں وہاں سے ہٹائیں اور سامنے کھڑے ویٹر کو چائے کا آرڈر دیا۔جب وہ چلا گیا تو اس نے سرد آہ بھری۔آنکھوں کو کچھ چبھنے سا لگا۔ماضی؟ہاں شاید ماضی....

www.novelsclubb.com

مراد ہاؤس کے لان میں وہ دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر براجمان تھے۔موسم کافی خوبصورت تھا۔آسمان پر چھائے بادلوں میں تھوڑی تھوڑی گرج تھی مگر وہ ساتھ تھا تو سب ٹھیک تھا۔کسی قسم کا ڈر،کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔ہادی ساتھ تھا....یہی کافی تھا۔باتوں کا سلسلہ جاری تھا۔وہ بول رہا تھا اور وہ ہنس رہی تھی۔پورے لان میں پھولوں کی خوشبو تھی یا شاید کسی کی موجودگی کی۔تب ہی منصب بی انہیں اپنی جانب آتی دکھائی دیں۔ہاتھوں میں ٹرے تھی جس پر کڑک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چائے کے دو کپ رکھے تھے۔ان کے پاس پہنچ کر انہوں نے ٹرے میز پر رکھی۔ نظر ہنستی ہوئی وفا پر پڑی تو وہ مسکرا دیں۔اس ہنسی کی وجہ انہیں معلوم تھی۔ سامنے بیٹھا ہادی.... وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتی وہاں سے چلی گئیں۔

ہادی نے چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگا یا جبکہ وفا کا کپ وہیں میز پر رکھا رہا۔

"اتنی گرم چائے پیو گے تو زبان جل جائے گی"۔

وفا کی بات پر وہ ہنس دیا۔

"مجھے گرم چائے پسند ہے وفا۔ تمہاری طرح میں اسے ٹھنڈا کر کے نہیں پیتا۔ ٹھنڈی چائے سے تو بہتر ہے کہ بندہ خالی پانی پی لے"۔

"ہاں اور گرم چائے سے بہتر ہے کہ بندہ اسی پانی کو ابال کر پی لے"۔

جواب پر حدید کھل کر ہنس دیا۔

"تم نہیں سدھرنے والی"۔

"سدھار کر تو دکھاؤ۔" وفا نے اپنے لمبے بالوں کو پیچھے کی جانب ڈالتے ہوئے کہا تو وہ مزید ہنس دیا۔وہ ساتھ ہوتے تو ایسے ہی ہنستے رہتے تھے۔ کبھی چھوٹی سی بات پر تو کبھی بلاوجہ....ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں کے بیچ بھی کچھ بہت حسین تھا۔دوستی یا پھر محبت؟وہ اس بات کا اندازہ بھی کبھی نہیں لگا سکی تھی۔

"دیکھو تم میرے اچھے دوست ہو ناں؟"وہ سیدھی ہو بیٹھی۔انداز میں شرارت تھی۔

"ہاں مگر گرم چائے میری محبت ہے۔میں اسے کسی کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتا"۔

"ہادی۔"اس نے منہ بسورا۔

"جی ہادی کی وفا"۔

"اگر وفا کہے پھر بھی نہیں"؟

"ہرگز نہیں"۔

www.novelsclubb.com

"ذرا سوچو تو اگر تم بھی ٹھنڈی چائے پینا شروع کر دو تو ہماری گفتگو طویل ہو سکتی ہے۔ملاقات کا دورانیہ بڑھ سکتا ہے"۔

"میں ایسے ہی اپنی ملاقات کا دورانیہ بڑھا سکتا ہوں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جھوٹ۔''اس کی سنہری آنکھوں میں خفگی ابھری۔''تمہیں اپنے کاموں سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے۔نہ جانے کون سے ایسے کام ہیں جو آج تک پورے نہیں ہو پائے اور انہیں کرتے ہوئے تمہیں دوستوں کے لیے وقت ہی نہیں ملتا''۔

''دوست کے لیے۔تم واحد ہو۔''اس نے گویا تصحیح کی اور ادھر وفا کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی۔

''مطلب تم ٹھنڈی چائے پھر بھی نہیں پیو گے؟''اسے پچھلی بات یاد آئی تو وہ پھر سنجیدہ ہو گئی۔

''اگر میں تم سے کہوں کہ تم گرم چائے پینا شروع کر دو۔تو...؟''مسکراہٹ دبائے معصومیت سے پوچھا گیا۔

''ہادی۔''وہ تلملا اٹھی جبکہ حدید کا ایک بار پھر قہقہہ گونجا۔

''ہم دونوں میں سے جس ایک کے لیے دوسرا زیادہ اہم ہے وہی اس کے لیے اپنی پسند بدلے گا''۔

''مطلب تم اپنی پسند بدلنے والی ہو؟''شرارت بھرا لہجہ.....

''کیا میں تمہارے لیے اہم نہیں؟''گہرا صدمہ پہنچا تھا جبکہ حدید اپنی ہنسی نہ دبا سکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جہنمی انسان!'' وہ منہ بسورے ایک جانب دیکھنے لگی۔ خفا ہونے کا انداز تھا۔

''جہنمی انسان کی محترمہ!'' اس کے انداز پر وفا نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ حدید نے ہنستے ہوئے دونوں ابرو ایک ساتھ اٹھائے۔ اس کی ہنسی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔ وفا نے چند لمحے اسے ہنستا ہوا دیکھا اور پھر وہ بھی نہ رک پائی اور ہنستی چلی گئی۔ ہادی ہنستا تو وفا ہنستی، وفا ہنستی تو ہادی ہنستا..... یوں ہی دونوں ہنستے چلے گئے۔

ویٹر نے گرم چائے کا کپ اس کے سامنے رکھا تو اس کی سوچ کا سلسلہ ٹوٹا۔ نظر بھاپ اڑاتے کپ پر پڑی تو لبوں پر زخمی مسکراہٹ بکھر گئی۔ آنکھوں میں نمی کے ساتھ کرب ابھرا اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے وہی بھاپ اڑاتا گرم چائے کا کپ لبوں سے لگا لیا۔ اچھا ذائقہ تھا، اچھی پسند تھی....

www.novelsclubb.com

اسی وقت اسی شہر میں وہ سعیر کے آفس کے ساتھ موجود میٹنگ روم میں خاموش سا بیٹھا تھا۔ سامنے ہی زمان بیٹھا کچھ بتانے میں مصروف تھا۔ سعیر اس کے ساتھ ہی بیٹھا زمان کو سن رہا تھا۔ سربراہی کرسی خالی تھی۔ زمان اور سعیر کے ہوتے ہوئے سربراہی کرسی خالی ہی رہا کرتی تھی۔ چونکہ ان دونوں نے ایک ساتھ ایش کے خلاف کام کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا تو دونوں میں سے کوئی باس نہیں تھا۔ کوئی حکم نہیں دیا کرتا تھا بلکہ صرف مشورے سے کام چلتا تھا۔ سعیر کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہنے پر حدید بھی ان کے اس کام کا ایک اہم حصہ بن چکا تھا۔ وہ بہت ذہین، چالاک اور سمجھداری سے بازی چلنے والا شخص ان کے لیے بہت کام کا تھا۔ اس کے ایک اور کردار ''ارسم'' سے سعیر ابھی تک ناواقف تھا۔ فریڈرک نے ان کے سامنے چائے کے تین کپ لا کر رکھ دیے تو سعیر اور زمان نے اپنا اپنا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا جبکہ حدید کا کپ رکھا رہا۔

''حدید ساما تم چائے نہیں پیو گے؟'' ساتھ کھڑے فریڈرک نے سوال کیا۔

''حدید ٹھنڈی چائے پیتا ہے۔'' سعیر نے وضاحت دی۔

''ٹھنڈی چائے پینے میں کیا مزہ؟'' اسے وہ بات یقیناً عجیب لگی تھی۔

حدید نے سنجیدہ سی نگاہ اس پر ڈالی۔

''سب کے اپنے ذائقے، سب کی اپنی پسند۔'' سنجیدہ لہجے میں بھی کہیں نہ کہیں، تھوڑی سی ہی سہی مگر تکلیف تھی جسے وہاں بیٹھا کوئی بھی شخص محسوس نہ کر پایا۔

''کل تمہیں لازمی آنا ہے حدید۔'' گفتگو کا سلسلہ پھر سے شروع ہوا۔

''میں آپ کے بزنس کا حصہ ہوں سعیر ساما۔ آپ وہاں ہوں گے تو میری کیا ضرورت''؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تمہارے وہاں آنے سے تمہارے باس کو خوشی ہو گی تو پھر تمہیں لازمی آنا چاہیے۔"نرم لہجے میں زمان نے حدید سے کہا۔ سنہری آنکھوں سے نیلی آنکھیں مخاطب تھیں یعنی اپنے ایڈوائزر ارسم سے اس کا باس زمان ملک۔

"آل رائٹ! میں آؤں گا"۔

سعیر اور زمان کے لبوں پر بیک وقت مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ایک نئی خبر۔"فریڈرک شاید چائے دینے کے علاوہ ایک خبر بھی دینے آیا تھا۔ سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ کھنکھارا اور پھر بولا۔

"ایش ساما کی جو نئی بزنس پارٹنر ہے۔ کیا نام ہے اس کا"...

www.novelsclubb.com

"لائلہ جہان۔"زمان نے بتایا۔

"ہاں لائلہ جہان۔ کل وہ بھی ایونٹ جوائن کرے گی"۔

"انٹرسٹنگ!"سعیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ زمان کو مشکوک لگی۔

"تمہیں اس کے آنے کی خوشی کیوں؟"اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لائلہ جہان نام ہے اس کا۔وہ جہان کی بیٹی تو نہیں ہے لیکن سننے کو ملا ہے وہ اشعر کی ہی بہن ہے جبکہ یہ ناممکن ہے"۔

"ناممکن کیوں"؟

"جہان کی صرف ایک بیٹی تھی جو تین سال پہلے مر چکی ہے۔" یہ کہہ کر سعیر کی نظر حدید پر پڑی جو مٹھیاں بھینچے خاموشی سے چائے کے کپ کو تک رہا تھا۔ماضی ایک ہی لمحے میں کسی لہر کی مانند آنکھوں کے سامنے سے گزر گیا۔

"ہوں۔" زمان نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔"ہو سکتا ہے کہ جہان ساما کی ایک نہیں بلکہ دو بیٹیاں ہوں"۔

سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا ہوتا تو کبھی نہ کبھی تو ہمیں معلوم ہو ہی جاتا۔کل دیکھ لوں گا کہ آخر کون ہے جو جہان کی بیٹی ہونے کی اداکاری کر رہی ہے۔" وہ اٹھا اور کوٹ کے بٹن بند کرتا وہاں سے چلا گیا۔فریڈرک بھی اس کے پیچھے ہی چل دیا۔میٹنگ روم میں وہ دو اکیلے رہ گئے۔

"کل ضرور آنا۔ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایش ساما کے متعلق کچھ نئی معلومات مل جائے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید نے اثبات میں سر ہلایا۔

زمان اٹھا اور پھر اس کے قریب آیا۔

"ہمارے بیچ طے ہوا تھا کہ تم مجھے باس نہیں بلاؤ گے کیونکہ در حقیقت ہم دوست ہیں۔" وہ رکا اور پھر جھک کر اس کے کان میں کہا۔

"اس بڈھے کو بھی کبھی باس مت کہنا۔ مجھے اچھا نہیں لگے گا"۔

حدید مسکرا دیا۔

"بے فکر رہو۔ میں کسی کو باس نہیں کہتا"۔

زمان نے مسکرا کر سر کو خم دیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد اس اکیلے میٹنگ روم میں وہ اکیلا رہ گیا۔ اس ٹھنڈی چائے کے ساتھ....

اس کے ہاتھ کپ کی جانب بڑھے اور پھر اس نے اس ٹھنڈی چائے کے کپ کو اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔ اچھا ذائقہ تھا، اچھی پسند تھی....

گرم چائے پینے کے بعد بھی وہ چند لمحے وہیں بیٹھی رہی۔ سنہری آنکھوں میں نمی ابھی بھی چمک رہی تھی۔ کرب بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے سرد آہ بھری تو آنکھیں مزید بھیگ گئیں۔ وہ یقیناً

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رو دینے کو تھی۔ وہ رو بھی دیتی مگر کیا ہے ناں کہ اس نے رونا چھوڑ دیا تھا۔اس نے آنکھیں بند کیں اور چند لمحوں بعد پھر سے آنکھیں کھولیں۔ نمی غائب تھی، کرب غائب تھا۔کچھ تھا تو وہ تھا غصہ،انتقام کا جنون اور بھرپور اداکاری ....

کانوں میں برسوں پہلے کی گئی گفتگو کا ایک ایک لفظ یاد آنے لگا۔

)کالی قیامت تو آسکتی ہے مگر میرا ہادی کبھی میراا اعتبار نہیں توڑ سکتا(۔

اسے اچانک ہی وہاں گھٹن محسوس ہونے لگی۔ جیسے اس ریستوران میں ہوا کا راستہ بند ہو گیا ہو۔

)اگر میں نے کبھی یہ اعتبار توڑ دیا تو(؟

اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ عرصہ بعد وہ بہت بری طرح یاد آیا تھا۔یہ مشکل ہی سہی مگر وہ خود کو سنبھالنے کی سعی کرتی رہی۔ مگر وہ کیا کرتی۔وہ کہیں نہ ہو کر بھی ہر کہیں تھا۔

)تو وفا ہادی کے لیے مر جائے گی......اور ہادی وفا کے لیے(۔

اس نے گہری سانس لی اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔اسی اعتماد کے ساتھ جس اعتماد کے ساتھ وہ آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

)وفا سانس تو لے گی لیکن اس کا دل دھڑکنا چھوڑ دے گا(۔

وہ دھیرے دھیرے سانس لے رہی تھی۔ دل.... وہ تو اسی دن دھڑکنا بھول گیا تھا جب وفا کا ہادی اسے چھوڑ کر گیا تھا۔اس نے اپنا پرس اٹھایا اور پھر گلاسز سیٹ کرتی وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

)وہ مسکرانا چھوڑ دے گی(۔

نہایت سنجیدہ چہرہ لیے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔

)وہ اعتبار کرنا چھوڑ دے گی(۔

سب نے اس کے اعتبار کو ایسی ٹھیس پہنچائی تھی کہ اس نے اعتبار کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

)وہ دوست بنانا چھوڑ دے گی(۔

ڈرائیور نے اسے دور سے آتا دیکھا تو جلدی سے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔اس کی زندگی میں اب کوئی دوست نہیں تھا۔وہ ایک سیاہ گلاب بن چکی تھی اور سیاہ گلاب کسی کے دوست نہیں ہوتے۔وہ ایک ٹھوکر سے ہی سنبھل جایا کرتے ہیں۔وہ صرف اداکار ہوتے اور منافقوں کو ان کی منافقت کا جواب اداکاری سے دیا کرتے ہیں۔

)لوگ اس کے قہقہے سننے کے لیے ترس جائیں گے(۔

وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تو ڈرائیور نے بھی اپنی سیٹ سنبھال کر گاڑی چلانا شروع کر دی۔ قہقہے...؟ عرصہ بیت چکا تھا اسے قہقہہ لگائے۔اسے تو یاد تک نہ تھا کہ آخری بار وہ قہقہہ لگا کر کب ہنسی تھی۔

)وہ زخمی پرندے کی طرح خاموشی اختیار کر لے گی(۔

گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی تھی۔وہ سارے مناظر پیچھے چھوڑتی جارہی تھی۔وہ اب زیادہ بات نہیں کیا کرتی تھی۔جس دنیا میں وہ قدم رکھ چکی تھی وہاں صرف کھیل اور اداکاری چلتی تھی۔ کوئی کسی کی سنتا ہی کب تھا۔سب کو ظلم کا جواب ظلم سے دینا سکھایا جاتا تھا۔اسے بھی یہی سکھایا گیا تھا۔خاموش رہنا اور پھر مناسب موقع دیکھ کر خود پر ہوئے ظلم کا جواب ظلم سے دینا۔

)مگر خدا کی قسم !تم سے پھر بھی نہ کوئی گلہ کرے گی اور نہ ہی شکایت(۔

سالوں پہلے بولے گئے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

"کیونکہ تم وہ ہو جو کوئی اور نہیں ہو سکتا۔" دھیرے سے اس کے لبوں نے حرکت کی۔کچھ لمحوں پہلے گونجتی اس کی آواز اچانک ہی تھم گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں نے تمہیں اپنے دل میں موجود اعتبار کے سب سے اونچے اور خاص درجے پر مقام دے رکھا تھا۔ مگر تم اسے رد کر کے چلے گئے۔“ لب حرکت تو کر رہے تھے مگر آواز اتنی کم تھی کہ اسے خود بھی بہ مشکل سنائی دے رہی تھی۔

”میں اس مقام کو جلا چکی ہوں۔ میں اپنے دل کو مار چکی ہوں حدید خانزادہ “!

سپاٹ چہرہ لیے وہ باہر دیکھنے لگی۔ چہرے پر کوئی تاثر باقی نہ رہا۔ نہ درد، نہ تکلیف اور نہ ہی غصہ۔ آنکھیں بھی ویران تھیں۔ بالکل بنجر.... اس کے کہے گئے الفاظ ہوا میں تحلیل ہو گئے۔ وہ ان الفاظ کو کہیں پیچھے چھوڑ آئی اور لاس اینجلس کی سڑکوں کو دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

❣❣❣

تین سال پہلے.....

وقت تھا رات کا .....

سڑک تھی لاہور کی.....

وہ خاموشی سے گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی۔ سفید لباس کے ساتھ پہنا سرمئی دوپٹہ ہوا کے جھونکوں کی وجہ سے اڑ رہا تھا۔اس کے چہرے پر خود کو بدلنے کا عزم تھا۔وہ بالکل پہلے جیسی ہونا چاہتی تھی۔وہ جانتی تھی کہ حدید کو بھلانا،اس کی یادوں سے پیچھا چھڑوانا ناممکن تھا مگر وہ کوشش کرنا چاہتی تھی۔وہ ایک بار پھر صرف مراد ہاؤس کی خوشیوں کا سوچ رہی تھی۔ان کے لیے وہ حدید سے جدائی کا زخم اور عفان کا ساتھ سہنے کو تیار تھی۔اس نے مڑ کر عفان کو دیکھا تو وہ دور جا رہا تھا۔

"نہ جانے کس کا فون تھا"؟

اس نے یہ سوچ کر کندھے اچکائے اور خاموشی سے دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ عفان اتنا دور جا چکا تھا کہ وہ اسے بہ مشکل دیکھ پا رہی تھی۔اس نے اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

"کیسی ہو جہانگیر مراد کی دوسری اولاد"؟

عقب سے آتی مردانہ آواز پر اس کا سانس رک گیا۔آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔اسے نہیں معلوم کہ اس نے کیا کہا تھا۔اسے بس اتنا معلوم تھا کہ اس کے عقب سے کسی مرد کی آواز گونجی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔اس نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا۔پسنجر سیٹ پر بیٹھا اشعر جہان اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

اس سے پہلے کہ وہ حلق پھاڑ کر چلاتی وہ اسے اپنے ہاتھ میں موجود پسٹل دکھا چکا تھا۔

''آواز نہیں۔ورنہ ساری گولیاں تمہارے وجود میں اتار دوں گا''۔

ادھر وفا کی رہی سہی ہمت جواب دے گئی۔اسے لگا اس کے پیروں تلے سے جان نکلتی جا رہی ہے۔ تنفس بگڑنے لگا۔

''کک...کون ہو تم''؟

''اگر بتا دیا تو یقین نہیں کرو گی''۔

اگلے ہی لمحے وہ گاڑی سے اترا اور پھر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔اب کی بار وفا پستول کو نظر انداز کرتی چیخنے ہی لگی تھی کہ اشعر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

''کیا میں نے ابھی بکواس کی تھی کہ آواز نہ آئے۔'' وہ درشتی سے اس پر چلایا۔ وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی مگر اس سے پہلے ہی کسی نے وفا کا ہاتھ پکڑا۔ وفا چند لمحوں کے لیے سانس نہیں لے پائی۔ خوف کی آخری حد کیا ہوتی ہے اس وقت کوئی وفا سے پوچھتا۔

ہاتھ پکڑنے والا ایک اور آدمی تھا۔ اس نے جلدی سے اس کے ہاتھ میں موجود رنگ اور بریسلیٹ اتار کر ساتھ کھڑے دو آدمیوں کی جانب پھینکا جنہیں وہ کیچ کر چکے تھے۔ سب کچھ اتنا جلدی ہو رہا تھا کہ وفا خوف سے کانپتی ہکا بکا انہیں دیکھ رہی تھی۔ اشعر نے اس کے بازو پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کی اور آگے کی جانب لے کر چل دیا۔ وہ مزاحمت کرتی رہی، بار بار امید بھری نگاہوں سے پیچھے سڑک پر کہیں دور جاتے عفان کو دیکھتی رہی۔ مگر اشعر کی مضبوط گرفت کے سبب وہ کچھ بھی بول نہ پائی۔ آنکھوں سے آنسو تڑاتڑ برسنے لگے۔ اشعر اسے سڑک کی بائیں طرف وہاں سے کچھ دور کھڑی اپنی گاڑی کے پاس لے آیا۔ وہاں آ کر اس نے اسے چھوڑا تو وہ لڑکھڑائی اور پھر مشکل سے سنبھلی۔ خود کی حالت کا اندازہ لگا کر وہ رونے لگی۔

''مجھے جانے دو پلیز''۔

''کہاں؟'' اشعر نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

''عف... عفان کے پاس''۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر ہنس دیا۔

"اس شخص کے پاس جو تمہیں قتل کرنے آیا تھا"؟

وفا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"وہ دیکھو۔" وہ اس کے قریب آ ٹھہرا اور پھر سامنے اس کی گاڑی کی طرف اشارہ کیا جس سے اگلے ہی لمحے ایک ٹرک جا ٹکرایا۔ ایک دل خراش چیخ اس کے حلق سے آزاد ہوئی۔ اشعر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ اسے وفا سے یہی امید تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں گاڑی آگ کی زد میں آ گئی۔

"یہ... یہ...." اس نے صدمے کی حالت میں اس گاڑی کی طرف اشارہ کر کے اشعر کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیوں دیکھ رہی ہو؟ وہ دیکھو۔" اشعر نے اسے سامنے سڑک کی جانب متوجہ کیا جہاں عفان رکا کھڑا تھا مگر وہ مڑ نہیں رہا تھا۔ وہ فاصلے پر قدرے چھوٹا نظر آ رہا تھا۔ لوگوں کا ہجوم اس گاڑی کی جانب لپک رہا تھا۔ اشعر کے ساتھ جو لوگ تھے وہ غائب ہو چکے تھے۔ اشعر کی گاڑی ٹرک کی دوسری جانب تھی جس کے سبب عفان بعد میں مڑنے پر بھی انہیں نہ دیکھ پایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''وہ تمہیں اسی لیے یہاں لایا تھا وفا۔''اشعر بول رہا تھا جبکہ وہ گہرے صدمے میں اس گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔اشعر کی آواز اسے کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

''چلو اب ہمیں چلنا ہے۔''اس نے دوبارہ اس کے بازو سے اسے پکڑا اور اپنی گاڑی کی پسنجر سیٹ پر بٹھایا۔ڈرائیور نے گاڑی چلانا شروع کر دی۔وہ خود بھی دوسری طرف سے وفا کے ساتھ ہی آ بیٹھا تھا۔

''گاڑی کے اندر...؟''وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

اشعر خاموش رہا۔

اب کی بار وفا نے گردن دائیں جانب موڑ کے اسے دیکھا۔

''گاڑی کے اندر....کون تھی؟''اس کا وجود پسینے میں بھیگنے لگا تھا۔

''لڑکی۔''اشعر نے جہاں تک ہو سکا مختصر جواب دیا۔

''مجھے بچانے کے لیے....تم نے...''وہ بے یقین سی تھی۔''تم نے کسی اور کو مار دیا''؟

''وہ پہلے ہی مر چکی تھی۔''بددل ہو کر وضاحت دی۔

وفا نے حیرت سے اسے دیکھا تو وہ تاسف سے سر ہلاتا رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”تم اس وقت کچھ بھی سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں ہو“۔

”میں اس کنڈیشن میں ہوں مگر تم.... تم مجھے سمجھا ہی نہیں رہے۔“ وہ حلق کے بل چلائی۔

”تم نے ایک قتل کر دیا۔ تم کسی کو ایسے..... کیسے مار.... او گاڈ“!

”میرا مشغلہ ہے۔“ اشعر نے کندھے اچکائے۔ وہ اس وقت اس بے وقوف کو کچھ نہیں سمجھانا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ہرٹ ہوئی تھی۔

”عفان...“ اس نے کھڑکی سے جھانک کر پیچھے کی جانب دیکھا۔ اسے وہاں لوگوں کے ہجوم اور ٹرک کے علاوہ کچھ نظر نہ آیا۔ اس آگ میں لپٹی گاڑی کو لوگ گھیرے ہوئے تھے۔ پولیس کے سائرن.... ایمبولینس کی آواز.... وہ فوراً سیدھی ہوئی۔

”میں نے کہا ناں کہ تمہیں پھنسایا گیا ہے۔ وہ تمہیں مارنے کے لیے ہی یہاں لے کر آیا تھا“۔

”شٹ اپ!“ اسے انگلی دکھاتے ہوئے وہ ایک بار پھر چلائی۔ ”تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایک اجنبی شخص مجھ سے کچھ بھی کہے گا اور میں مان لوں گی“۔

”اجنبی شخص؟“ اشعر نے وہ الفاظ دہرائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں۔کیونکہ یہی اجنبی شخص تمہاری بھلائی چاہتا ہے۔یہی اجنبی شخص اس وقت تمہیں موت کے منہ سے نکال کر لایا ہے۔یہی اجنبی شخص تمہارے اپنوں کی اصلیت جانتا ہے۔یہی اجنبی شخص جانتا ہے کہ کون تمہارا اپنا ہے اور کون نہیں۔اور یہی اجنبی شخص...."وہ جو غصے میں بولتا جارہا تھا اچانک رکا۔وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ اور سن رہی تھی۔اشعر نے نگاہوں کا زاویہ بدلا اور باہر کی جانب دیکھنے لگا۔وہ چند لمحے اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی۔

"مجھے کہاں لے جارہے ہو؟"صدمے اور حیرت کا کانچ ٹوٹا۔اب صرف دکھ تھا۔محض دکھ....

"اپنی دنیا میں۔"اس نے وفا کو دیکھا۔"وہی جو تمہاری اصل دنیا ہے۔جہاں تمہیں بہت پہلے سے ہونا چاہیے تھا"۔

"مجھے نہیں جانا۔پلیز گاڑی رکوادو اور....اور مجھے جانے دو"۔

"کہاں؟اس مراد ہاؤس میں جہاں تمہارے قتل کے منصوبے بنائے گئے تھے۔وہاں جہاں تمہارے والدین کے قاتل بستے ہیں۔"وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتی رہی اور پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”نہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔میری.... میری فیملی اور میرا قتل.... میرے مما بابا کا قتل.... نہیں... تم... تم جھوٹ بول رہے ہو“۔

اشعر سرد آہ بھر تا رہ گیا۔

”تمہیں سمجھنے میں وقت لگے گا“۔

وہ ابھی بھی نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

”قتل.... میرے مما بابا کا؟“ وہ خود سے پوچھ رہی تھی کہ کہیں اسے سننے میں غلطی تو نہیں ہوئی۔

اچانک ہی اس نے گردن اٹھا کر اشعر کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

”مما بابا کا ایکسیڈنٹ...“ آواز میں لرزش تھی۔

”وہ ایکسیڈنٹ نہیں تھا وفا۔وہ سب پری پلانڈ تھا“۔

”مگر“....

”ریلیکس!میں تمہارا دشمن نہیں ہوں۔تم ابھی میرے ساتھ چل رہی ہو پھر وہاں جا کر تمہیں سب تفصیل سے بتایا جائے گا“۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ محض اسے دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر پائی۔اس کا گاڑی میں دم گھٹنے لگا۔وجود پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔اس نے اپنے سرمئی دوپٹے سے اپنا چہرہ پونچھا۔سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔ تنفس بحال رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔اس وقت اس کے پاس اس شخص پر اعتبار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

''تم کون ہو؟''سوال دوبارہ کیا گیا۔

''میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میرے جواب پر تم یقین نہیں کرو گی''۔

وہ پھر سے خاموش ہو گئی۔اس کے پاس اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اسے فورس کر سکتی۔اسے اپنی پوری دنیا گھومتی محسوس ہوئی۔وہ کہاں جا رہی تھی؟ساتھ بیٹھا شخص کون تھا؟جو کچھ وہ کہہ رہا تھا کیا وہ سچ تھا؟اس کا دماغ ماؤف ہو گیا۔

کافی دیر بعد ان کی گاڑی ایک چھوٹی سی عمارت کے سامنے جا رکی۔اشعر باہر نکلا۔ڈرائیور نے بھی باہر نکل کر دوسری جانب سے آکر وفا کے لیے دروازہ کھولا مگر وہ ہنوز بیٹھی رہی۔ڈرائیور نے اشعر کو کہنا چاہا مگر وہ گاڑی سے باہر نکل کر دوسری جانب رخ کیے کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی دیر بعد اشعر فون بند کر کے مڑا تو دیکھا ڈرائیور سر جھکائے چپ چاپ کھڑا تھا اور وہ ابھی تک گاڑی میں بیٹھی تھی۔اس نے ضبط کا گھونٹ بھرا اور غصے سے اس کی جانب بڑھ آیا۔دوبارہ سے اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا تو وہ رونے لگی۔

"تم رو کیوں رہی ہو پاگل لڑکی"؟

مگر وہ تھی کہ اس کی بات پر کان دھرے بغیر روتی رہی۔

اشعر نے اکتا کر آنکھیں بند کیں اور ضبط کیے رہا۔

"اندر چلو"۔

وفا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔اب کی بار اشعر ضبط نہیں کر پایا اور اسے پھر بازو سے پکڑے اندر کی جانب چل دیا۔

"تمہیں میری نرمی راس ہی نہیں آرہی۔" دانت کچکچاتا وہ اسے اندر لے آیا۔

وہ عمارت چھوٹی سی تھی جس میں صرف دو کمرے تھے۔اس کے علاوہ چھوٹا سا لاؤنج،ایک کچن اور چھوٹا سا پورچ....یہی کچھ تھا اس عمارت میں۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈری سہمی اس کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ آنسو تھے کہ تھم ہی نہیں رہے تھے۔ لاؤنج میں جا کر اشعر نے اسے صوفے پر بیٹھنے کو کہا جب وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرنے میں مصروف تھی۔

"بیٹھو بھی۔" اشعر اتنے زور سے چلایا کہ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ کافی ڈر گئی اور پھر خاموشی سے سر ہلاتی صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مم... مجھے یہاں کیوں لائے ہو"؟

"ابھی کیا پورا راستہ میں بکواس کرتا آیا ہوں؟ حفاظت کر رہا ہو تمہاری ان بھیڑیوں سے جو تمہیں مار دینا چاہتے ہیں۔ تم سمجھتی کیوں نہیں"؟

وفا نے بہتے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میری فیملی میرا برا تک نہیں سوچ سکتی اور تم.... تم مار دینے کی بات کر رہے ہو"؟

"تمہارا محض دماغ خراب ہے۔ دو لگا دوں ناں پھر عقل ٹھکانے آئے گی تمہاری۔" اس نے ہاتھ دکھاتے ہوئے تھپڑ مارنے کی دھمکی دی۔ وہ اس پر غصہ تو کر رہا تھا مگر کہیں نہ کہیں اس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غصے میں اپنائیت تھی۔انس تھا۔اس کے لیے فکر تھی۔جیسے وہ اس کا کوئی اپنا ہو۔جیسے وہ اس کا بڑا بھائی ہو۔

”مجھے جانے دو۔پلیز“۔

وہ پھر سے رونے لگی جبکہ اشعر نے ضبط کا گھونٹ بھرتے ہوئے گہری سانس لی۔

”میں نے تمہاری حفاظت کا وعدہ کیا تھا اور اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے مجھے جو کرنا پڑا میں کروں گا۔“اتنا کہتا وہ سامنے ہی صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا۔نظریں موبائل اسکرین پر ٹک گئیں اور انگلیاں مسلسل کچھ ٹائپ کرنے لگیں۔اس کی سسکیوں کی آواز پورے لاؤنج میں گونجنے لگیں۔وہ کافی دیر نظرانداز کیے بیٹھا رہا۔جب برداشت جواب دے گئی تو اس نے سر اٹھا کر بس ایک نظر اسے دیکھا اور اس کی سسکیاں تک رک گئیں۔اشعر کی نگاہوں میں بے حد غصہ اور لاسٹ وارننگ تھی۔وفا نے سر جھکا لیا اور دبی دبی آواز میں رونے لگی۔

”اب جو میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔“تھوڑی دیر بعد وہ موبائل ایک طرف رکھتا مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم جہان ساما کی بیٹی ہو۔اتنا تو تمہیں معلوم ہو گا ہی کہ جہانگیر مراد کو جہان بھی کہہ کر پکارا جاتا تھا''۔

وفانے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔آنکھیں ابھی تک آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

''جہان ساما کون تھا کیا تم یہ جانتی ہو''؟

وفاچند لمحے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''میرے بابا''۔

اشعر نے اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنے گھٹنے پر دے ماری۔''تم واقعی اتنی بے وقوف ہو یا پھر ڈھونگ رچا رہی ہو''؟

''مجھے جانے دو۔عفان میرا انتظار''....

اشعر ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا اور پسٹل کی ٹھنڈی نال اس کی پیشانی پر رکھی۔

''تمہاری حرکتیں اس بات کو یقینی بنا رہی ہیں کہ اس پسٹل میں موجود تمام گولیاں تمہارے وجود میں اتریں گی۔''نہایت سرد لہجے میں وہ اس پر دھاڑا۔وفا نے ڈر کر فوراً آنکھیں میچ لیں اور گھٹی آواز میں ایک بار پھر رونے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں نے اور میرے بابا نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟'' نم اور لرزتی آواز میں پوچھا گیا۔ اشعر کے اعصاب اچانک ہی ڈھیلے پڑ گئے۔ گلے میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔ اس نے پسٹل ہٹا دیا اور چند قدم پیچھے ہوا۔ وفا نے ڈرتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے وجیہہ شخص کو دیکھا۔ اس کی شخصیت میں کسی اور کا عکس تھا۔ کس کا؟ وہ اس وقت یہ جاننے میں رتی برابر بھی دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔ اشعر چند ثانیے اسے دیکھتا رہا۔ اس کی سنہری رنگت کو۔ اس کے سیب جیسے گالوں کو۔ اس کے لمبے بھورے بالوں کو۔ اس کی ڈبڈبائی آنکھوں کو۔ بھیگی پلکوں کو۔ وہ سنہری آنکھیں جہان پر گئی تھیں۔ منظر دھندلانے لگا۔ اشعر کی آنکھیں دھندلانے لگیں۔ چند ہی لمحوں میں منظر بدل گیا۔ اس عمارت کا چھوٹا سا لاؤنج مراد ہاؤس کے وسیع اور خوبصورت لاؤنج میں بدل گیا۔ وہ دروازے کے پاس چھپا کھڑا تھا۔ دل میں اندر جانے کی چاہ تھی۔ اسی غرض سے اس نے اندر جھانکنے کا سوچا مگر پھر اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹک دیا اور گردن موڑ کر سامنے کھڑے وجیہہ اور شاندار شخصیت کے مالک اپنے باپ کو دیکھا جو کسی ملازم سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ آنکھوں میں بے قراری در آئی۔ وہ یقیناً کسی سے ملنے کے لیے بے تاب تھا لیکن اسی کے ساتھ ساتھ وہ کافی نروس بھی تھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے بے اختیار اندر کی جانب جھانکا۔ نظر سب سے پہلے اس لڑکی سے جا ٹکرائی جو قیمتی صوفے پر تنہا بیٹھی تھی جبکہ ساتھ میں ڈھیر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سارے کھلونے رکھے تھے۔ان کھلونوں کو دیکھ کر اس لڑکے کی آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ قریباً چھ سات سالہ بچہ تھا۔تب ہی کسی کے رونے کی آواز لاؤنج میں بلند ہوئی۔وہ لڑکی ایک جھٹکے سے اٹھی اور لاؤنج کی ایک طرف دوڑتی ہوئی گئی۔وہ لڑکا بھی آنکھوں میں تجسس لیے ایک قدم آگے بڑھا۔تب ہی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اچھل کر سیدھا ہوا۔خوف کی لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی مگر وہ اگلے ہی لمحے سنبھلا جب نظر ساتھ کھڑے اپنے باپ پر پڑی۔

"یہاں کیوں کھڑے ہو اشعر۔اندر چلو۔"شفقت بھرے لہجے میں وہ مسکرا کر بولا۔

لڑکے کا دل زور سے دھڑکا۔آج وہ وہاں آیا تھا جہاں اس کی ماں نے آنے سے سخت منع کیا تھا۔اس کے علاوہ جس سے وہ آج ملنے جا رہا تھا اس کا وجود تو دور اس کے نام سے بھی اس کی ماں کو سخت نفرت تھی۔اتنی نفرت کہ اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اسے زہر دے کر مار دیتی۔

جہانگیر اس کا کندھا تھپتھپا کر آگے بڑھنے لگا تو وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگا۔جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے جہانگیر کی نظر اقراء اور وفا پر پڑی۔وفا بلک بلک کر رو رہی تھی اور اقراء اسے چپ کروانے میں لگی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا وفا کو؟"جہانگیر عجلت میں اس کی جانب بڑھ گیا۔چہرے پر فکر اور پریشانی کا سایہ لہرایا۔اس نے اقراء کے پاس جا کر فوراً وفا کو اٹھا لیا اور خود اسے چپ کروانے لگا۔اقراء نے اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بتایا کہ وہ پاؤں پھسلنے کے سبب گری ہے تو جہانگیر مزید پریشان ہو گیا۔وہ بار بار اس کے گھنے بھورے بال درست کرتا اور اس کے سیب جیسے گالوں پر تھپکی دیتا۔اشعر چند لمحے ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔جہانگیر کو نہیں بلکہ اس فیملی کو۔وہ سب ایک ساتھ کتنے اچھے لگتے تھے۔وہ واقعی ایک کمپلیٹ فیملی تھی۔ایک پرفیکٹ فیملی۔اشعر کو اس وقت اس گھر میں اپنا آپ فالتو محسوس ہوا۔اس نے بے اختیار تھوک نگلا۔اس بچی کو دیکھ کر اس کا باپ اسے بھول گیا تھا۔چند لمحے مزید ٹھہرنے کے بعد وہ جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ جہانگیر کی آواز پر اس کے قدم زنجیر ہو گئے۔اس کا باپ اسے نہیں بھولا تھا۔اس کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔وہ بس اس بچی کو تکلیف میں دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا جیسے اپنی اولاد کو تکلیف میں دیکھ کر ہر باپ تڑپ اٹھتا ہے۔وہ مڑا اور ان کی جانب دیکھا۔اقراء کی اس پر نظر پڑی تو وہ سرد آہ بھرتی رہ گئی۔یقیناً وہ بھی اشعر کو اسی طرح ناپسند کرتی تھی جس طرح اس کی ماں وفا کو کرتی تھی۔سوتیلی اولاد پسند ہی کس کو ہوتی ہے۔سینکڑوں میں کوئی ایک دو عورتیں ہوتی ہیں جن کو اپنی سوتیلی اولاد سے انس ہوتا ہے۔اور یہ تو طے تھا کہ اقراء ان عورتوں میں سے نہیں تھی۔بلکہ جہانگیر مراد کی دونوں بیویاں ہی ان عورتوں میں سے نہیں تھیں۔دونوں کو اپنی سوتیلی اولاد بے حد ناپسند تھی۔جہانگیر نے اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی جانب بلایا تو وہ سہم کر کھڑا رہا۔اقراء کے تاثرات دیکھ کر آگے جانے کی ہمت بچی ہی کہاں تھی؟

جب وہ آگے نہ آیا تو اقراء زبردستی مسکرائی اور بولی۔

"آؤ اشعر۔اپنی بہن سے نہیں ملو گے۔" وہ یقیناً جہانگیر کے سامنے ایک اچھی ماں بننے کی سعی کر رہی تھی۔

اشعر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ اپنی بہن سے کیسے نہ ملتا۔اسی کی کشش ہی تو تھی جو اشعر کو ماں کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہاں کھینچ لائی تھی۔اس نے وفا کو دیکھا جو اب چپ ہو چکی تھی اور جہانگیر کے کف لنکس کے ساتھ چھیڑ چھاڑی کر رہی تھی۔وہ جس چیز کو بھی دیکھتی اس کے معائنے میں لگ جایا کرتی تھی۔اشعر قدم بہ قدم چلتا جہانگیر کے پاس آیا۔جہانگیر مسکرا دیا اور جھک کر وفا کو اس کی جانب بڑھایا۔اشعر وفا کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔اس کے لیے وہ سب عجیب سا تھا۔وہ اس سے پہلی بار مل رہا تھا۔بانہیں پھیلا کر اس نے وفا کو تھام لیا تو وہ بھی ہنوز اسے گھورے گئی۔اشعر بھی اس کے لیے ایک نیا فرد تھا۔دونوں کی آنکھوں میں اجنبیت تھی لیکن کہیں نہ کہیں،دور دل کے کسی کونے میں محبت جنم لینے لگی۔وہ محبت جو ایک بھائی اپنی بہن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے کرتا ہے۔ وہ محبت جو ایک بہن اپنے بھائی سے کرتی ہے۔ ایک ان دیکھی کشش تھی جو ان کو ایک دوسرے کے پاس لے آئی تھی۔

اشعر کو یقین ہی نہ آیا کہ وہ اپنی بہن کو اٹھائے ہوئے ہے۔ اس بے یقینی کی ڈور تب ٹوٹی جب وفا نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے بال کھینچے۔ وہ یقیناً بہت شرارتی تھی۔ اشعر ایک دم حواس میں آیا اور تکلیف کے سبب وفا کو گھورا۔ نظروں میں ٹھنڈک در آئی۔ مگر اس کے نتیجے میں وفا کھل کر ہنس دی۔ جہانگیر بھی اس کی حرکت دیکھ کر پہلے تو افسوس سے سر ہلاتا رہ گیا اور پھر ہنس دیا۔ جبکہ اشعر..... وہ اپنی بہن کے ڈمپلز دیکھتا رہ گیا۔ نظر اٹھ کر اس کی آنکھوں پر پڑی تو وہ ٹھٹکا۔

"اس کی آنکھیں آپ کی طرح ہیں ڈیڈ۔" اس نے جہانگیر کو وہ خبر دینا چاہی جس سے وہ پہلے سے واقف تھا۔ جہانگیر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

"جانتا ہوں"۔

"اور ڈیڈ جب یہ ہنستی ہے تو اس کے ڈمپلز..." وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"پیارے ہیں ناں"؟

"بہت زیادہ"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو پھر ہمیشہ اپنی بہن کو اسی طرح ہنستا مسکراتا رکھو گے؟"

"میں؟" وہ چونکا۔

"ہاں تم۔ باپ کے بعد بھائی ہی تو ہوتے ہیں جو اپنی بہنوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انہیں خوش رکھتے ہیں۔ تم اس کے بھائی ہو تو بھائی بن کر دکھاؤ گے ناں؟"

اشعر خاموش ٹھہرا رہا۔ جہانگیر جانتا تھا کہ اسے صرف اپنی ماں کا خوف تھا۔

جہانگیر نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا گویا اسے تسلی دے رہا ہو۔

"تم اس کے بھائی ہو اشعر۔ میں نے ہمیشہ تو زندہ نہیں رہنا۔ میرے بعد اس کی حفاظت تم نے ہی تو کرنی ہے۔ کیا نہیں کرو گے؟"

اشعر ہنوز ٹھہرا رہا۔ پھر ایک نظر اپنی مسکراتی سیب جیسے گالوں والی خوبصورت سی بہن کو دیکھا۔ اس کے اس طرح دیکھنے پر وفا جو اس کے بالوں کے معائنے میں مصروف تھی اس نے بھی اشعر کی جانب دیکھا۔ اس کی سنہری آنکھیں۔ اللہ! وہ کتنی خوبصورت تھیں۔ اسے دیکھ کر وفا کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ وہ کتنا پیارا مسکراتی تھی!

www.novelsclubb.com

"میں اس کی حفاظت کروں گا ڈیڈ۔میں ایک بھائی بن کر اپنی بہن کی حفاظت ضرور کروں گا۔" اچانک ہی وہ چونکا اور پھر جہانگیر کی جانب دیکھا۔"لیکن ڈیڈ! مام تو مجھے لندن لے کر جا رہی ہیں"۔

جہانگیر کی مسکراہٹ سمٹی جبکہ پاس کھڑی اقراء کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

جہانگیر کے چہرے پر زخمی سا تاثر در آیا۔

"وہ تمہیں مجھ سے دور کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔تم میری اولاد ہو اشعر۔میرا خون۔ایک نا ایک دن تمہیں لوٹ کر آنا ہو گا۔اپنے باپ کے لیے۔اپنی بہن کے لیے"۔

"مام ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گی ڈیڈ۔"اشعر کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

"ایک دن تم بڑے ہو جاؤ گے اشعر۔تب اختیار تمہارے پاس ہو گا۔اور میری دعا ہے کہ جب بھی تم دونوں بہن بھائی کو ایک دوسرے کی ضرورت پڑے تب تم لوگوں کے راستے ضرور ٹکرائیں۔اور اس وقت اشعر تم.... اپنی بہن کو پہچان لینا۔اس کی مدد کرنا۔اس کی حفاظت کرنا۔بدلے میں یہ تمہارا ساتھ ضرور دے گی۔" جہانگیر نے وفا کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیا۔ ”میری بیٹی بہت بہادر بنے گی۔ بالکل اپنے باپ کی طرح۔“ اور پھر اشعر کی جانب دیکھ کر اس کا گال تھپکا۔ ”اور میرا بیٹا اشعر تو ابھی سے بہادر ہے“۔

”بالکل اپنے ڈیڈ کی طرح۔“ اشعر نے اس کی بات مسکراتے ہوئے مکمل کی تو مسکرانے پر آنکھوں میں موجود آنسو گالوں پر لڑھک گئے۔

”روتے نہیں ہیں اشعر۔ تمہاری ماں کی ضد تمہیں مجھ سے دور کر رہی ہے مگر مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا لوٹ کر ضرور آئے گا۔ اپنے باپ کے پاس۔ اپنی بہن کے پاس۔ آؤ گے ناں“؟

”میں آؤں گا ڈیڈ۔ میں جب بڑا ہو جاؤں گا تو آپ کے لیے، اپنی بہن کے لیے واپس ضرور آؤں گا۔“ جہانگیر کی مسکراہٹ اس کے جواب پر گہری ہو گئی مگر دل پر ایک تیر سا چلا۔ وہ جا رہا تھا .....

منظر پھر دھندلانے لگا۔ مراد ہاؤس کا وسیع لاؤنج اس چھوٹی سی عمارت کے چھوٹے سے لاؤنج میں بدل گیا۔ وہ خاموشی سے سامنے بیٹھی، دبی دبی آواز میں روتی اس معصوم سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں آج بھی اتنی ہی پیاری تھیں۔ اس کا جی چاہا کہ وہ ہنس دے تاکہ وہ اس کی مسکراہٹ اور اس کے ڈمپلز دیکھ سکے مگر وہ اس حالت میں کہاں تھی کہ مسکرا پاتی۔

"تم نے میرا بہت کچھ بگاڑا ہے وفا۔ مگر صرف اور صرف جہان ساما کے لیے میں تمہاری حفاظت کر رہا ہوں"۔

"مت کرو میری حفاظت۔ بس مجھے جانے دو"۔

"تم یہاں نہیں رہنا چاہتی"؟

"ہرگز نہیں"۔

"ٹھیک ہے۔" اشعر نے اتنا کہہ کر اپنا موبائل دوبارہ اٹھایا اور کسی کو کال ملائی۔

"ہاں چارلی۔ کوئی نئی خبر؟" وہ ایک طرف ہو کر کال پر موجود شخص سے بات کرنے لگا۔ مگر اس کی واحد کوشش محض وفا سے اپنی نم آنکھیں چھپانے کی تھی۔ نو وارد نے کچھ کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"چارلی!" اگلے ہی لمحے اس نے اسپیکر آن کیا اور اسے پکارا۔

"کیا تم اس وقت وہ بات دوبارہ دہرا سکتے ہو جو تم نے ڈینیئل کے کہنے پر میرے سامنے دہرائی تھی"؟

"سعیر ساما نے مجھے جو حکم دیا تھا وہ؟" چارلی نے گویا تصدیق چاہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ہاں۔بتاؤ کہ سعیر سامانے تمہیں کیا حکم دیا تھا“؟

اشعراب وفا نے عین سامنے کھڑا تھا۔آنکھوں سے نمی غائب ہو چکی تھی۔ان دونوں کے بیچ وہ موبائل تھا جس میں سے چارلی کی آواز پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی۔

”سعیر سامانے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اپنے ٹرک کے ذریعے ایک اور قتل کروں“۔

”کس کا“؟

اشعر اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ نظریں وفا پر ٹکی تھیں۔وفا کا پورا وجود کان بن گیا۔وہ بھی محض چارلی کو سن رہی تھی جبکہ نظریں اشعر کی آنکھوں میں گاڑھ رکھی تھیں۔

”جہان ساما کی بیٹی وفا کا“۔

اشعر کی اٹھی گردن اس کے جواب پر مزید تن گئی جبکہ سامنے بیٹھی وفا کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔سعیر مراد اور وفا کا قتل؟....

”اس قتل میں سعیر کی پوری فیملی شامل تھی۔ہاں یا نہ“؟

”ہاں۔اس کی بیٹی نوشابہ اور بھتیجا عفان بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔سعیر سامانے ان کے سامنے ہی مجھے یہ حکم دیا تھا“۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا کو لگا اس کے ارد گرد آگ جلنے لگی ہے۔اس کی تپش اسے جلانے لگی تھی۔

""!تم اپنا ٹرک لے کر وہاں گئے تھے۔ہاں یا نہ""؟

""ہاں۔میں ان کا حکم مانتے ہوئے وہاں گیا تھا""۔

وفا کو لگا اس کی رگوں میں موجود خون نچڑنے لگا ہے۔آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں۔ آنکھوں کے کنارے درد کی شدت سے سرخ پڑنے لگے۔

""تم نے اپنا ٹرک اس گاڑی میں مارا تھا۔ہاں یا نہ""؟

""ہاں۔وہ لڑکی اسی گاڑی میں تھی۔اب تک تو یقیناً مر چکی ہو گی۔میرے ٹرک سے چوٹ کھانے کے بعد آج تک کوئی بچا ہی کہاں ہے""۔

www.novelsclubb.com

وفا کی رنگت زرد پڑ گئی۔آنکھیں ایک دم کسی جھرنے کی طرح بہنے لگیں۔بہنے والے آنسو نہیں تھے۔درد تھا۔مان تھا۔سعیر مراد سے کیا جانے والا پیار تھا۔اعتبار تھا۔اس کا جی چاہا کہ وہ موبائل اٹھا کر دیوار میں دے مارے اور چیخ چیخ کر کہے کہ اس کا چاچو سعیر ایسا نہیں کر سکتا۔وہ تو اسے نوشابہ اور شاہ میر سے بھی زیادہ عزیز تھی۔وہ تو اس کے لیے بالکل سگی بیٹی کی طرح تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی اپنی بیٹی کے ساتھ بھی بھلا ایسا کرتا ہے۔عفان ایسا نہیں کر سکتا۔وہ تو اس کی محبت تھی۔وہ تو اس کی دوست تھی۔ بچپن کی دوست۔جس کے ساتھ ایک ہی گھر میں اس کا سارا بچپن بیتا تھا۔

"سالوں پہلے..."اشعر نے ایک بار پھر کچھ کہنا شروع کیا۔وفا ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے دیکھے اور سنے گئی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اسے کتنی اذیت دیں گے۔مگر اشعر جانتا تھا۔پھر بھی وہ بولے گیا کیونکہ اسے سنبھالنے سے پہلے اسے ٹھوکر دینا لازمی تھا۔اس کا مرہم بننے سے پہلے اسے زخم دینا لازمی تھا۔

"تم نے ایک جوڑے کو بھی سعیر ساما کے کہنے پر قتل کیا تھا۔ہاں یا نہ"؟

"ہاں۔"وہ ہنسا۔"میرا اور میرے ٹرک کا تو کام ہی یہی ہے رمیز ساما"۔

وفا کو اپنا وجود ارد گرد لگی آگ میں جھلستا محسوس ہوا۔اسے اپنا آپ اس آگ سے لپٹتا محسوس ہوا۔

"وہ جوڑا کون تھا"؟

"سعیر ساما کا بھائی اور بھابھی۔جہان ساما اور اس کی بیوی اقراء"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا کا دم گھٹنے لگا۔ چہرہ پسینے اور آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔ اسے لگا اگر وہ ایک لمحہ مزید وہاں بیٹھی رہی اور اس شخص کے دل جلا دینے والے الفاظ سنتی رہی تو جل کر بھسم ہو جائے گی۔

اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ آگے بڑھا کر وہ موبائل اس کے ہاتھوں سے چھینا اور دیوار میں دے مارا۔ اسے اتنی ہمت اس کی تکلیف نے دی تھی۔ دل میں اٹھتے درد نے دی تھی۔

"سٹاپ اٹ۔ جسٹ سٹاپ دِس ہیل۔" وہ کرب کی شدت سے اتنے زور سے چلائی کہ پورے لاؤنج میں اس کی لرزتی آواز گونج اٹھی۔

"کیا سمجھتے ہو تم مجھے؟ ہاں؟ کیا سمجھتے ہو کہ میں کوئی پتھر ہوں جسے تکلیف نہیں ہوتی۔ جس میں احساسات نہیں ہیں۔ جو ایسی بکواس کو خاموشی سے سن لے گی"۔

"یہ بکواس نہیں حقیقت تھی"۔

"دور رکھو مجھے اس حقیقت سے۔ میں اس حقیقت سے دور رہنا چاہتی ہوں۔" وہ روتے ہوئے چلا رہی تھی جس کے باعث آواز میں لرزش تھی۔ "یہ حقیقت مجھے جھلسا رہی ہے۔ دھوکے باز ہو تم۔ مجھے کسی چال کے تحت یہاں لائے ہو۔ یہ سب پلان کیا گیا ہے۔ جانتی ہوں میں۔" وہ صدمے میں تھی۔ گہرے صدمے میں۔ دل و دماغ کچھ بھی ماننے کو تیار نہ تھے۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں قسم اٹھاتا ہوں وفا کہ ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں تھا۔سب سچ تھا۔ایک ایک لفظ۔“اشعر اس کی حالت دیکھ کر افسوس سے اس کے کندھے تھام کر بے حد نرمی سے بولا۔

وفا چند ثانیے اسے دیکھتی رہی۔بے یقینی سے۔حیرت سے۔کچھ تھا اس کی آواز میں،اس کے لہجے میں جو اسے یقین کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

”میرے چاچو ایسا نہیں کر سکتے۔وہ اپنی وفا کو قتل نہیں کر سکتے۔وہ اپنی وفا کو کیسے....“وہ وہیں پر زار و قطار روتے ہوئے بیٹھتی چلی گئی۔اشعر نے لمبا سانس اندر کو کھینچا جیسے اسے پہلے سے ہی اس سب کی امید تھی۔

”کوئی اپنا نہیں ہوتا وفا۔کوئی بھی نہیں۔سب چھوڑ جاتے ہیں۔اپنا سایہ تک اندھیرے میں ساتھ چھوڑ جاتا ہے اور تم لوگوں سے آس لگائے بیٹھی ہو۔ان پر اندھا اعتبار کیے بیٹھی ہو۔اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔جب یہ ٹوٹتا ہے تو ہماری روح زخمی ہوتی ہے۔توڑنے والے کا کچھ نہیں جاتا۔ اسے ذرا پرواہ نہیں ہوتی“۔

وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر گویا اسے تسلی دینے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''عفان ایسا کیسے کر سکتا ہے۔اسے تو مجھ سے محبت تھی۔وہ تو میرا دوست تھا۔دوست دوست کو قتل کرنے کا کیسے سوچ سکتا ہے۔''اس کی ہمت جواب دینے لگی۔اتنی کہ وہ بہ مشکل بول پا رہی تھی۔اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں دیے وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی۔

''سب ممکن ہے وفا۔سب ممکن ہے۔اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے''۔

وفا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

''ہادی بھی تو ہے ناں۔وہ بھی تو میرا دوست ہے۔اس نے تو کبھی مجھے تکلیف دینے کا بھی نہیں سوچا۔''اشعر نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔وہ کس کا ذکر کر رہی تھی؟

''میرا ہادی ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔وہ ایسا کر ہی سکتا۔عفان نے دھوکا دیا ہے مجھے۔میرے اعتبار کو ٹھیس پہنچائی ہے۔وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟اللہ....''وہ اس طرح رونے لگی جیسے اس کی ساری دنیا لٹ گئی ہو۔

''میرے ساتھ چلو۔میری دنیا میں۔''اشعر کے کہے گئے الفاظ سن کر اس کی آواز دھیمی ہوئی۔اس نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی حالت دیکھ کر اشعر کو رنج کے افسوس ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میری دنیا اس دنیا سے بہت الگ ہے۔ وہاں کوئی مظلوم نہیں ہوتا۔ سب ظالم ہوتے ہیں۔ خود پر ہوئے ظلم کا بدلہ ظلم سے ہی لیتے ہیں“۔

وفا کی ہچکیاں ایک دم بندھ سی گئیں۔ وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

”یہاں کسی کو انصاف نہیں ملتا۔ مگر وہاں ہر حال میں انصاف حاصل کیا جاتا ہے۔ مر کر یا پھر....مار کر“۔

اشعر نے اس کی جانب ایک ٹشو بڑھایا۔ وفا نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس ٹشو کو۔

”میں ظالم نہیں بن سکتی۔“ ماؤف دماغ کے ساتھ وہ بہ مشکل بول پائی۔

”ظالم ہمیشہ سے ظالم نہیں ہوتا۔ ظلم ہی ایک انسان کو ظالم بناتا ہے۔ جب اس میں ظلم برداشت کرنے کی سکت باقی نہیں رہتی تب صرف ظلم کے ذریعے خود پر ہوئے ظلم کا بدلہ لینے کا عزم ہی ہوتا ہے جو اسے زندہ رکھتا ہے۔ جو اسے سانس دیتا ہے۔ جو اس کی دھڑکن کو تھم جانے سے روکتا ہے۔“ اس نے اسی ٹشو سے اس کے آنسو پونچھے۔

”تم یا تو ظالم بن جاؤ۔ خود پر اور اپنے والدین پر ہوئے ظلم کا بدلہ ظلم سے لو یا پھر....“ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ”یا پھر مر جاؤ۔ اس سب کے بعد تمہارے جینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تم ہی اپنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں تو پھر تمہارا دنیا میں بھی کوئی نہیں۔" اشعر نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔" تمہیں ظالم بنانے کے لیے زندہ رکھا گیا ہے۔ صرف اس لیے کہ تم اپنے والدین کا بدلہ لے سکو۔ ان کی روح کو تسکین پہنچا سکو۔ اگر تم ایسا نہیں کر سکتیں تو تمہارے زندہ رہنے کا کوئی جواز نہیں۔ تمہیں پھر مر جانا چاہیے"۔

"میں ان سے کیسے بدلہ لے سکتی ہوں جن سے میں محبت کرتی ہوں؟" وہ اس کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آنسو اب بھی آنکھوں سے جاری تھے۔

"وہ تمہارے والدین کے قاتل ہیں۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں؟ انہوں نے تمہیں یتیم کر دیا۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں؟ انہوں نے تمہارے باپ سے اس کا بیٹا چھین لیا۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں؟ انہوں نے تم سے تمہارا بھائی چھین لیا۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں؟ انہوں نے تم سے، تمہارے بھائی سے ہر رشتہ، ہر اپنا چھین لیا۔ کیا یہ وجہ..." اس کی آواز لرز گئی۔ آنسو جیسے حلق میں پھنس گئے۔

"میرا بھائی؟" وہ حیرت کے سب سے بلند اور اونچے مقام پر تھی۔

اشعر چند لمحے اسے دیکھتا رہا جس کے حیرت کے مارے لب وا ہو چکے تھے۔ آنکھوں نے اسے بہت کچھ بتایا مگر وہ جھلی آنکھوں کی زبان کہاں جانتی تھی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یا ظالم بن کر اپنی شناخت بدل دو اور لائلہ جہان بن جاؤ یا پھر...." وہ دو قدم پیچھے ہوا۔ "مظلوم وفا جہانگیر بن کر اپنی دنیا میں رہو اور گھٹ گھٹ کر مر جاؤ۔" اتنا کہتا وہ رکا نہیں۔ برق رفتاری سے مڑ کر وہ دروازے کی جانب چل دیا۔ وہ اسے تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ دروازے کے اس پار آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

ظالم لائلہ جہان...

پورے لاؤنج میں ابھی تک اس کی آواز گونج رہی تھی جو جا چکا تھا۔

مظلوم وفا جہانگیر ...

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی صوفے کے پاس گئی اور ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھ گئی۔ دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اسے لگا اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔ اس نے گہری مگر گیلی سانس اندر کو کھینچی۔ پھر دو انگلیوں سے اپنی کنپٹی مسلنے لگی۔

ظالم لائلہ...

تمہارے والدین کے قاتل ...

مظلوم وفا جہانگیر ...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارے قاتل ...

لمحے سرکتے گئے۔ گھڑیاں گزرتی گئیں۔ وقت بیتتا گیا۔ آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔ دل و دماغ ایک الگ ہی جنگ لڑتے رہے۔ روح تکلیف سہتی رہی۔ اور اسی طرح اس کی پوری رات اس چھوٹے سے لاؤنج میں اسی صوفے پر بیت گئی۔

صبح جب وہ دوبارہ وہاں پہنچا تو اسے اسی حالت میں دیکھا جس کی اسے امید تھی۔ وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔ بہتے آنسو اطراف سے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔ قدموں کی آہٹ پر اس نے آنکھیں کھولیں تو نظر چھت پر پڑی۔ اس نے اشعر کی جانب نہیں دیکھا مگر پھر بھی اشعر اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ چکا تھا۔ اس کا درد محسوس کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ قدم بہ قدم چلتا اس کے سامنے والے صوفے پر آ بیٹھا۔ وہ ابھی تک چھت کو ہی گھور رہی تھی یا شاید وہ خیالوں میں کسی اور ہی دنیا میں تھی۔

"ظالم لائلہ جہان یا پھر مظلوم وفا جہانگیر؟" اس نے استفسار کیا۔

وہ ہنوز اسی طرح بیٹھی رہی گویا کچھ سنا ہی نہ ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اداکارہ لائلہ جہان یا پھر اداکاری کا شکار وفا جہانگیر“؟

اس کے بہتے آنسوؤں میں اچانک روانی آگئی۔دل ودماغ جیسے ابھی تک کوئی فیصلہ نہ کر پائے تھے۔

”پرپٹریٹر (Perpetrator) لائلہ جہان یا پھر وکٹم (victim) وفا جہانگیر؟“وہ پوچھتا گیا مگر وہ تو کسی اور سوال میں الجھی ہوئی تھی۔

”میرا بھائی کون ہے؟“اس کا سوال غیر متوقع تھا۔اشعر کو لگا تھا اس قدر گہرے صدمے میں وہ اس بات کو بھلا چکی ہو گی مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ کچھ باتیں دماغ کے صفحے پر مہر کی طرح ثبت ہو جاتی ہیں جو بھلائے نہیں بھولتیں۔

”تمہیں اس وقت....“

”میں نے پوچھا میرا بھائی کون ہے؟“اس نے اشعر کی بات کاٹی۔لہجے میں نہ سختی تھی اور نہ ہی درشتی۔محض دکھ تھا۔بے حد دکھ۔

اشعر نے نظریں چرا لیں اور خشک لبوں پر زبان پھیری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تمہیں تب بتایا جائے گا جب تم اس قابل ہو جاؤ گی۔ جب تم لائلہ جہان بن کر اپنی ماں کے علاوہ اپنے اور اپنے بھائی کے باپ کی موت کا بدلہ لینے کا عہد کرو گی۔ جب تم وہ بن جاؤ گی جو تمہارا بھائی ہے۔ تب بتا دوں گا"۔

وہ سرد مہری سے بولا۔ وہ اس سے نرم لہجے میں بات کر کے اسے سہارا نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس کا مرہم نہیں بننا چاہتا تھا۔ وہ اسے تلخ لہجوں کا عادی بنانا چاہتا تھا۔ وہ اسے اپنی طرح بنانا چاہتا تھا۔ سفاک اور ظالم.... ورنہ وہ جانتا تھا کہ اس کا انجام بھی وہی ہونا تھا جو.... اس کا دل زور سے دھڑکا۔ آنکھوں میں کرب جاگا۔ جو اس معصوم سی لڑکی کا ہوا تھا جو اس کی دنیا تھی۔ اس کی کل کائنات تھی۔ اس کی نورِ نظر.... یہ سوچتے ہوئے ہی اس کی آنکھیں دھندلا گئیں۔ وجہ تھی ان میں تیرنے والی نمی۔ اس نے برق رفتاری سے اپنا رخ موڑا اور آنکھیں بند کیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو نمی غائب تھی۔ آنکھوں کے کناروں پر سرخی تھی۔ کرب کی نہیں انتقام کی۔

وہ پھر سے مڑا اور وفا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کہیں میرے بھائی تم تو نہیں"؟

اشعر کو یہ امید بالکل بھی نہیں تھی۔ وہ بھی درست اندازہ لگا سکتی تھی۔ ناممکن ...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کیا یہ کوئی فلم لگ رہی ہے جس میں تمہیں برسوں پہلے بچھڑا بھائی اس طرح یوں سامنے کھڑا دکھائی دے گا؟" وہ نہایت سرد لہجے میں بولا تو وہ سہم سی گئی۔

"مجھے لگا شاید قسمت مجھ پر مہربان ہو رہی ہے اور میرا اللہ مجھے اپنوں کے بھیس میں چھپے دشمنوں سے بچا کر ایک سچا اور کھرا رشتہ واپس لوٹا رہا ہے۔ مگر میں بھول گئی تھی کہ کھوئی ہوئی چیزیں تو مل جایا کرتی ہیں مگر کھوئے ہوئے لوگ نہیں ملا کرتے۔" لہجہ ٹوٹا، بکھرا سا تھا۔ اشعر نے کچھ نہیں کہا یا شاید وہ کچھ کہہ ہی نہیں پایا۔

"آج شام کی فلائٹ سے میں واپس جا رہا ہوں۔ میرے ساتھ چلنا ہے یا پھر مراد ہاؤس واپس جانا ہے۔ یہ فیصلہ اب تم خود کرو گی۔" تھوڑی دیر بعد وہ اتنا کہتا پھر سے واپس چلا گیا۔ دروازے کے اس پار.... جہاں وفا کی دنیا آباد تھی۔ اسے اس دنیا میں واپس جانا چاہیے تھا یا پھر اس شخص پر اعتبار کر کے اس کی دنیا میں۔ وہ شخص جو اجنبی ہو کر بھی اپنا لگتا تھا۔ یا پھر وہ اپنا ہی تھا؟ اس نے سر جھٹکا۔ ایک ٹیس سی اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ درد کا بھی بوجھ ہوتا ہے جو انسان کو تھکا دیتا ہے۔ اسے لاغر اور کمزور کر دیتا ہے۔

❣❣❣

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

شام کو وہ واپس لوٹا تو ایک نئی خبر ساتھ لایا تھا۔ دیکھنے میں وہ کافی تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔ وہ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا نظر اسی سے ٹکرائی جس کی امید تھی۔ وہ اسی صوفے پر نیم دراز تھی۔ رو رو کر آنکھیں سوج چکی تھیں۔ چہرے پر بھی کافی سوزش تھی۔ تھکاوٹ کے باعث اسے نیند آگئی تھی۔ وہ بنا آہٹ کے قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور اس کی حالت دیکھنے کے بعد ایک کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"صیاد!" اسے پکارتا ہوا وہ اندر داخل ہوا تو وہ امید کے عین مطابق اسے وہیں ملا۔

"اشعر ساما!" وہ جو بیڈ پر چت لیٹا تھا اس کی آواز پر برق رفتاری سے اٹھا۔

"اس سے کھانا پانی پوچھا کہ نہیں؟" وہ کافی فکر مند تھا۔

"میں پوچھنے گیا تھا اشعر ساما مگر اس نے انکار کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد میں دوبارہ گیا تو وہ سو چکی تھی"۔

اشعر دانت کچکچاتا رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”پوچھنے کا کس نے کہا تھا ایڈیٹ۔ اسے کھانا لا کر دینا تھا۔ وہ سارا دن کی بھوکی پیاسی ہے۔ تم میں عقل ہے یا نہیں“؟

”اشعر ساما! وہ آپ ہی کی بہن ہے۔ مجھے لگا کہیں غصے میں کھانا پھینک ہی نہ دے۔ اسی لیے لے کر جانے کی بجائے میں نے پہلے پوچھنا مناسب سمجھا۔“ وہ سر جھکائے دھیمی آواز میں بولا تو اشعر نے اسے پنچ مارنے کے لیے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ صیاد دو قدم پیچھے ہو کر جیسے منتیں کرنے لگا۔

”سوری سوری اشعر ساما! آئندہ نہیں ہو گا“۔

”آئندہ میں اسے تمہارے آسرے چھوڑوں گا ہی نہیں نالائق۔“ اشعر نے بھی جیسے اسے معاف کرنا چاہا اور دو قدم پیچھے ہوا۔

”فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے۔ جاؤ“۔

”جاؤں۔ کہاں؟ مطلب صرف میں جاؤں۔ اور آپ“؟

”میں نہیں جا رہا“۔

”تو میں کیوں جاؤں“؟

www.novelsclubb.com

''ایش سے بات ہوئی ہے میری۔اس نے تمہیں واپس بھیجنے کا مشورہ دیا ہے کیونکہ اب پرل ساما یہاں آ رہی ہے''۔

''اور آپ کی بہن''؟

''کبھی اس کے سامنے نہ بول دینا نالائق۔اسے نہیں معلوم کہ میں اس کا بھائی ہوں''۔

صیاد کے ہونٹ اوہ میں سکڑ گئے۔

''وہ بھی یہیں رہے گی۔پرل ساما کو اسی کے لیے تو بلایا ہے۔ابھی وہ اس کنڈیشن میں نہیں ہے کہ سفر کر سکے۔گہرے صدمے میں ہے اسے کچھ وقت دینا ہو گا ہمیں''۔

''کتنا''؟

''جتنا وہ چاہے گی۔ہم کسی طرح کی کوئی زبردستی نہیں کر سکتے۔وہ بہت معصوم ہے۔اسے ہماری دنیا کو سمجھنے میں بہت وقت درکار ہے''۔

''اوکے اشعر ساما پھر میں چلا۔اپنا خیال رکھیے گا۔''اشعر سے ہاتھ ملا کر وہ جانے کے لیے دروازے کی جانب بڑھا ہی تھا کہ اشعر نے اسے پکارا۔

''صیاد''!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ رکا اور مڑ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''پرل ساما کو وفا کے بارے میں کچھ مت بتانا۔ وہ یہاں آئے گی تو میں اسے خود ہی سب کچھ بتا دوں گا''۔

صیاد نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنی منزل کو چل دیا۔

وہ وہیں کمرے میں تھک کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد کسی احساس کے تحت وہ اٹھا اور لاؤنج کی جانب چل دیا۔ وہ اٹھ چکی تھی اور میز پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل رہی تھی۔ وہ بغیر آہٹ کے اس کے عقب میں آ ٹھہرا۔ وفا نے خاموشی سے پانی گلاس میں بھرا اور پینے لگی۔ دو گھونٹ پینے پر ہی جیسے اس کا جی بھر گیا۔ اس نے گلاس واپس رکھ کر چہرے پر ہاتھ پھیرے اور پھر چند لمحے اپنا چہرہ ہاتھوں میں لیے بیٹھی رہی۔ اس کا جسم اتنا گرم تھا گویا آگ میں جل رہا ہو۔

''اللہ!'' ہاتھ ہٹا کر اس نے گہری سانس لیتے ہوئے اتنے کرب ناک انداز میں اللہ کو پکارا کہ عقب میں کھڑا اشعر سرد آہ بھر کر رہ گیا۔ کسی بھی عام لڑکی کے لیے وہ سب اتنا تکلیف دہ نہ ہوتا جتنا وفا کے لیے تھا۔ وہ تو اپنوں کو سب کچھ سمجھنے والی لڑکی تھی۔ پوری دنیا، کل کائنات۔ وہ ان پر آنکھ بند کر کے اعتبار کرتی تھی۔ اعتبار کے ریزہ ریزہ ہونے پر جو اذیت وہ کاٹ رہی تھی وہ یا تو صرف اسے معلوم تھا یا پھر اللہ پاک کو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر دھیرے دھیرے چلتا ہوا واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس لاؤنج میں آیا تو اس کے ہاتھ میں جوس کا ایک گلاس تھا۔ وہ اس کے پاس آیا اور پھر وہ جوس اس کی جانب بڑھایا۔

"پی لو"۔

وفا نے پہلے اس جوس کے گلاس کو دیکھا پھر سر اٹھا کر اشعر کو۔ اگلے ہی لمحے وہ نفی میں سر ہلا کر چہرہ جھکا چکی تھی۔

"کل رات سے کچھ نہیں کھایا تم نے۔" اشعر نے جیسے اسے یاد دلایا۔ وفا کے ذہن میں فلم سی چلنے لگی۔ کل رات.... کیا ہوا تھا کل رات کو۔ وہ ایکسیڈنٹ۔ اس نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں۔ چہرہ ہاتھوں میں لیے وہ روئے جا رہی تھی جب اشعر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"مان لو میری بات۔" وفا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو اس نے وہ گلاس ایک بار پھر اس کی طرف بڑھایا۔ "پی لو۔ تھوڑی انرجی مل جائے گی"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا نے اپنے گال رگڑے اور خاموشی سے بیٹھی رہی۔چند ہی لمحوں بعد جیسے کچھ یاد آنے پر وہ پھر سے رو دی۔

اشعر نے وہ گلاس میز پر رکھا اور اس کے مقابل صوفے پر جا بیٹھا۔ہاتھ باہم پھنسائے وہ مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ تھا۔وہ جانتا تھا وہ بہت کچھ کہنا چاہتی ہے۔

''مجھے مراد ہاؤس بہت یاد آرہا ہے۔میں تو اس کے درو دیوار تک کی عادی ہو چکی ہوں۔'' وہ بولی تو اشعر کو لگا کہ کوئی معصوم سی چھوٹی بچی اس کے سامنے بیٹھی روتے ہوئے اس سے شکایت کر رہی ہے۔

''میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟'' اس کی ٹھوڑی کپکپا رہی تھی۔ناک اور گال سرخ پڑ چکے تھے۔

''کیونکہ تم نے مضبوط بننا ہے۔تم نے وہ بننا ہے جو جہان ساما چاہتا تھا کہ تم بن جاؤ۔وہ نہیں جو سعیر ساما تمہیں بنانا چاہتا تھا۔بزدل، حساس، نرم دل۔ایسے لوگوں کو دنیا کی سفاکی بہت ذلیل کرتی ہے۔جو لوگ مضبوط اور نڈر ہوتے ہیں وہ اس سفاک دنیا کے ظلم سے اپنی حفاظت آپ کر لیتے ہیں''۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ چونکہ وہ رو رہی تھی اس لیے ابرو سکڑے ہوئے تھے۔ اس نے اسے دیکھا تو اشعر اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ اس کی بہن ضرورت سے زیادہ معصوم تھی۔ بالکل کسی اینجل کی طرح۔

"میں تم پر کیسے اعتبار کر لوں؟ کیا آسان ہوتا ہے ان لوگوں کو چھوڑ کر آگے بڑھ جانا جن کے ساتھ آپ کی ساری عمر گزری ہو"؟

وہ اس سے پوچھ نہیں رہی تھی بلکہ اس کے لہجے میں التجا تھی۔ جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ مجھے خود پر اعتبار کرنے پر مجبور نہ کرو۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھے تمہاری کنڈیشن کا اندازہ نہیں؟ میں سمجھتا ہوں۔ سب سمجھتا ہوں۔ مگر یقین کرو یہ دنیا تمہارے لیے بہت خطرناک ہے۔ یہ ظلم پر ظلم کرتی ہے۔ اپنے علاوہ یہاں کوئی کسی کا نہیں سوچتا"۔

وفا نے ایک بار پھر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا اور بنا آواز کے رونے لگی۔

"جانتی ہو مراد ہاؤس میں اس وقت کیا ہو رہا ہے"؟

اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ نظروں میں جیسے سوال در آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری موت کا ماتم۔" اشعر نے موبائل اس کی جانب بڑھایا جس کی اسکرین پر موجود وہ تصویر اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ مراد ہاؤس کا ہر فرد اس کی موت کو تسلیم کر چکا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو دیکھتی چلی گئی۔ اس میں موجود ایک ایک شخص کو۔ ایک بار نہیں بار بار۔ اسے ہوش تب آیا جب اشعر نے اس کے ہاتھوں سے موبائل واپس لے لیا۔

"اب بھی کچھ کہنا ہے تمہیں؟"

"مگر وہ کون تھی؟"

"ہماری دشمن۔ اسے ہم پہلے ہی مار چکے تھے۔ بس تمہاری ڈیتھ کو یقینی بنانے کے لیے ہم نے اسے اس گاڑی میں چھوڑ کر اس کے ہاتھ میں تمہاری رنگ اور بریسلیٹ کو بھی نشانی کے طور پر رہنے دیا۔"

www.novelsclubb.com

"مگر آج سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ڈی این اے ٹیسٹ؟"

"سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ آج رشوت اور بے ایمانی کا دور بھی ہے۔ جعلی رپورٹس بنوانے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے۔"

وہ بے یقینی اور حیرت سے اسے دیکھے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری حرکتیں بہت مشکوک ہیں۔ تم ہو کون"؟

"ڈارکنیس ورلڈ سے ہوں۔ ابھی یہ بات ہضم کرلو باقی باتیں بعد میں بتاؤں گا"۔

"چھوٹے موٹے گینگسٹر ہو یا پھر مابسٹر؟" اس نے استفسار کیا۔

"وقت کے ساتھ ساتھ تمہیں سب معلوم ہو جائے گا۔ ابھی تم جا کر فریش ہو جاؤ اور ایزی فیل کرو"۔

"تمہیں واقعی لگتا ہے کہ اس سب کے بعد بھی میں ایزی فیل کر سکتی ہوں"؟

"جو درد قسمت میں لکھا ہوتا ہے اسے ہر حال میں سہنا پڑتا ہے۔ اس کے سوا ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہوتا۔" وہ اسے سمجھانے لگا۔ "میری ٹیم کے باقی لوگ بھی یہاں آرہے ہیں تو سب مل کر فیصلہ کریں گے کہ تمہیں کس طرح آگے لے کر جانا ہے۔ اپنی منزل کی طرف۔ کیونکہ اگر تم ہمیشہ سفر میں رہی تو تھک جاؤ گی۔ گھٹ گھٹ کر مر جاؤ گی"۔

وہ محض خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ کوئی اور چارہ ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

❣❣❣

"کہاں ہو"؟

پرل اس وقت اپنی گاڑی میں بیٹھی ڈرائیونگ میں مصروف تھی جب ایش کی کال آئی۔فون کان سے لگاتے ہی اسے یہی سوال سننے کو ملا۔

"جنت کے باغات میں حوروں کے ساتھ بیٹھی چھم چھم کھیل رہی ہوں۔جوائن کرنا چاہو گے"؟

"میرا خیال ہے کہ تم نے کبھی ڈھنگ سے جواب دینا سیکھا ہی نہیں ہے۔"ایش غصے سے بولا۔

"میں تمہارے خیال سے متفق ہوں۔"اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا تو ایش لب بھینچتا رہ گیا۔

"تمہیں آج ہی پاکستان کے لیے روانہ ہونا ہے۔"وہ فوراً سے پہلے ہی کام کی طرف آیا۔اسے پرل سے بحث بالکل پسند نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کام"؟

"پہلے وہاں پہنچ کر اشعر سے ملاقات کرو۔ میں خود وہاں آؤں گا تو تمہیں کام بھی بتا دوں گا"۔

"اوکے۔" پرل نے فوراً ہی رابطہ منقطع کیا اور موبائل ڈیش بورڈ پر اچھال دیا۔

ایش غصے سے اپنا موبائل دیکھتا رہ گیا۔ باس تھا وہ اس کا۔ وہ لڑکی اسے عزت بھی دے سکتی تھی مگر مجال ہے جو یہ بات اس کی موٹی عقل میں آجاتی۔

وفا اس کمرے میں بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھورنے میں مصروف تھی جس کمرے میں رہنے کا اسے اشعر نے کہا تھا۔ کسی بھی طرح کی بحث و تکرار کی بجائے اس نے چپ سادھ لی تھی۔ سعیر کے وار کا صدمہ بہت گہرا تھا۔ مگر اسے خاموش کر دینے والا قفل اپنا نہیں بلکہ جہانگیر اور اقراء کے قتل کے دکھ کا تھا۔ وہ خاموش لیٹی تھی۔ آنسو اطراف سے بہہ کر بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔ اسی لمحے دروازے کے اس پار لاؤنج میں بیٹھے اشعر کو پرل آتی دکھائی دی۔ سیاہ ٹاپ اور میرون رنگ کا ٹراؤزر پہنے، سیاہ اسٹیلیٹو ہیلز پہنے، گلاسز لگائے، بالوں کو اونچی پونی میں باندھے، گردن تانے وہ ہمیشہ کی طرح پر اعتماد سی چلتی آ رہی تھی۔ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی نظر خود کو ہی دیکھتے اشعر پر پڑی۔ یہ نورِ نظر کی موت کے بعد ان دونوں کی پہلی ملاقات تھی۔ وہ اس کے مقابل صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے آ بیٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے اشعر پہلے کی نسبت کافی کمزور لگا تھا۔اس کی شخصیت کا نکھار بھی گویا ماند پڑ چکا تھا۔رنگت زرد پڑ چکی تھی۔پرل کو وہ پہلے والا اشعر بالکل نہیں لگا۔بالکل ٹھیک کہا جاتا ہے۔کسی اپنے کے چھن جانے کا کرب انسان کو بدل دیتا ہے۔یا تو اس کے دل کو سمندر بنا دیتا ہے یا پھر اسے ویران کر دیتا ہے۔دل سمندر بن جائے تو انسان تمام عمر آنسو بہاتا رہتا ہے۔اور اگر ویران پڑ جائے تو خاموشی اختیار کر لیتا ہے۔پھر تاحیات وہ اپنا غم دل میں دبائے گھٹ گھٹ کر جیتا اور لمحہ لمحہ مرتا تو رہتا ہے مگر زبان سے ایک لفظ نہیں کہتا۔وہ خاموش ہو جاتا ہے۔بالکل خاموش....

اور پہلی نظر میں ہی پرل جان چکی تھی کہ اشعر خاموش ہو چکا تھا۔اس کا دل ویران پڑ چکا تھا۔اس کے زخم کریدنے کی بجائے اس نے کام کی بات کی۔نورِ نظر کا تذکرہ اشعر کے لیے کرب کا باعث تھا۔اس لیے اس نے اس بات سے شروعات نہ کی۔

www.novelsclubb.com

''ایش ساما نے مجھے پاکستان پہنچ کر تم سے ملاقات کرنے کو کہا تھا''۔

''جانتا ہوں۔''اشعر نے سر کو خم دیا۔''تم تھیں کہاں''؟

''ایش ساما نے کہا تھا کہ ڈیوڈ کے متعلق تمام جانکاری حاصل کرنی ہے۔جس کے لیے مجھے لندن جانا پڑا۔اس کے علاوہ برنارڈ کی فیملی کی انفارمیشن بھی نکالنی تھی مجھے''۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اس کے علاوہ؟'' وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس بتانے کے لیے کچھ اور بھی ہے۔

''اس کے علاوہ....'' وہ کھنکھاری۔ وہ اس بات کا ذکر نہیں کرنا چاہتی تھی مگر خیر۔ ''نورِ نظر کے قاتل''...

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی اشعر نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی مزید کہنے سے منع کر دیا۔ گلے میں جیسے کچھ ڈوب کر ابھرا۔

''ایک لڑکی ہے۔'' اشعر نے اپنی بات شروع کی۔ ''اسے ہم نے ٹرین کرنا ہے''۔

''کیوں؟'' پرل کا بے اختیار ایک ابرو اٹھ گیا۔

''آف کورس اس نے ہماری ٹیم کا حصہ بننا ہے''۔

''کیا مطلب اشعر ساما؟'' اس کا ماتھا ٹھنکا۔ ''آخر ٹیم بڑھانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ہم تین ہزاروں پر بھاری ہیں''۔

''وہ ساتھ ہو گی تو ہم چار لاکھوں پر بھاری ہوں گے''۔

''ایسی بھی کیا چیز ہے وہ؟'' وہ مبہوت ہوئی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''وہ بہت قیمتی ہے۔بہت مضبوط۔اس کے اندر بہت سی صلاحیتیں ہیں جنہیں دفنا دیا گیا ہے۔ ہم نے اس کی تمام صلاحیتوں کو پھر سے اجاگر کرنا ہے''۔

''وہ یہ خود بھی کر سکتی ہے۔میری ضرورت ہی کیا ہے؟''پرل نے کندھے اچکائے۔

"She needs a mentor like you, Pearl. "

پرل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''تم بھی اس کے مینٹور بن سکتے ہو''۔

''وہ ایک لڑکی ہے۔اور ایک لڑکی ہی لڑکی کو اچھے سے سمجھ سکتی ہے۔تم نے اسے بالکل اپنی طرح بنانا ہے۔مضبوط، ظالم، سنگدل اور ایموشن لیس لڑکی۔جیسی ہر مافیا لیڈی ہوتی ہے''۔

''ٹھیک ہے۔''آخر کار وہ راضی ہوئی۔''میں یہ کر لوں گی''۔

اشعر کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔اس نے سر کو خم دیا۔

''ایش ساما آئے گا تو مزید تفصیل سے بات کریں گے۔''اشعر اٹھ کر کہیں جانے ہی لگا تھا کہ پرل نے کہا۔

''اشعر ساما!اپنے اتنے خوبصورت اپارٹمنٹ کو چھوڑ کر تم یہاں کیا کرنے آئے ہو''؟

وہ پہلی بار پاکستان آئی تھی۔اس نے سنا تھا کہ پاکستان میں موجود ان کا اپارٹمنٹ بہت خوبصورت ہے۔اس کے بارے میں بتاتے ہوئے صیاد نے جو نقشہ کھینچا تھا یہ عمارت اس سے بالکل مختلف تھی۔

”کون سا اپارٹمنٹ“؟

”جس کے بارے میں کچھ دن قبل صیاد بتا رہا تھا“۔

”یہی ہے وہ۔“اشعر اتنا کہتا وہاں سے باہر لان کی جانب چلا گیا۔شاید کوئی امپورٹنٹ کال تھی۔

پرل نے ادھر ادھر خاموشی سے دیکھتے ہوئے گویا اس عمارت کی جانچ پڑتال شروع کر دی۔وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی کچن میں جا پہنچی۔ہیلز کی ٹک ٹک پوری عمارت میں گونج رہی تھی۔اس کا خیال تھا کہ وہاں اس کے سوا کوئی اور موجود نہیں۔کچن میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر ڈھیر سارے کھانے پر پڑی۔اس کا ماتھا ٹھنکا۔

اشعر اکیلا تھا تو اتنا سارا کھانا کس کے لیے منگوایا گیا تھا جو ڈھنگ سے کھایا بھی نہیں گیا تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

)چونکہ وفانے جوس پینے سے انکار کر دیا تھا اس لیے تھوڑی ہی دیر بعد ایک گارڈ بہت سارا سامان ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوا۔ وفا خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ اشعر نے اسے سارا سامان میز پر رکھنے کو کہا۔ گارڈ چلا گیا تو اشعر نے خود ہی وہ سب کھول کر اس کے سامنے رکھا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے۔ اسی لیے یہ سب منگوالیا۔ کچھ تو لازمی پسند ہو گا"۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا۔" وفانے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز، اس کی حالت گواہی دے رہی تھی کہ وہ اس وقت شدید بخار میں مبتلا تھی۔ تھکن اور صدمے کا نتیجہ تھا۔

"کچھ تو کھالو۔ اس طرح مزید بیمار پڑ جاؤ گی"۔

وفا پھر بھی نہیں مانی۔ مگر وہ بھی اشعر تھا۔ منا کر ہی دم لیا اس نے۔ وفانے بہت کم کھایا گویا صرف اس کی بات مان رہی ہو۔

"اب تم جا کر آرام کر لو۔ مجھے لگ رہا ہے کہ تم بیمار پڑ رہی ہو۔" اشعر نے کہا تو وہ سر کو خم دیتی کمرے کی جانب بڑھ گئی(۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کچن سے باہر نکل کر خاموشی سے چلتی ہوئی ان دو کمروں میں سے ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ کمرہ بالکل خالی تھا۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی جانچ پڑتال کرتی اس کا فون بجنے لگا۔

"ہیلو ایش ساما"!

"ہو گئی ملاقات"؟

"ہاں ہو گئی۔ تم کب آرہے ہو؟" وہ ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی اور اپنے سراپے پر ایک نگاہ ڈالی۔

"میں باہر لاؤنج میں ہوں۔ آجاؤ۔" وہ چونکی نہیں بلکہ سر کو خم دے کر باہر کی جانب آگئی۔ نظر سب سے پہلے ہی اس خوبرو جوان پر پڑی جو سامنے بیٹھے اشعر سے کوئی بات کرنے میں مصروف تھا۔ہیلز کی ٹک ٹک پر ان دونوں نے دائیں جانب سے آتی پرل کو دیکھا۔

وہ ان کے سامنے آبیٹھی تو ان کی گفتگو آغاز ہوا۔

"تم دونوں نے اس کا بہت خیال رکھنا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اسے بہت اچھے سے ٹرین کرنا بھی تم دونوں کی ذمہ داری ہے۔" ایش نے حکم صادر کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یا تو اس کا خیال رکھا جا سکتا ہے یا پھر اسے ٹرین کیا جا سکتا ہے۔ دونوں کام ایک ہی وقت ناممکن ہیں۔" پرل نے آنکھیں گھما کر اپنی آگے کو آتی لٹ کو جھلاتے ہوئے کہا۔ کیا نخرہ تھا !

"وہ بہت اسپیشل ہے پرل ساما۔ اسے عام لڑکی سمجھ کر ٹریٹ مت کرنا"۔

ایش کی بات پر پرل کا بے اختیار ایک ابرو اٹھ گیا۔

"ایسا بھی کیا اسپیشل ہے اس میں کہ تم دونوں کو اس کے آتے ہی باقی سب کچھ بھول گیا"؟

اشعر اور ایش نے اس کی بات پر نظروں کا تبادلہ کیا۔

"اصل میں وہ میری....." اس سے پہلے کہ اشعر اپنی بات مکمل کرتا ایش نے اسے ٹوکا اور ایک گہری نظر اس پر ڈالتے ہوئے اپنی بات کی۔ (مطلب اسے وفا کا اصل نہیں بتانا۔ خاص طور پر یہ بات کہ وہ اس کی بہن ہے)

"وہ بہت قیمتی ہے پرل ساما۔ اس کا خیال رکھنا۔ وہ اب سے تمہاری اور اشعر کی ذمہ داری ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم دونوں یہ ذمہ داری بہت اچھے سے نبھاؤ گے۔" ایش نے باری باری دونوں کو دیکھا تو دونوں نے ہی سر کو خم دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسی لمحے ایش کا موبائل تھر تھرانے لگا۔اس نے اسکرین پر نظر ڈالی تو وہاں جگمگاتے نام کو دیکھ کر سمجھو اس کا سارا موڈ ہی غارت ہو گیا۔اس نے بددل ہو کر کال اٹینڈ کی اور فون کان سے لگائے باہر کی جانب چل دیا۔وہ یقیناً اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

اس کے بعد وہ دوبارہ لاؤنج میں داخل نہیں ہوا۔اشعر اور پرل اس کا انتظار کرتے رہے مگر بے سود۔وہ واپس نہیں آیا۔پرل اور اشعر اس کی طبیعت سے اب تک بہت اچھی طرح واقف ہو چکے تھے۔انہوں نے بھی جیسے اس کی واپسی کی آس چھوڑ دی۔اب جانے وہ کون سی عمارت، کون سے شہر، کون سے ملک میں ملتا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کافی پی رہے تھے جب پرل نے متجسس ہو کر اس سے پوچھا۔

"اشعر ساما! آخر وہ لڑکی ہے کہاں؟اور کون ہے، کس کی بیٹی ہے، ہماری ٹیم کا حصہ کیوں بن رہی ہے؟کچھ تو بتاؤ"۔

اشعر خاموش رہا۔دماغ کہانی گھڑنے لگا۔

"دراصل...." وہ کھنکھارا۔"ایش کو بچپن میں کسی سے محبت ہو گئی تھی۔(ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمک اٹھیں۔ایش کے متعلق جھوٹ بولنا آسان نہیں تھا)پھر جوان ہو کر وہ تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ما بسٹر بن گیا لیکن وہ لڑکی بہت معصوم ہے۔ڈری سہمی رہنے والی۔یو نو جس طرح عموماً لڑکیاں ہوتی ہیں"۔

پرل جو اسے غور سے دیکھ رہی تھی اب باقاعدہ اسے گھورنے لگی تھی۔

"کہانی گھڑ رہے ہو؟"آنکھیں چھوٹی کیے مشکوک انداز میں سوال کیا گیا۔

"شٹ اپ! تمہیں کیا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں؟"اشعر تلملا اٹھا۔

)مگر دل نے جیسے سوال کیا۔"اسے کیسے معلوم؟اُفف یہ اداکارہ....سب کی اداکاری سمجھتی تھی("۔

"او کے او کے۔ریلیکس! آگے بتاؤ"۔

"اس طرح ان دونوں کے راستے جدا ہو گئے۔مگر سالوں بعد ایش نے اسے سڑک پر بے حال دیکھا۔اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔یادداشت جا چکی تھی۔تو اب ایش اسے اس حال میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا"۔

"تو اس کے گھر والے کہاں ہیں"؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”گھر والے ہی تو ظالم نکلے۔ انہوں نے بہت ظلم کیے اس پر۔اس نے ان پر اندھا اعتبار کیا اور انہوں نے اسی اعتبار کو ٹھیس پہنچائی۔ قصہ مختصر وہ منافق لوگ تھے اور ایش اسے اب ان منافق لوگوں سے بچانا چاہتا ہے“۔

”سیر یئسلی؟“ پرل کو یہ کہانی کافی عجیب لگی تھی۔

اشعر نے جواباً ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی تو وہ محض آنکھیں گھماتی رہ گئی۔

”ڈن۔ وہ اب سے میری ذمہ داری ہے اور میں اسے ایش کے قابل بناؤں گی۔ لیکن“...

”افففف! اس کے لیکن۔“ اشعر دل ہی دل میں جل بھن گیا۔

”لیکن ایش ساما اور محبت.... وہ بھی ایک نکمی اور نالائق لڑکی سے.... یقین نہیں آرہا“۔

”نکمی اور نالائق؟“ اشعر نے ایک ابرو اٹھا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

”دیکھو اشعر ساما! جو لڑکی خوفزدہ اور معصوم ہو، جو اپنی حفاظت خود نہ کر سکے، جو لوگوں کی اداکاری اور منافقت نہ بھانپ سکے وہ نالائق اور نکمی ہی ہوتی ہے۔ اور مجھے ایسی لڑکیاں بے حد ناپسند ہیں“۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر خاموش رہا۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ۔ پرل خاموشی سے اٹھی اور اس کمرے کی جانب چل دی جس کی جانچ پڑتال ابھی باقی تھی۔ وہ قدم بہ قدم چلتی اس کمرے کے دروازے تک آپہنچی۔ اشعر اس سب سے بے نیاز موبائل میں غرق تھا۔ اس نے دھیرے دھیرے دروازہ کھولا اور اندر دیکھا تو کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا۔ مگر پھر اچانک ہی اس کی نظر دائیں طرف بیڈ پر موجود اس لڑکی پر پڑی جو آنکھوں پر بازو رکھے خاموشی سے سو رہی تھی۔ پرل کو اسے دیکھ کر سب سے پہلا خیال اسی لڑکی کا آیا۔ وہ اسے چند لمحے دیکھتی رہی اور پھر آخرکار اس کی طرف بڑھ گئی۔ ہیلز کی آواز کیے بغیر جب وہ اس کے بالکل قریب جا پہنچی تو وفا کسی احساس کے تحت جاگ گئی۔ اس نے اپنا بازو آنکھوں پر سے ہٹایا اور سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا تو بے اختیار ایک چیخ اس کا حلق پھاڑ کر فضا میں بلند ہوئی۔ پرل نے ناسمجھی سے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا۔

''تم تو ایک لڑکی سے ڈر گئیں۔ کیا بنے گا تمہارا؟'' اسے جیسے جی بھر کے افسوس ہوا۔

''کک... کون ہو تم؟'' وفا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی اور اپنا تنفس بحال کر کے بولی۔

''لڑکی۔'' پرل جو ڈریسنگ کی طرف بڑھ رہی تھی ایک دم رکی اور مڑ کر اسے دیکھا۔ ''خوبصورت لڑکی۔'' اتنا کہتی وہ ڈریسنگ کے سامنے جا ٹھہری اور اپنی لپ اسٹک ڈارک کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وفا ٹکٹکی باندھے اس جاپانی حسینہ کو دیکھتی رہی۔

''فکر مت کرو۔ تمہیں مارنے نہیں آئی۔'' وہ واپس وفا کے پاس آئی اور اسے تسلی دی جو وہ عموماً نہیں دیا کرتی تھی۔

''تو تم ہو وہ اسپیشل لڑکی جس کے لیے مجھے لندن سے یہاں بلایا گیا ہے؟'' وہ اس کا سر تا پیر معائنہ کرتے ہوئے بولی۔ وفا محض خاموش رہی۔

''کیا کیا آتا ہے تمہیں؟'' پرل اس کے عین سامنے رکھے سنگل صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے جا بیٹھی۔

''مطلب؟'' اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''پسٹل چلائی ہے کبھی؟''

وفا کی آنکھیں یکدم پھیل گئیں۔ اس نے برق رفتاری سے نفی میں سر ہلایا۔

''بیمار ہو؟'' اس نے اس کی حالت سے اندازہ لگایا۔

وفا خاموش رہی جبکہ اس کا وجود آگ کی طرح جل رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''مطلب واقعی بیمار ہو۔'' وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ ''ابھی آرام کرو بعد میں بات ہو گی۔'' اتنا کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ وفا نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

''تمہیں تو اپنی بہن سے نفرت تھی۔ پھر کیسے اس کی حفاظت کے لیے راضی ہو گئے۔'' ایش اشعر کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔ نہ جانے یہ معجزہ کیسے ہوا تھا کہ وہ واپس آ گیا تھا۔

''مجھے اس سے نفرت نہیں ہے ایش ساما!'' وہ سر جھکائے رنجیدہ لہجے میں بولا۔ ''مام نے ہمیشہ مجھ سے یہی کہا کہ وہ تمہاری سوتیلی بہن ہے۔ اسی نے تمہیں تمہارے باپ سے دور کیا۔ مام کو اس سے سخت نفرت تھی۔ شاید اسی لیے سالوں مام کے ساتھ رہنے، ان کی کڑوی باتوں کو خاموشی سے سننے کا یہ نتیجہ نکلا کہ جب بھی میں اسے دیکھتا ہوں تو مجھے مام یاد آتی ہیں۔ ان کی تنہائی، ان کی تکلیف سب یاد آتا ہے۔'' چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھر بولا۔

''پتہ ہے ایش ساما! مام کی کڑوی باتوں کے زیرِ اثر میں ڈیڈ سے کیا گیا وعدہ بھول گیا۔ مجھے لگا کہ وفا کے لیے مراد ہاؤس کافی ہے۔ میں وفا کے پاس لوٹ کر ضرور جاتا مگر ڈیڈ کی ڈیتھ کے بعد مجھے مراد ہاؤس سے نفرت ہو گئی۔ میں نے وفا کو اسی کے حال پر چھوڑ دیا اور اس سے لاتعلقی برت لی''۔

''پھر؟'' ایش جانتا تھا کہ اس کی بات ''پھر'' کی طرف جا رہی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر جب نورِ نظر کی موت کے بعد میں پاکستان آیا تو میری ایک ریستوران میں اس سے ملاقات ہوئی"۔

ایش نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔

"وہ ایک لڑکی کے ساتھ تھی۔اسے دیکھ کر مجھے ایک عجب احساس نے آگھیرا۔مجھے اس سے شناسائی کا احساس ہوا۔اس کی آنکھیں،اس کے ڈمپلز....مجھے سب یاد تھا۔پھر میری نظر اس کی پچھلی میز پر بیٹھے مراد ہاؤس کے لوگوں پر پڑی۔ان میں سے شاہ میر کو میں اچھے سے جانتا تھا۔ باقی سب بھی کافی حد تک یاد تھے"۔

اس نے ایک دم نظر اٹھا کر ایش کو دیکھا۔ایش نے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھی جسے وہ اگلے ہی لمحے چھپا چکا تھا۔

"جانتے ہو اس نے کیا کہا کہ ڈیڈ سے کیا گیا وعدہ مجھے یاد آ گیا"؟

ایش نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بہن سگی، سوتیلی یا منہ بولی نہیں ہوتی۔بہن بہن ہوتی ہے۔اس نے یہ بات مجھ سے نہیں کی اور نہ ہی وہ جانتی تھی کہ میں کون ہوں۔ مگر اس کے الفاظ میرے دل میں تیر کی طرح اترے۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگا وہ مجھ سے مخاطب ہے۔میں نے وہاں اس کی تصویر بنائی پھر انسٹا گرام پر اسے فالو کیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔اسے میری ضرورت نہیں ہے۔ مگر جانتے ہو کیا۔ڈیڈ نے دعا کی تھی کہ جب بھی ہم بہن بھائی ایک دوسرے کی ضرورت محسوس کریں تب ہمارے راستے ضرور ٹکرائیں۔اور وہی ہوا۔اسے میری ضرورت تھی۔جب تم نے مجھے اس کی حفاظت کرنے کو کہا میں انکار نہیں کر پایا"۔

"گڈ۔میں نے تمہیں صرف اس لیے کہا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ تمہاری بہن ہے۔اس کے علاوہ وہ جہان ساما کی بیٹی ہے جو ارباز شاہ یعنی کنگ آف یامی نوکائی کا سب سے چہیتا آدمی تھا۔وہ یامی نوکائی کا بہترین ممبر تھا۔ہمیں جہان ساما کے احسانات کا بدلہ چکانے کا موقع ملا ہے۔ہمیں اس کی حفاظت کرنی ہو گی۔اسے مافیا لیڈی بنانا ہو گا۔تم اور پرل ساما مل کر اسے بدل دو"۔

"ہم کوشش کریں گے۔ مگر ایش ساما جب جب مجھے میری ماں یاد آتی ہے تب تب مجھے وفا سے نفرت ہوتی ہے"۔

"تمہیں کوشش کرنی ہو گی۔وہ نفرت کے قابل نہیں ہے اشعر ساما۔وہ جہان ساما کی بیٹی ہے اور ہمارے لیے بہت قیمتی ہے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صرف ڈیڈ کی وجہ سے ہی تو یہ سب کر رہا ہوں۔ میرے ڈیڈ کے قاتل اس کے اپنے تھے اس لیے میں خاموش رہا لیکن اب معاملہ میری بیوی اور بہن کا ہے۔ سب کو اس قدر تڑپاؤں گا کہ انہیں اپنے کیے گئے ایک ایک ظلم پر پچھتاوا ہو گا۔ مراد ہاؤس کے ایک ایک شخص کو ان کرتوتوں کی سزا ملے گی۔ کسی کو نہیں چھوڑوں گا"۔

ایش نے سر کو خم دیا۔ اسی وقت کمرے سے باہر آتی پرل نے سب کچھ سنا تھا۔ وہ کافی دیر بازو سینے پر لپیٹے سب کچھ سنتی رہی۔ جب ان کی گفتگو کا اختتام ہوا تب وہ آگے بڑھی اور اشعر کے ساتھ ایش کے عین سامنے آ بیٹھی۔ اشعر کے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔ کہیں اس نے سب سن تو نہیں لیا؟

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" وہ بے نیازی سے بولی۔ اور ادھر اشعر کی سانس میں سانس آئی۔ او خدایا! اس نے سکھ کا سانس لیا۔

"کچھ خاص نہیں۔ بس سوچ رہے تھے کہ اس لڑکی کو ایش گو تن کب لے کر جانا ہے۔" ایش نے بھی معمولی سے انداز میں کہا۔

"وہ بہت بیمار ہے۔ میرا نہیں خیال کہ وہ سفر کرنے کی کنڈیشن میں ہے۔" پرل کی بات پر ان دونوں نے نظروں کا تبادلہ کیا۔ پھر دونوں کے چہرے پر فکر کے آثار بڑھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں میں بتانا بھول گیا اس کی طبیعت کافی خراب ہو رہی ہے۔" اشعر نے کہا تو ایش نے افسوس سے سر ہلایا۔

"صدمے کا نتیجہ ہے۔" اس کے سرد آہ بھری اور پھر قدرے توقف سے بولا۔ "اس وقت تو اسے کسی بھی ہسپتال میں لے جانا خطرے سے باہر نہیں۔ ایسا کرو..." وہ سوچنے لگا۔ پرل اور اشعر اسی کو دیکھ رہے تھے۔

"ڈاکٹر کو ادھر ہی لے آؤ"۔

"مگر مجھے لگتا ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے اسے ایش گوتن لے چلو۔ یہاں بہت خطرہ ہے"۔

"مگر وہ بیمار ہے اشعر ساما!" ایش کے لہجے میں فکر ابھری۔

"ٹھیک کہہ رہا ہے ایش ساما۔ ابھی یہیں علاج کروا لیتے ہیں پھر وہ جیسے ہی ٹھیک ہو گی اسے ایش گوتن لے چلیں گے۔" پرل نے مشورہ دیا۔ اشعر نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے پھر تم ڈاکٹر کو لے آؤ۔ جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی اسے بیسمنٹ میں رکھو۔ وہ جتنا وقت مانگے اسے دو۔ جب صدمہ کم ہو تب اسے ایش گوتن لے آنا۔" ایش فکر مندی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نہیں ملو گے اس سے؟" ایش آگے جانے ہی لگا تھا کہ پرل کی آواز پر اس کے قدم زنجیر ہو گئے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایش ہر کسی سے مل لیتا ہے؟" وہ مڑا اور ایک ابرو اٹھا کر اس نے نہایت سرد لہجے میں کہا۔

"مگر وہ تو ہماری ٹیم کا حصہ بننے والی ہے۔" پرل کافی حیران ہوئی۔

"بننے والی ہے بنی تو نہیں ہے۔ وہ ابھی کچی کھلاڑی ہے۔ اسے ان معاملات کی باریکیوں کا اندازہ نہیں۔ خدانخواستہ وہ کبھی ہمارے دشمنوں کے ہاتھ لگ گئی تو سب کا نقشہ کھینچ کر رکھ دے گی۔ پہلے اسے میری ملاقات کے قابل بناؤ۔ کیونکہ مجھے کوئی نہیں جانتا مگر جو مجھے جان لیتا ہے وہ جان سے جاتا ہے۔" اس نے سرد مہری سے کہا اور پھر ان دونوں کی جانب اشارہ کیا۔ "سوائے تم دونوں کے۔" اتنا کہتا وہ رکا نہیں بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

پرل نے ابرو سکیڑے اشعر کی جانب دیکھا جو اسے اپنی گھڑی ہوئی کہانی سنا چکا تھا۔

"مجھے تو نہیں لگتا کہ وہ اس میں ذرا بھی انٹرسٹڈ ہے۔" پرل نے اسے مشکوک انداز میں دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ اشعر جہان جھوٹ بول سکتا ہے؟" اس نے آنکھیں نکال کر نہایت غصے سے کہا۔

پرل محض نفی میں گردن ہلاتی وہاں سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

"ہاں۔ بالکل بول سکتا ہے۔ ساری دنیا جھوٹ بول سکتی ہے تو پھر اشعر جہان کیوں نہیں۔"

پرل کے جانے کے بعد وہ خود سے مخاطب ہوا اور پھر میز پر رکھا پانی کا گلاس غٹا غٹ پی گیا۔

❣❣❣

وہ دونوں ایک ساتھ اس کمرے میں موجود ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ نظر بیڈ پر لیٹی وفا اور اس کا معائنہ کرتے ڈاکٹر پر ٹکی تھی۔ کافی دیر اسی طرح کھڑے رہنے کے بعد پرل کو کوفت سی ہونے لگی۔ اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے گہری سانس لی۔ اشعر نے اس کی یہ حرکت بغور دیکھی تھی۔ پرل نے محسوس کیا تو گردن دائیں جانب موڑ کر اسے دیکھا۔ اس کی نظروں میں حد درجہ کوفت دیکھ کر اشعر نے تاسف سے سر ہلایا۔ اس سے پہلے کہ پرل کی زبان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھلتی ڈاکٹر ان کی جانب متوجہ ہوا۔اشعر اس کی طرف بڑھ گیا جبکہ پرل دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وفا کے پاس آئی۔وہ ابھی تک نیم بیہوشی کی حالت میں تھی۔اس نے اس کا ماتھا چھوا تو اسے کافی زیادہ حدت محسوس ہوئی۔اس کی معصومیت اور اس کی حالت دیکھ کر پرل کو لمحہ بھر کے لیے اس پر ترس آیا تھا۔اشعر ڈاکٹر کے ساتھ باہر جا چکا تھا۔پرل بھی باہر کی جانب جانے ہی لگی تھی کہ وہ وفا کی آواز پر وہ رکی۔اس نے حیرت سے اسے دیکھا جو بیہوشی کی حالت میں بھی کچھ بڑبڑا رہی تھی۔وہ دھیرے سے اس کے بالکل قریب آئی اور جھک کر اپنا کان اس کے چہرے کے قریب کیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ دونوں آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے تھے۔موبائل میز پر رکھا تھا اور اسپیکر آن تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس کی حالت اتنی خراب ہے تو تم دونوں میں سے ایک کو اس کے پاس رکنا پڑے گا۔ جیسے ہی اس کی طبیعت میں بہتری آئے اسے ٹوکیو لے آنا۔"ایش کی آواز گونجی تو ان دونوں نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

"پرل سامارکے گی"۔

"اشعر سامارکے گا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں نے بیک وقت کہا تو ایش گہری سانس لیتا رہ گیا۔

''آخر اس معصوم سی لڑکی سے تم دونوں کی کیا دشمنی ہے''؟

''ایش ساما تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ممی ڈیڈی لڑکیاں نہیں پسند۔''پرل نے فوراً وجہ بتائی۔

''مجھے ٹوکیو میں بہت کام ہیں اور میں اس کے لیے ہرگز نہیں رک سکتا۔''اشعر نے بھی چڑھائی کی۔

''کیسا بھائی ہے؟''پرل جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بن رہی تھی دل ہی دل میں تلملا اٹھی۔وہ بس اشعر کو آزما رہی تھی۔

''اشعر ساما تم رکو اور پرل ساما تم واپس ٹوکیو جاؤ۔میں کسی کام کے تحت سنگاپور جا رہا ہوں اس لیے کسی نہ کسی کو تو ایش گوتن کو دیکھنا ہوگا''۔

پرل کے لبوں کو فاتحانہ مسکراہٹ چھو گئی جبکہ اشعر مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔

رات کے وقت وہ خاموشی سے اس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔کل کی فلائٹ سے اسے واپس جانا تھا۔دوائیوں کے زیرِ اثر وفا نیند کی گہری وادیوں میں تھی۔پرل کے سامنے میز پر ایک پلیٹ میں فروٹ رکھے تھے۔سیب کا ایک ٹکڑا لیتے ہوئے اس کی نظریں مشکوک انداز میں وفا پر ٹکی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں۔ دماغ کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔ تب ہی اچانک اسے پھر سے وفا کی آواز سنائی دی۔ وہ قدرے آہستہ آواز میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ پرل ایک جھٹکے سے اٹھی جیسے وہ اسی انتظار میں بیٹھی ہو۔ اور پھر اس کے قریب جا کر جھک کے اسے سننا چاہا۔ اب بھی وہ وہی نام لے رہی تھی جو پرل نے پہلے سنا تھا۔ وہ سیدھی ہوئی اور پھر انگلی ٹھوڑی پر ٹکائے کچھ سوچنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ میز کی طرف بڑھی اور اپنا موبائل اٹھا کر فوراً کسی کو کال ملائی۔

"ہاں لیو۔ ایک کام تھا تم سے"۔

"حکم کریں پرل ساما" !

حکم دے کر وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے واپس اپنی جگہ پھر سے براجمان ہوئی۔

"میں بھی معلوم کر کے رہوں گی کہ آخر کون ہے یہ ہادی۔" آگے کو آتی لٹ کو انگلی میں لپیٹتی وہ خود سے مخاطب ہوئی۔

جب جانے کا وقت آیا تو پرل اشعر کے پاس آئی جو بددل ہو کر وہاں مجبوری کے تحت رکا تھا۔

"اشعر ساما! تم چلے جاؤ میں رک جاتی ہوں"۔

اشعر نے اسے سر تا پیر گھورا۔ یقین ہی نہ آیا کہ وہ پرل ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کہا تم نے"؟

"یہی کہ اپنے کان صاف کروالو۔" شکل بگاڑ کر کہتی وہ وہاں سے چلی گئی۔اشعر چند لمحے سوچنے کے بعد اس کے پیچھے گیا۔وہ وفا کے کمرے میں ابھی داخل ہوئی ہی تھی کہ اشعر نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"وجہ"؟

"تمہاری اتری ہوئی شکل مجھ سے دیکھی نہیں گئی۔"پرل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"یہ وجہ تو کبھی نہیں ہو سکتی اور بغیر وجہ کے تم یہاں ٹھہر نہیں سکتیں۔سچ سچ بتاؤ"۔

"سچ ہی کہہ رہی ہوں اشعر ساما۔"پرل نے معصومیت سے تین چار بار پلکیں جھپکائیں تو وہ تاسف سے سر ہلاتا رہ گیا۔

"تم جیسی اداکاری کوئی نہیں کر سکتا۔"اشعر نے اس کا بازو چھوڑ دیا تو وہ مسکرا دی۔

"میرا بھی یہی خیال ہے"۔

"ویل...جو بھی ہے۔میں پھر جا رہا ہوں۔اکیلے سنبھال لینا اسے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ضرور۔''پرل نے سینے پر ہاتھ رکھے قدرے جھک کر کہا جیسے عموماً جاپانی لوگ کرتے ہیں۔ وہ چلا گیا تو پرل نے آنکھیں گھماتے ہوئے تھکی سی سانس خارج کی اور ہاتھ اس طرح جھلائے گویا بلا ٹلی ہو۔

❣❣❣

تاریخ تھی 4 مئی ....

وقت تھا شام کا....

شہر تھا پاکستان کا ....

اس اونچی، عالیشان اور خوبصورت عمارت کے پورچ میں ایک چمچماتی گاڑی آکر رکی تھی۔اس وقت موسم کافی سرد تھا اور یخ بستہ ہوائیں لوگوں کو باہر نکلنے سے باز رکھے ہوئے تھیں۔اس گاڑی کے ڈرائیور نے جلدی سے باہر نکل کر دروازہ کھولا تو اندر سے ایک سوٹڈ بوٹڈ آدمی نکلا۔ بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کی جانب سیٹ کیے، گلاسز لگائے، سفید ہائی نیک کے ساتھ سرمئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پینٹ کوٹ پہنے وہ کافی پر کشش شخصیت لگ رہا تھا۔ نظر سامنے ہی داخلی دروازے پر پڑی تو لبوں پر مسکان ابھر آئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ڈرائنگ روم میں اس لڑکی کے انتظار میں بیٹھا تھا جس سے ملاقات کی غرض سے وہ وہاں آیا تھا۔ ڈرائنگ روم کا ماحول کافی نرم گرم تھا۔ اس سب سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اچانک ہی اس کی نظر سامنے سے آتی اس اپسرا پر پڑی۔ نظر ہمیشہ کی طرح اس پر ٹھہر سی گئی۔ وہ کبھی کسی کے لیے نہ اٹھنے والا شخص بے اختیار اس کے ادب میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ لڑکی سنہرے رنگ کے بلاؤز کے ساتھ سبز رنگ کی ساڑھی زیب تن کیے ہوئے تھی۔ سنہرے بال اونچی پونی کی صورت اس کی پشت پر جھول رہے تھے۔ آگے کو آتی دو لٹیں اطراف سے اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔ ہلکا پھلکا میک اپ کیے وہ یقیناً کہیں جانے کے لیے تیار تھی۔ وہ اس کے سامنے ہی صوفے پر آ بیٹھی تو سعیر اسے دیکھ کر مسکرا دیا اور سر کو خم دے کر گویا اسے سلام پیش کیا۔ جواباً اس لڑکی نے بھی سر کو خم دیا جبکہ آنکھوں میں سعیر کو وہاں دیکھ کر حیرت در آئی تھی۔

سعیر نے اپنی جگہ سنبھالی اور پھر گفتگو کا آغاز کیا۔

"یقیناً آپ مجھے یہاں دیکھ کر حیران ہیں"۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

""غیر متوقع چیزیں ہمیشہ حیران کن ہوتی ہیں مسٹر سعیر مراد۔"" ٹانگ پہ ٹانگ جمائے وہ پراعتماد سی بولی تھی۔

""یعنی ہماری موجودگی آپ کے لیے غیر متوقع تھی؟"" معنی خیز مسکراہٹ لیے سعیر نے استفسار کیا۔

انمول کے کندھے اچکائے۔

""متوقع بھی نہیں تھی""۔

""آپ سے ہوئی ملاقات کو آٹھ ماہ بیت چکے تھے۔اس لیے ان دنوں پاکستان آیا تو سوچا کیوں نہ آپ سے بھی ملاقات کرلی جائے""۔

""جہاں تک میرا خیال ہے کوئی بھی ملاقات بغیر کسی وجہ اور مطلب کے نہیں ہوا کرتی۔""

انمول نے گہری نظریں اس کے چہرے پر جمائے کہا گویا اس کا چہرہ پڑھ رہی ہو جبکہ لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ سجا رکھی تھی۔

""آپ کا خیال درست ہے۔ملکۂ قلب""!

اس کا ماتھا ٹھنکا مگر وہ اسی حالت میں بیٹھی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ جانتے بھی ہیں ملکۂ قلب کون ہوتی ہے؟" آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا گیا۔

"ہم سے بہتر کون جان سکتا ہے؟" سعیر کی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔

"سیدار باز شاہ کو تو جانتے ہوں گے آپ"؟

سعیر جانتا تھا کہار باز کا حوالہ کیوں دیا گیا تھا۔اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ہمارا رقیب"۔

انمول کی مسکراہٹ سمٹی۔شک درست ثابت ہو رہا تھا۔مگر وہ اسی طرح گردن اٹھائے پراعتماد سی بیٹھی رہی۔

"باس ہے وہ تمہارا۔" انمول نے اسے باور کرایا۔بات اب آپ سے تم پر آچکی تھی۔شاید وہ لوگوں کو ان کی اوقات پر رکھنا اچھے سے جانتی تھی۔ماحول میں اچانک ہی تبدیلی آگئی۔دونوں کی مسکراہٹ ختم ہو چکی تھی۔

"بدقسمتی سے"۔

"جب تک اسٹون اس کے پاس ہے تمہیں اسی بدقسمتی کے ساتھ جینا ہو گا"۔

"مطلب تم بھی جانتی ہو کہ تمہارا شوہر کون ہے"۔

www.novelsclubb.com

''وہ کنگ آف یامی نو کائی ہے اور تم اس کے معمولی سے ممبر۔'' لہجے میں غرور چھلکا۔

''یعنی کہ تم بھی ایک مافیا لیڈی ہو۔ رائٹ''؟

''مابسٹر کی بیوی مافیا لیڈی ہی ہوا کرتی ہے مسٹر سعیر مراد ملک۔ اور تمہیں کیا لگا کہ سیدار باز شاہ نے کنگ آف یامی نو کائی ہو کر ایک معمولی سی لڑکی سے شادی کی ہو گی''۔

''تم مافیا لیڈی نہ بھی ہوتیں تو بھی تم انمول تھیں اور ہر انمول چیز ارباز کی ہی قسمت میں کیوں؟ کچھ ہماری قسمت میں کیوں نہیں''؟

''غداری پر اتر رہے ہو؟'' سنجیدگی سے پوچھا گیا۔

''ملکۂ قلب کو حاصل کرنا اگر غداری ہے تو میں غدار سہی''۔

''انمول کو حاصل کرنا ناممکن ہے سعیر مراد۔'' لہجے میں سختی گھلنے لگی۔

''میں حاصل کر کے دکھاؤں گا۔'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''انمول صرف ارباز شاہ کا حاصل ہے۔'' وہ بھی غصے سے کھڑی ہوئی۔ آنکھوں میں غصہ اتر آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں انمول کو حاصل کر کے رہوں گا۔ پھر چاہے اس کے لیے مجھے اسے قید ہی کیوں نہ کرنا پڑے"۔

"ایک بات یاد رکھنا سعیر مراد ملک! انمول مر تو جائے گی مگر کسی کی قید میں نہیں آئے گی۔" اس نے انگلی دکھاتے ہوئے تنبیہ کی تو وہ محض مسکرا دیا۔

"وقت سب بتا دے گا۔" اتنا کہتا وہ جانے کے لیے مڑ گیا۔ وہ چند لمحے اسے جاتا دیکھتی رہی۔ پھر اچانک ہی اس کی نظر اس سے ہٹ کر دور سیڑھیوں پر کھڑے اشہد پر پڑی جو سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا۔ بظاہر تو وہ بچہ تھا مگر اس کی ماں کو علم تھا کہ وہ بچہ کتنا خاص تھا۔ اپنی عمر سے کہیں زیادہ سنجیدہ اور سمجھدار۔

"مما وہ وفا کے انکل تھے"؟

آٹھ ماہ بعد بھی اسے وہ چھوٹی سی بچی یاد رہی تھی۔ انمول کچھ نہیں کہہ پائی۔ وہ آگے بڑھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ شاید وہ جہاں جا رہی تھی وہاں جانے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔ کمرے میں پہنچ کر ہی اس نے سب سے پہلے ارباز سے رابطہ کرنا چاہا۔

"ہیلو" !

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رابطہ ملنے پر سماعت سے ٹکرانے والی آواز غیر شناسا تھی۔

"ارباز ساما کہاں ہیں"؟

"آپ کون"؟

"میں نے پوچھا ارباز ساما کہاں ہے؟" وہ درشتی سے چلائی تو نووارد خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی دھیمی سی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"ان کا قتل "....

وہ کہتا چلا گیا جبکہ وہ محض چند الفاظ ہی سن پائی تھی۔ ایک ہی لمحے میں جیسے ساری دنیا الٹ گئی۔ وہ ارباز کی انمول سے ارباز کی بیوہ بن چکی تھی۔ اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔ وہ الفاظ اس کے سر پر گویا ہتھوڑے برسا رہے تھے۔ وہ لمحہ بھر کے لیے لڑکھڑا گئی مگر کسی نے اسے سہارا دیا۔ سہارا بہت چھوٹا تھا مگر بہت تھا۔ اشہد نے اسے اس کے بازو سے تھام کر ساتھ رکھی کرسی پر بٹھایا۔

"مما کیا آپ ٹھیک ہیں"؟

انمول نے نظر اٹھا کر اپنے بیٹے کو دیکھا۔ آنکھوں میں نمی چمکی مگر وہ جلد ہی سنبھلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اشہد آپ کو معلوم ہے کہ آپ کون ہو؟''اسے اپنے قریب کرکے اس نے اشہد کے بال سہلاتے ہوئے پیار سے پوچھا۔آواز میں کہیں نہ کہیں لرزش تھی۔

''میں ارباز شاہ کا بیٹا ہوں مما۔میں کنگ کا بیٹا ہوں''۔

انمول مسکرادی۔

''آپ یہ بات ہمیشہ یادرکھنا۔آپ کنگ کے بیٹے ہیں۔اور ہمیشہ کنگ کی جگہ اسی کا بیٹا لیتا ہے۔ آپ اپنے ڈیڈ کی جگہ کسی کو نہیں دیں گے۔آپ کنگ بنیں گے۔آپ اسٹون آف یامی نوکائی کی حفاظت کریں گے''۔

''مما جیسا آپ کہیں گی میں ویسا کروں گا۔آپ پلیز روئیں مت۔''اشہد نے اپنی ماں کے گالوں پر سے موتی چن لیے۔

www.novelsclubb.com

''کوئی بھی انسان تب تک نہیں ہارتا جب تک اسے ہرانے میں اس کے اپنے شامل نہ ہوں۔ آپ کے ڈیڈ کے لوگ غداری پر اتر آئے ہیں ایش۔وہ انہیں ہرانا چاہتے ہیں۔لیکن آپ کو معلوم ہے ناں کہ آپ کے ڈیڈ کیا کہتے ہیں''؟

''موت شکست کی قید سے آزادی کی علامت ہے''۔

انمول کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

"آپ کے ڈیڈ کنگ تھے ناں۔اس لیے وہ ہارے نہیں بلکہ شکست کی قید سے آزاد ہو گئے"۔

اشہد خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"ڈیڈ کہاں ہیں مما"؟

"وہ ہمارے پاس ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔میں بھی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی۔لیکن آپ کو ایک پرامس کرنا ہو گا"۔

اشہد نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"آپ ان کے غداروں سے بدلہ لیں گے۔وہ جو انہیں شکست دینا چاہتے تھے آپ انہیں شکست دیں گے۔اپنے ڈیڈ اور اپنی مما کی اس ادھوری جنگ کو آپ لڑیں گے"۔

"آئی پرامس مما! میں سب کو ہراؤں گا۔میں کنگ بنوں گا بالکل اپنے ڈیڈ کی طرح"۔

انمول نے جلدی سے مڑ کر ایک اور نمبر سے رابطہ کرنا چاہا۔وہ جانتی تھی کہ وقت بہت کم تھا۔ اسے جو بھی کرنا تھا فوراً کرنا تھا۔

"جہان!" رابطہ ہوتے ہی وہ بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انمول! میں ابھی تمہیں ہی کال کرنے والا تھا۔بہت افسوس ہوا ارباز کے قتل "....

"ارباز کا قتل تمہارے بھائی نے کیا ہے جہان۔" وہ اس کی بات کاٹتی جلدی سے بولی۔دوسری جانب چند لمحوں کے لیے گہری خاموشی چھا گئی۔

"میرے بھائی نے؟" وہ بے یقین سا تھا۔

"سعیر مراد ملک نے قتل کیا ہے جہان۔میرا یقین کرو۔وہ ابھی یہاں آیا تھا۔ارباز کو لگا کہ اسے اپنے ہی ممبرز سے کوئی خطرہ نہیں اسی لیے تو وہ اس پر آسانی سے وار کرنے میں کامیاب رہا"۔

"ایسا کیسے"؟

ایک طرف بھائی تھا تو دوسری طرف دوست....اعتبار کرنا واقعی کٹھن تھا۔

"میں کچھ کرتا"...

"میری بات غور سے سنو جہان۔" اس نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹی۔

"تم ریلیکس رہو انمول۔تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔" جہان نے گویا اس کی آواز سے ہی اس کی حالت کا اندازہ لگایا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”مجھے کچھ نہ بھی ہوا تو میں خود ہی خود کو مار دوں گی مگر سعیر کو اس کے گھٹیا ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی“۔

”کیا کہہ رہی ہو تم؟ کیسے ارادے“؟

”تم یہ سب چھوڑو۔ایک نہ ایک دن سچ سامنے آ ہی جائے گا۔تم ابھی وہ غور سے سنو جو میں بتا رہی ہوں“۔

”بولو“۔

پھر وہ بولتی گئی اور وہ سنتا چلا گیا۔

ایک راز ....

ایک حقیقت....

ایک کہانی ....

اور اسٹون کا پتہ ....

♥♥♥

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا کی طبیعت بگڑے تین دن ہو چکے تھے۔علاج کے باوجود اس کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آرہی تھی۔پرل کبھی اس کے ساتھ ٹھہرنے کو تیار نہ ہوتی اگر اس کے معاملے میں اس کی دلچسپی نہ بڑھتی۔اس کی واحد دلچسپی تھا وہ ایک شخص جس کا نام وہ لاشعوری طور پر بیہوشی کی حالت میں لیا کرتی تھی۔"ہادی"

اس وقت وہ دوسرے کمرے میں بیٹھی تھی۔سامنے لیپ ٹاپ رکھا تھا جبکہ موبائل فون کان سے لگا رکھا تھا۔فون پر موجود لیوا سے وفا کے متعلق تمام ڈیٹیلز دے رہا تھا جنہیں وہ کافی دلچسپی سے سن رہی تھی۔

"ہمم۔مطلب وہ سعیر مراد ملک کی بھتیجی ہے"؟

"ہے نہیں تھی پرل ساما۔اب تک تو بیچاری کی قبر بھی سوکھ چکی ہو گی۔"لیو کا لہجہ رنجیدہ ہوا۔

"اچھا ایک اور بات؟"پرل نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی۔

"کیا اس کی زندگی میں کوئی ہادی تھا"؟

"ہادی..."لیو سوچ میں پڑ گیا۔"معلوم نہیں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”سوچ لیو سوچو۔ کوئی کزن، دوست، کسی دوست کا کزن... کوئی تو ہوگا“۔

”ہادی تو کوئی نہیں تھا۔ ہاں یاد آیا پرل ساما! سعیر ساما کا جو بزنس پارٹنر ہے حدید خانزادہ۔ اس کے ساتھ اس کی کافی گہری دوستی تھی۔ وہ اسی کو ہادی کہا کرتی تھی۔ سننے کو تو یہ بھی ملا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے مگر سعیر مراد کے فیصلے کی وجہ سے وفا کی منگنی اس کے کزن عفان سے کر دی گئی تھی“۔

پرل کے لب اوہ میں سکڑ گئے۔ تب ہی اس کی نظر کھڑکی سے سامنے لان میں گلاب کے پودوں کے پاس کھڑی وفا پر پڑی۔

”اور کچھ“؟

”اگر مجھے مزید کچھ معلوم ہوا تو میں آپ سے فوراً رابطہ کروں گا“۔

”اوکے۔“ رابطہ منقطع ہوا تو پرل باہر لان کی طرف چل دی۔

”طبیعت کیسی ہے اب تمہاری“؟

پرل کی آواز پر وفا نے مڑ کر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ پہلے سے کافی کمزور ہو چکی تھی۔رنگت زرد پڑ چکی تھی۔آنکھوں کے گرد ہلکے تھے۔نظر اٹھا کر دیکھتی تو اس پر پیار نہیں آتا تھا محض افسوس ہوتا تھا۔

”ٹھیک۔“مختصر سا جواب دیتی وہ پھر سے پھولوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

”تو چلیں جاپان“؟

وفا نے گردن موڑ کر ایک بار پھر اسے دیکھا مگر بولی کچھ نہیں۔آنکھیں خالی خالی سی تھیں۔

بالکل خالی ....

چند لمحے وہ پرل کو بلاوجہ ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔پرل جانتی تھی کہ وہ اس سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے یا کچھ بتانا چاہتی ہے مگر وہ خاموش رہی۔

”جاپان چلو گی تو ہمارے ساتھ رہ کر ہمارے جیسی ہو جاؤ گی۔پھر چھوٹے موٹے درد تمہیں تکلیف نہیں دیں گے۔درد کو اگنور کرنا سیکھو۔تم جتنا اس کے بارے میں سوچو گی اتنا ہی تکلیف میں اضافہ ہو گا“۔

”مجھے وقت چاہیے“۔

”کتنا“؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب وفا کچھ نہ بولی تو پرل نے اپنی بات دوہرائی۔

"تمہیں جتنا وقت چاہیے ہم تمہیں دیں گے۔ایک ماہ،دوماہ،چھ ماہ"....

"ایک سال..."اس کی آواز پر پرل چپ سی ہو گئی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے وفا یہاں مذاق ہو رہا ہے۔ہم جلد از جلد تمہیں بہتر کرنا چاہتے ہیں اور تم ہو کہ"....

"مذاق تو میری زندگی بن چکی ہے۔"لہجے میں نہ ہی سختی تھی اور نہ ہی غصہ۔بس رنج تھا۔پرل نے اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی کو دیکھا۔

"ایک ہی لمحے میں جب ساری دنیا لٹ جاتی ہے تو زندگی مذاق ہی بن جاتی ہے۔"نم آواز میں وہ کہتی چلی گئی۔

"میں جانتی ہوں کہ تم تکلیف میں ہو۔"پرل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا اسے تسلی دی۔"ہماری اور تمہاری دنیا کے لوگوں میں یہی فرق ہی تو ہے۔ہم اپنی تکلیف چھپا دیتے ہیں اور تم لوگ اپنی تکلیف کا اشتہار لگاتے پھرتے ہو۔تم لوگ ایک دوسرے پر اپنے الفاظ اور رویوں سے وار کرتے ہو جب کہ ہم ہتھیاروں سے۔یقین کرو ہتھیاروں کی موت مرنا آسان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے۔انسان ایک ہی بار میں مر جاتا ہے لیکن الفاظ اور رویے ایک بار نہیں بار بار موت کا ڈنگ مارتے ہیں"۔

"مجھے....مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ میرے گھر والے...."وفا کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

"تمہیں یقین کرنا سکھایا جائے گا۔ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے وفا۔کچھ بھی... تمہیں اگر مزید ثبوت دیکھنے ہیں تو میں تمہیں ابھی دکھاتی ہوں۔اس کے بعد فیصلہ تمہارا ہوگا۔چاہو گی تو تمہیں جاپان لے جاؤں گی اور اگر نہیں تو میں اکیلی واپس چلی جاؤں گی"۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پرل کے کمرے میں موجود تھیں۔وفا صوفے پر بیٹھی تھی۔نگاہ سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر ٹکی تھی۔پرل اس کے بالکل قریب کھڑی لیپ ٹاپ میں کچھ اوپن کرنے میں مصروف تھی۔چند ہی لمحوں بعد وہ مطلوبہ چیز کھول کر سیدھی ہوئی۔

وہ ایک تصویر تھی جس میں چھ آدمی ایک ساتھ کھڑے تھے۔

"ان میں سے کس کس کو پہچانتی ہو"؟

وفا یک ٹک اس تصویر میں موجود لوگوں کو دیکھے گئی۔تب ہی اس کی نظر سعیر مراد اور جہانگیر مراد پر جا کر ٹھہر سی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے بعد پرل نے بولنا شروع کیا اور وفا نے سننا۔

''یہ سب کرائم کنگز ہیں۔ یامی نوکائی ایک مافیا آرگنائزیشن تھی۔ اس کے چھ ممبرز تھے۔ ان چھ ممبرز کے اپنے اپنے گینگ تھے جنہیں وہ لیڈ کیا کرتے تھے۔ لیکن ایک ممبر ایسا ہوتا تھا جو باقی تمام ممبرز کو لیڈ کرتا تھا۔ اسے کنگ آف یامی نوکائی کہتے تھے۔ کنگ وہ کہلاتا تھا جس کے پاس اسٹون آف یامی نوکائی ہوتا تھا۔ ان سب میں کنگ آف یامی نوکائی یہ تھا۔ سیدار باز شاہ۔'' پرل نے تصویر میں موجود ایک شخص پر انگلی رکھی۔

''سب جانتے تھے کہ ارباز ساما کا سب سے چہیتا اور دل پسند ممبر جہان ساما یعنی جہانگیر مراد تھا۔ ان سب ممبرز کے پھر ایڈوائزر ہوا کرتے ہیں۔ انہیں تم رائٹ ہینڈ بھی کہہ سکتی ہو۔ ان کے بغیر باس کچھ نہیں کرتا۔ اگر باس کچھ کرے گا تو یقیناً ایڈوائزر کی مدد سے کرے گا۔ مافیا کے لوگ اپنی فیملی کو لوگوں کی نظر سے بہت دور رکھتے ہیں۔ ان سب کی بھی فیملی تھی مگر اس بات کی خبر ان سب کو ہی نہیں تھی۔ ارباز ساما، جہان ساما اور انمول ایک ہی یونیورسٹی میں ایک ساتھ پڑھے تھے۔ ارباز ساما نے انمول سے شادی تو کرلی مگر باقی سب کو اس سے بے خبر رکھا۔ ایک دن جہان ساما سے اتفاق سے ہونے والی ملاقات میں انمول نے انہیں بتایا کہ وہ ارباز ساما سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شادی کر چکی ہیں۔اس بات سے کوئی مسئلہ تو نہ ہوا بلکہ جہان ساما بہت خوش ہوئے لیکن اس دن ایک بری نظر انمول پر پڑ گئی جس نے اس کی جان تک نہ بخشی"۔

"مطلب"؟

"تمہارے چاچو جان سعیر مراد ملک۔ان کی انمول پر پڑنے والی بری نظر نے پورے یامی نوکائی کو تباہ کر دیا۔پہلے ارباز ساما کا قتل ہوا۔پھر اسٹون چرا لیا گیا۔پھر ان کے بیٹے اشہد کو مار دیا گیا اور پھر...."پرل نے ایک اور تصویر کھولی۔

"ملکۂ قلب کو"۔

وفا اس تصویر میں موجود اس سنہری اپسرا کو دیکھتی رہ گئی۔اتنے حسین لوگوں کا دنیا سے چلے جانا صرف ظلم نہیں تھا۔ظلم کی انتہا تھی۔

"آج یامی نوکائی کے ممبرز میں سے صرف دو ممبرز زندہ ہیں۔سعیر ساما اور ڈیوڈ ساما۔باقی سب ممبرز کی جگہ ان کی اولاد لے چکی ہے"۔

"تم کس کی بیٹی ہو"؟

وفا کے سوال پر پرل کے اندر کچھ ڈوب کر ابھرا۔دل میں چبھن سی ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ابراہم ساماکی۔''آواز میں لرزش تھی جبکہ لہجے میں غرور تھا۔

''ملک ساماکی جگہ زمان ملک لے چکا ہے۔''پرل کچھ اور ڈھونڈتے ہوئے اسے مسلسل بتارہی تھی۔

''میں ابراہم ساماکی۔ڈیوڈ ساماابھی تک زندہ ہے۔جہان ساماکی جگہ...''وہ اچانک رکی۔

''باباکی جگہ''؟

''اشعر جہان اور لائلہ جہان''۔

وفا کو لگا وہ کچھ غلط سن چکی ہے۔کچھ تو تھا جو غلط تھا۔

''واٹ''؟

''وفا!ایک نہ ایک دن تو تمہیں سب معلوم ہو ہی جائے گا تو کیوں نہ آج سہی''۔

''اشعر جہان۔''وفا کے بے یقینی سے اس کا نام دہرایا۔

''ہاں۔وہ تمہارا بھائی ہے لیکن اس کے دماغ میں سوتیلے پن کا فتور تھوڑا زیادہ ہے۔اسی لیے سنبھل کر رہنا''۔

وفا نے جھرجھری لی۔اور کیا کیا سننے کو رہ گیا تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اب ہماری ٹیم کا حصہ بن کر تم نے ٹیم ورک میں ہمارا ساتھ دینا ہے۔سب سے پہلے تو ہم نے اسٹون کو تلاش کرنا ہے۔اس کے بعد یامی نوکائی کے غداروں کو قتل کرنا ہے اور اپنوں کی موت کا بدلہ لینا ہے۔''اس نے غور سے وفا کو دیکھا۔

''تم لوگی ناں اپنے والدین کی موت کا بدلہ؟''وفا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔آنکھوں میں الجھن تھی۔تذبذب تھا۔وہ کچھ کہہ نہیں پائی۔ہمت ہی کہاں تھی؟

''خود پر ہوئے ظلم کا بدلہ''؟

وفا نے اثبات میں سر ہلایا۔پرل کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے گویا تیر نشانے پہ لگا ہو۔

''میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔''اٹل لہجے میں کہہ کر اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔

''دیٹس لائک مائی گرل!''پرل فاتحانہ انداز میں مسکرا دی۔

❣❣❣

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لندن کی فضا آج کافی خوشگوار تھی۔ہوا میں نمی تھی جو اس بات کو یقینی بنا رہی تھی کہ آس پاس کے علاقوں میں بادل برس رہے تھے اور عین ممکن تھا کہ وہ وہاں بھی ٹوٹ کر برس پڑتے۔مگر ابھی فضا پر سکون تھی۔بادل خوش تھے۔برسنے کی کیا ضرورت تھی؟برسنے کے لیے تو دکھ درکار تھا جو جانے کب کسے ملنے والا تھا۔

وہ اسی اپارٹمنٹ میں موجود تھی جہاں صیاد اور اشعر مقیم تھے۔پرل نہ جانے کہاں تھی مگر اسے یقین تھا کہ وہ ایونٹ میں اس سے ضرور ملے گی۔اشعر کسی کام کے باعث وہاں موجود نہیں تھا جبکہ صیاد خاموشی سے صوفے پر بیٹھا لائلہ کو تیار ہوتا دیکھ رہا تھا۔

''اتنی تیاری کرکے کیا ملے گا تمہیں لائلہ ساما''؟

لائلہ نے ایک گہری اور سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی تو وہ خاموش ہو گیا۔

''میں نے ہزار بار کہا ہے کہ میرے کام کے دوران مجھے مت ٹوکا کرو''۔

''کام کے دوران کہا تھا۔میک اپ کے دوران تو نہیں۔''معصومیت سے پلکیں جھپکا کر بولا گیا تو وہ لب بھینچتی رہ گئی۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسی لگ رہی ہوں"؟

صیاد نے اسے سر تا پیر گھورا۔

"باقی سب تو ٹھیک ہے مگر لائبہ ساماساڑھی کا اتنا لمبا پلو۔ جھاڑو لگانے کا ارادہ ہے کیا"؟

"تم جیسے نالائق کو کیا معلوم۔ فیشن بھی کسی چیز کا نام ہے۔" لائبہ نے کندھے اچکاتے ہوئے اپنا پلو سیٹ کیا۔

"اور ہاں اسے سنبھالنے کے لیے تم میرے پیچھے پیچھے چلو گے۔ آئی سمجھ"؟

"یہ ظلم ہے"۔

"مظلوم تو دیکھو ذرا۔ ہہہ" وہ طنزاً مسکرا دی۔ تب ہی اس کا فون بجنے لگا۔ اس نے فون کان سے لگایا تو ایش کی آواز گونجی۔

"جا رہی ہو"؟

"تمہارا حکم ہے۔ جانا تو پڑے گا۔" وہ مصروف انداز میں بولی جبکہ وہ مسکرا دیا۔

"سب ہوں گے وہاں۔" پھر سے یاد دلایا گیا۔

لائبہ نے گہری سانس لی۔ "جانتی ہوں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فیس کرلو گی"؟

"کرنا پڑے گا"۔

"ہمت مت ہارنا۔حوصلہ ٹوٹنے لگے تو محض اتنا یاد کرلینا کہ وہ سب ظالم ہیں۔اور تم نے مظلوم نہیں بننا بلکہ ظلم کا بدلہ لینا ہے"۔

لائلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم نے خود پر ترس نہیں کھانا کہ تم پر ظلم کیا گیا بلکہ ان پر ترس کھانا ہے جو تمہارے ظلم کا شکار ہونے والے ہیں"۔

"ایش ساما!" آواز اب کہ پہلی بار کپکپائی۔

"بولو"۔

"میں کرلوں گی"؟

"تمہیں مجھ سے پوچھنا نہیں ہے بلکہ خود کو یقین دلانا ہے کہ تم کرلو گی"۔

"میں کرلوں گی۔" اس نے خود سے کہا۔صیاد وہاں سے جا چکا تھا۔رابطہ منقطع ہوا تو اس نے اندر کو ایک گہری سانس کھینچی۔

www.novelsclubb.com

''میں یہ کرلوں گی''۔

''لیکن...اگر وہ وہاں ہوا تو....؟''دل نے خود سے سوال کیا۔اس نے جھرجھری لی اور سر جھٹکتی باہر کی جانب چل دی۔اب کوئی بھی آئے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

حسین شام ڈھل چکی تھی اور ان کی گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں تھی۔جیسے جیسے لمحے سرکتے جا رہے تھے اس کی ہمت بڑھتی جا رہی تھی۔گردن سیدھی کیے وہ مطمئن سی بیٹھی تھی۔کھڑکی سے باہر وہ خوبصورت مناظر دیکھ رہی تھی۔لندن کی سڑکیں روشنیوں سے جگمگا رہی تھیں۔ کہیں دور آسمان میں تیرتے بادلوں میں بجلی وقفے وقفے سے گرج رہی تھی۔بادل کبھی بھی برس سکتے تھے۔بس انہیں بہانہ چاہیے تھا۔

آخر کار ان کی گاڑی ایک لگژری ہوٹل کے سامنے جا رکی۔ڈرائیور نے اتر کر دروازہ کھولا تو وہ گاڑی سے باہر نکلی۔گردن اونچی تھی۔آنکھوں میں پراعتماد سی چمک تھی اور چہرے پر فیصلہ کن مسکراہٹ۔اس کی پراعتماد آمد، حسین سراپے،روشن چہرے اور چمکتی آنکھوں نے پورے عملے کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔صیاد فوراً سے پہلے باہر نکلا اور اس کی ساڑھی کا پلو درست کرتا اس کے پیچھے چلنے لگا۔وہ آگے بڑھی تو شیشے کا دروازہ کھلتے ہی ایک شاندار لابی کی جھلک سامنے آئی جہاں کی محفل اور برقی قمقموں کی روشنی اس کی شخصیت کو مزید نمایاں کرنے لگی۔ہوٹل کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عملہ اس کا استقبال کرتے ہوئے ہر قدم پر اس کی مدد کرنے کو تیار تھا۔ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئی ہر طرف ایک دم سنسنی سی پھیل گئی۔ سب کی نظر ایک ساتھ اس کی جانب اٹھی۔ ہال میں موجود روشنی کے سیلاب میں اس کی شخصیت مزید واضح ہوئی۔ ہر نظر میں حیرت تھی اور اگلے ہی لمحے ان میں رشک در آیا۔

بھیڑ کو کاٹتے ہوئے اس کی نظر سب سے پہلے پرل پر پڑی جو سیاہ رنگ کی ساڑھی میں ملبوس تھی اور ہمیشہ کی طرح قہر برپا کیے ہوئے تھی۔ چونکہ تھیم بلیک تھی تو سب نے بلیک ڈریس ہی زیب تن کیے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی نظریں ملیں تو وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔ لائلہ نے جواباً سر کو خم دیا اور دھیرے دھیرے چلتے ہوئے اس کے پاس بڑھنے لگی۔ سیاہ ساڑھی پہنے وہ واقعی بہت حسین لگ رہی تھی۔ باریک اونچی ہیل پہنے وہ بھی اتنے اعتماد سے چل سکتی تھی؟ ہاں سکھانے والی اگر پرل ہو تو۔

www.novelsclubb.com

ہونٹوں پر ڈارک لپ اسٹک سجی تھی۔ گلے میں باریک سا ڈائمنڈ نیکلیس اور ہاتھوں میں ڈائمنڈ رنگ چمک رہی تھی۔ ہال میں موجود ایک ایک شخص کی نگاہ اس کے سراپے کا طواف کر رہی تھی۔ اس وقت وہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ یہ کسی کی آمد تھی جس نے سامنے والے کی توجہ اپنی جانب مبذول کی تھی۔ اس نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو نظر

اس لڑکی سے ٹکرائی جو ہر ایک نگاہ کا مرکز بنے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ دنیا کی آخری لڑکی تھی جسے وہ دوبارہ دیکھنے کی امید کر سکتا تھا۔ نظریں اس پر جم سی گئیں۔ آنکھیں حیرت کے مارے پھیل گئیں۔ اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ وہ وہی تھی یا اس کے روپ میں کوئی اور پری؟ وہ اسے دیکھتا گیا اور بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ صدمہ تھا، حیرت تھی، بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ اس نے دم سادھے اسے غور سے دیکھنا چاہا۔ وہ وہی تھی۔ وہ زندہ تھی۔ کیا وہ واقعی زندہ تھی؟

وہ خاموشی سے پرل کے پاس بڑھ گئی۔ پرل نے اسے گلے سے لگایا اور کان میں تعریف کے دو بول بھی بول دیے جو وہ عموماً نہیں بولا کرتی تھی۔

اچانک ہی فسوں ٹوٹا اور ہر طرف سرگوشیاں سی شروع ہو گئیں۔

”مسٹر عفان مراد! یہ کون ہیں؟“ ساتھ کھڑے شخص نے اسے مخاطب کیا تو وہ حیرت کے سمندر سے باہر نکل کر اپنی دنیا میں واپس آیا۔ کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی۔ کون تھی وہ؟ یہ تو اسے خود ہی معلوم نہیں تھا۔

”یہ مسز ایش ہیں۔“ ساتھ کھڑے ایک اور شخص نے بتایا جو یقیناً صیاد تھا۔ عفان نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔ کچھ برا لگا تھا۔ تھوڑا سا ہی سہی ....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایش ساما کی بیوی"؟

صیاد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جی ہاں۔ایش ساما کی بیوی لائلہ جہان۔چاہے جتنی اہم پارٹی کیوں نہ ہو ایش ساما تو نہیں آتے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہاں کوئی بھی، کبھی بھی غداری پر اتر سکتا ہے اسی لیے اس بار انہوں نے اپنی بیوی کو بھیجا ہے"۔

"تو کیا غدار اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے؟" ساتھ کھڑے شخص نے پوچھا تو صیاد نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کیونکہ انہیں دیکھ کر سب پہلے صدمے میں جائیں گے۔اتنے گہرے صدمے میں کہ نقصان کے بارے میں سوچنے کا وقت ہی نہیں ملے گا۔" صیاد دانت نکال کر کہتا اگلے ہی لمحے وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

عفان کو لگا وہ واقعی صدمے میں ہے۔اس نے ایک بار پھر نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ ہنس رہی تھی۔وہی آنکھیں، وہی ہنسی، وہی ڈمپلز۔سب وہی تھا۔مگر پہچان بدل گئی تھی۔عفان کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے سر جھٹکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''عفان تمہیں دیکھ چکا ہے۔''پرل نے مسکراتے ہوئے عفان کی جانب دیکھے بغیر غیر محسوس انداز میں اسے خبر دی۔

''جانتی ہوں۔''لائلہ نے بھی اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔پرل کا بے اختیار ایک ابرو اٹھ گیا۔خوشگوار سی حیرت ہوئی۔

''مطلب اب لائلہ جہان بھی لوگوں کو دیکھے بغیر ان کی حالت کا اندازہ لگا سکتی ہے''۔

''پرل ابراہم کی صحبت کا اثر ہے''۔

اس کے جواب پر دونوں ہی ہنس دیں۔

پارٹی کا آغاز ہوا۔سعیر مراد نے ہال میں قدم رکھے تو ہر طرف شور گونج اٹھا۔وہ ہنستا مسکراتا اندر داخل ہوا۔اس کے ساتھ نوشابہ بھی تھی۔وہ سیاہ پیروں تک آتی ڈریس پہنے ہوئی تھی۔ کندھے برہنہ تھے۔سعیر کی طرح مغرور ناک لیے وہ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی اندر داخل ہوئی۔لوگ ان کے استقبال میں لگ گئے۔ہر طرف گلاس ٹکرانے کی آوازیں شروع ہو گئیں۔جہاں سب کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی وہیں لائلہ کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔اس کے اندر کچھ ڈوب کر ابھرا۔کانوں میں اشعر اور چارلی کی آواز گونجنے لگی۔

www.novelsclubb.com

""اس قتل میں سعیر کی پوری فیملی شامل تھی۔ہاں یا نہ""؟

""ہاں۔اس کی بیٹی نوشابہ اور بھتیجا عفان بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ سعیر ساما نے ان کے سامنے ہی مجھے یہ حکم دیا تھا""۔

عفان اب نوشابہ اور سعیر کی جانب بڑھ رہا تھا۔چہرے پر انہیں دیکھ کر خوشی دکھی تھی لیکن کہیں نہ کہیں لائلہ کو دیکھنے کے بعد پہنچنے والے صدمے کا اثر ابھی بھی باقی تھا۔

لائلہ نے نظروں کا زاویہ بدلا اور ساتھ سے گزرتے ویٹر کے ہاتھ میں موجود ٹرے سے ڈرنک کا ایک گلاس اٹھالیا۔پرل اسے دیکھتی رہی اور پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا گویا اسے ہمت دے رہی ہو۔لائلہ نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تو آنکھوں میں غصے اور تکلیف کی سرخی تھی جسے وہ جلد ہی اپنے اندر اتار گئی۔

تھوڑی دیر بعد پرل اسے کسی سے متعارف کروانے میں مصروف تھی۔

""لائلہ ساما""!

وہ سامنے والے کو خبر ہوئے بغیر غیر محسوس انداز میں گفتگو کرنے میں ماہر تھیں۔

""ہمم""۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ آرہے ہیں"۔

لائلہ کی اٹھی ہوئی گردن مزید اٹھ گئی۔انداز میں غرور اور اعتماد چھلکنے لگا۔تب ہی وہاں نوشابہ اور عفان آپہنچے۔

"ہیلو کزن ڈیئر سسٹ!"نوشابہ اپنے ازلی مگر مصنوعی لہجے میں بولی۔

لائلہ نے ایک سنجیدہ نگاہ پہلے نوشابہ پر ڈالی اور پھر عفان پر۔عفان کی نظریں اس کی نظروں سے ملیں تو عفان کو وہ اپنے اندر تک گڑھتی ہوئی محسوس ہوئیں۔اس نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدلا۔ لائلہ اس کے اس طرح کترانے پر مسکرا دی۔

نوشابہ کو جواب نہ ملا تو وہ پھر بولی۔

"یقین ہی نہیں آرہا تمہیں یہاں دیکھ کر"۔

"آئے گا بھی کیسے۔تم لوگ تو مجھے قبر میں اتار چکے تھے"۔

ایک تنقیدی نگاہ اس نے باری باری دونوں پر ڈالی۔

عفان کے گلے کی گلٹی دوبارہ ڈوب کر ابھری جبکہ نوشابہ کی حالت میں مجال ہے جو رتی برابر بھی فرق پڑ جاتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”بائی داوے خوشی ہوئی تمہیں یہاں دیکھ کر۔“عفان نے زبردستی مسکرا کر کہا۔

”مجھے نہیں ہوئی۔“ مختصر سا جواب دے کر وہ آگے بڑھ گئی۔پرل نے بے اختیار اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر منہ پر رکھی اور ہنس دی۔

نوشابہ تلملاتی رہ گئی جبکہ عفان اسے وہاں سے جاتا دیکھتا رہا۔سعیر کی نظر نوشابہ اور عفان کی مخالف سمت میں جاتی لڑکی پر پڑی تو وہ ایک لمحے کے لیے شل رہ گیا۔زندگی میں پہلی بار اسے کسی کو دیکھ کر یوں دھچکا سا لگا تھا۔وہ زندہ تھی؟ مگر کیسے؟

چند ہی لمحوں میں نوشابہ اور عفان اس کے پاس آئے۔نوشابہ کی زبانی ملنے والی خبر سن کر وہ بے یقینی سے اسے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

”لیکن ایسا کیسے ممکن ہے“؟

”وہ مسز ایش بن چکی ہے بابا۔اس کا مطلب اسے بچانے والا بھی ایش ہی تھا“۔

”ایک لڑکی جس کی سالوں پہلے موت ہو گئی۔جو ہماری آنکھوں کے سامنے قبر میں اتار دی گئی۔وہ اچانک سے زندہ کیسے ہو سکتی ہے“؟

وہ تینوں آنکھوں میں سوال لیے پرسوچ نگاہیں اسی لڑکی پر ٹکائے ہوئے تھے۔

پارٹی کا آغاز سعیر نے جتنا پرجوش ہو کر کیا تھا اتنا اب نہیں رہا تھا۔ وہ سب صرف اس لڑکی پر بات کرنا چاہتے تھے۔ اس کے متعلق مزید جاننا چاہتے تھے مگر وقت مناسب نہیں تھا۔ وہ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے ان سب کے تاثرات کا بخوبی جائزہ لے رہی تھی۔ جنگ بلاشبہ بری ہوتی ہے۔ مگر اس کا مزہ سب سے الگ ہوتا ہے۔ بلیوٹوتھ آن کرنے پر کان میں اشعر کی آواز گونجی۔

"بہتر ہو؟" لائلہ نے نظر ارد گرد گھما کر اسے ڈھونڈنا چاہا۔

"بہترین ہوں"۔

جواب سن کر اشعر کو تسلی سی ہوئی۔

"پیچھے دیکھو بہن"۔

اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو نظر سامنے ہی اشعر پر پڑی جو اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس کے موڈ کا بھی پتہ نہیں چلتا تھا۔ کبھی سگا بھائی بن جاتا تھا تو کبھی سوتیلا۔ اس وقت وہ اسے اپنا سگا بھائی لگا تھا۔ وہ جواباً مسکرائی تو وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

www.novelsclubb.com

"اپنے پیارے چاچو جان سے ملاقات کی؟" مسکرا کر پوچھا گیا تو لائلہ لب بھینچتی رہ گئی۔اب وہ اسے اپنا سوتیلا بھائی لگا تھا۔

"نہیں۔" جب باقی سب کو دور سے خود کو دیکھتا پایا تو وہ بھی زبردستی مسکرا دی۔

"البتہ تمہاری کزن ڈیئرسٹ نوشابہ سعیر مراد سے ہوئی۔ تمہارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ کہہ رہی تھی کہ میرا پیارا، خوبصورت اور سجیلا کزن اشعر جہان نہیں آیا"۔

"شٹ اپ میری پیاری بہن! اتنی بکواس کرتے کرتے تھکتی نہیں ہو تم؟" بہت ہی پیار سے کہا گیا۔ مسکراہٹ ہنوز برقرار رہی۔

"نہیں۔" لائلہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔وہ دو قدم آگے بڑھی اور تین بار یکلخت پلکیں جھپکا کر کہا۔

"آخر کو تمہاری ہی بہن ہوں"۔

"بدقسمتی سے"۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے بد قسمتی ہوسکتی ہے۔ میرے لیے تو خوش قسمتی ہے کہ اتنا ہینڈ سم نوجوان میرا بھائی ہے۔" وہ دونوں مسکراہٹ برقرار رکھنے کی پوری سعی کیے ہوئے تھے۔ دور کھڑے لوگ انہیں رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

"اگر بکواس کرنے کا ایوارڈ ہوتا تو اسے میں صرف اور صرف اپنی بہن کے نام کرتا۔" اشعر نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ دو بار دائیں بائیں ہلایا۔

"بہن سے اتنی محبت۔ جہنمی انسان نہ ہو تو۔" غصے میں بھی لاڈ کیا گیا۔

کسی سے بات کرتے ہوئے اچانک ہی نوشابہ کی نظر بھیڑ کو کاٹتی ہوئی لائلہ کے ہمراہ کھڑے اس ہینڈ سم نوجوان پر پڑی۔ اس کا دل اتنے زور سے دھڑکا کہ اسے اپنے کانوں میں اس کی دھک دھک سنائی دی۔ لبوں پر دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کتنا پیار ہے ناں بہن اور بھائی میں۔" نوشابہ کے پاس کھڑے دو آدمیوں نے تبصرہ کیا۔

"خدا ان دونوں کو سلامت رکھے اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کرے!" صیاد نے ساتھ کھڑے لیو سے کہا تو نوشابہ جل بھن کر رہ گئی۔ ایک قہر آلود نگاہ ان پر ڈالتی وہ پیر پٹختی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہاں سے چلی گئی۔اس کے جاتے ہی لیو نے صیاد کے ہاتھ پر ہاتھ مار کے تالی بجائی اور پھر دونوں کا خوشگوار قہقہہ گونج اٹھا۔

"اسی طرح جلتی رہی تو کالی ہو جائے گی بیچاری۔" لیو کے تبصرے پر ان کا ایک اور قہقہہ بلند ہوا۔

"تم دونوں میں اتنی محبت دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا۔سو چا تم لوگوں کی باتیں سن لوں تاکہ جس غلط فہمی میں باقی سب مبتلا ہیں میں نہ ہو جاؤں۔" پرل ان دونوں کے قریب آکر بولی۔

"کیسی غلط فہمی؟" لائلہ نے سوال کیا۔

"یہی کہ بہن اور بھائی میں پیار بہت ہے"۔

"ہماری باتیں سن لیتے تو اس غلط فہمی سے دور رہتے۔" اشعر نے بددل ہو کر کندھے اچکائے۔

"ایسا بھی کیا کہہ رہے تھے ہم؟اور کس نے کہا ہم دونوں میں پیار نہیں ہے۔اس پوری دنیا میں واحد شخصیت ہوں جس کی اس جہنمی انسان کو فکر رہتی ہے۔" لائلہ نے پرل کو دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ بتانا چاہا جس میں سچ ہی سچ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"استغفر اللہ!" اشعر نے دونوں کانوں کو باری باری ہاتھ لگایا۔ پرل ہنس دی۔ وہ جانتی تھی کہ لائلہ محض اپنا دھیان بٹائے ہوئے ہے ورنہ اس وقت اپنی فیملی کو دیکھ کر وہ جتنی تکلیف میں تھی یہ یا تو اسے معلوم تھا یا پھر اللہ کو۔

پرل لائلہ کو غور سے دیکھتی رہی۔ آج وہ بالکل ویسی تھی جیسا وہ اسے بنانا چاہتے تھے۔ اس نے ہنسنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ مسکرایا نہیں کرتی تھی۔ وہ ہر وقت سنجیدہ رہا کرتی تھی۔ لیکن جب بھی اسے تکلیف ہوتی تھی وہ اپنی مسکراہٹ میں سارے غم چھپا لیتی تھی۔ وہ اپنے درد میں خود ہی سمٹ سی جاتی تھی مگر اس کا علم کسی اور کو نہیں ہونے دیتی تھی۔ آج بھی وہ عرصہ بعد ہنس رہی تھی۔ وہ یقیناً بہت تکلیف میں تھی۔ وہ ابھی بھی اشعر کے ساتھ کسی بات کو لے کر مذاق کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔ وہاں صرف پرل کو اندازہ تھا کہ وہ تکلیف میں ہے۔ وہ لڑکی جس پر رشک بھری نگاہوں کا سایہ تھا رشتوں کے معاملے میں کس قدر بدقسمت تھی۔

لائلہ نے اسے خود کو دیکھتا پایا تو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ پرل نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا۔

چند ہی لمحوں بعد سارے میں گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیل گئی۔ لائلہ اچانک ہنستے ہنستے رک گئی۔ فضا میں شناسا سی خوشبو کے احساس نے اسے آ گھیرا۔ پرل اور اشعر بات کر رہے تھے۔ وہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس جانب متوجہ نہیں ہوئے تھے مگر لائلہ کا وجود ٹھنڈا پڑ گیا۔وہ حسین احساس اسے سانسیں دینے لگا تھا۔عرصہ پہلے جو دل دھڑکنا بھول گیا تھا آج اس میں ہلچل سی مچ گئی۔اسی طرح ہلچل لابی میں بھی مچی تھی۔وہاں کوئی بہت ہی خاص شخص داخل ہوا تھا۔سب اس کے استقبال کے لیے اس جانب لپکے تھے۔اسے گھٹن سی ہونے لگی۔ہوا کا راستہ جیسے کسی نے روک لیا ہو۔پرل اور اشعر بھی اب اس کی حالت سے بے خبر لابی کی جانب دیکھنے لگے تھے۔لائلہ کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ دل پر رکھا۔اسے ایسا لگا جیسے آج یا تو وہ دھڑک اٹھے گا یا پھر حلق سے باہر نکل آئے گا۔آنکھوں میں کرب سا جگنے لگا۔تب ہی نظر بھیڑ کو کاٹتی اس شخص سے جا ٹکرائی جس کے آنے سے فضا معطر ہو جایا کرتی تھی۔جس کی موجودگی کا احساس دنیا کا سب سے حسین احساس تھا۔اس کا دل دھڑک اٹھا۔اس کی دھک دھک کی آواز صرف اسے سنائی دے رہی تھی۔اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔

سب کچھ سلو موشن میں ہونے لگا۔وہ سعیر مراد سے گلے مل رہا تھا۔عفان سے مل رہا تھا۔باقی سب سے....وہ یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔تین سال بعد اسے دیکھنے پر گویا اس کی بینائی واپس آگئی تھی۔اسے دنیا رنگین لگنے لگی۔دنیا کا ہر رنگ واضح ہو گیا تھا۔اس کا جانا اس کی بینائی لے گیا تھا۔اسے نابینا کر گیا تھا۔آج اسے اس کی بینائی واپس مل گئی تھی۔دل دھڑک اٹھا تھا۔آنسو حلق

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں چبھنے لگے۔ پھر کیا ہوا وہ نہیں جانتی۔ بس اس کی نظر اس چہرے پر ٹک سی گئی۔ وہ دنیا سے بے نیاز اسی کو دیکھے گئی۔

"ہادی۔" لبوں نے حرکت کی۔ آواز ساتھ چھوڑ چکی تھی۔ پرل نے کسی احساس کے تحت مڑ کر اس پتھر بنے وجود کو دیکھا۔

"لائلہ۔" وہ اسے کچھ کہہ رہی تھی مگر سن کون رہا تھا۔ وہ تو بس محبت کے شیش محل میں موجود زینے چڑھتی جا رہی تھی۔

پرل کچھ کہہ چکی تو اب اشعر پرل سے کچھ کہہ رہا تھا۔ لائلہ کچھ نہیں سن پائی۔ چند ہی لمحوں بعد ان دونوں کو نظریں ملیں۔ سب کچھ جیسے تھم سا گیا۔ ساری دنیا رک گئی۔ اس نے ان سنہری آنکھوں میں آج بھی محبت کا سورج ابھرتا دیکھا۔ آنکھیں آنسوؤں سے چمک اٹھیں۔ وہ اسے دیکھ کر اپنے آپ کو بھول گئی۔ وہ بھول گئی کہ وہ کون تھی۔ وہ کہاں تھی۔ اسے بس اتنا معلوم تھا کہ وہ سامنے تھا اور وہ کوئی اور نہیں اس کا ہادی تھا۔ وفا کا ہادی....

اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔ وہ بھی اسے دیکھ کر ٹھہر سا گیا۔ ہر جانب فسوں طاری ہو گیا۔ نظروں میں بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ سعیر ان دونوں کو دیکھ چکا تھا۔ اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔ اور پھر.... حدید کو اس کی جانب بڑھتا دیکھا۔ سب کی نگاہوں کا مرکز وہ دونوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بن چکے تھے جو دور سے ہی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جانے آنکھوں کی زبان میں ایک دوسرے کو کون سی داستان سنا رہے تھے۔وہ دل پہ ہاتھ رکھے بت بنی کھڑی تھی۔وہ بے یقین سا دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔لائلہ لڑکھڑائی اور پھر ساتھ رکھی میز پر ہاتھ رکھ کو خود کو سہارا دیا۔ہمت جواب دے چکی تھی۔ہر طرف دھند سی چھا گئی۔تمام لوگ، تمام چیزیں... سب کچھ غائب ہو گیا۔منظر بدل گیا۔خانزادہ گاؤں میں موجود پھولوں کے کھیت میں وہ ایک ساتھ کھڑے تھے۔بالکل آمنے سامنے۔وہ بالوں میں پھول ٹکائے کھڑی تھی۔دونوں کسی بات پر کھل کر ہنس دیے تھے۔منظر پھر بدلا۔وہ مراد ہاؤس کے لان میں ساتھ بیٹھے چائے پر بات کر رہے تھے۔ہر طرف گلابوں کی پھیلی خوشبو میں وہ خود کو کھویا ہوا محسوس کر رہے تھے۔منظر پھر بدلا۔وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا ہاتھوں میں اس کے ہاتھ لیے ہوئے تھا۔اس کے ذہن کی اسکرین پر ہادی کے ساتھ بیتا ایک ایک لمحہ کسی فلم کی مانند چلنے لگا۔وہ محبت کے شیش محل میں سب سے اوپر والی منزل پر جا پہنچی تھی۔اسے لگا تھا دنیا یہاں سے بہت حسین لگتی ہے مگر وہ غلط تھی۔وہ دونوں ابھی چند قدم کے فاصلے پر ہی تھے کہ اچانک ہر طرف شور سا مچ گیا۔تمام لوگ لائلہ کی جانب لپکے تھے۔اشعر اور پرل بھی اسی کے پاس آئے تھے۔سب کی آنکھوں میں خوف اور حیرت کا سایہ تھا۔پھر اس نے حدید کو رکتے دیکھا۔وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہیں رک گیا۔ آنکھوں میں ڈھیر ساری فکر لیے۔ وہ آگے آنا چاہتا تھا مگر ان سب کے ہوتے ہوئے وہ آگے کیسے آتا۔ بھیڑ بڑھ گئی۔ لائلہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔ تب ہی اس کی نظر حدید کی نظروں کے تعاقب میں اپنی دائیں جانب پڑی جہاں آگ بجھانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ آگ کسی اور کو نہیں بلکہ لائلہ کی ساڑھی کو لگی تھی۔ اسے بجھانے کی کوشش میں سب سے آگے اشعر تھا۔ وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں چلی گئی۔ دماغ ماؤف ہو گیا۔ کیا ہو رہا تھا؟ کیسے اور کیوں ہو رہا تھا؟ کسی چیز کی خبر نہیں تھی۔ تب ایک بار پھر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس نے اسے بینائی لوٹا دی تھی۔ جس نے اس کی سیاہ بختی مٹا دی تھی۔ وہ پریشان سا وہیں بت بنا کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کبھی اسے، کبھی اس کی ساڑھی کو تو کبھی ساتھ والی میز پر پھیلی آگ کو۔ چند ہی لمحوں میں اشعر اس کی ساڑھی کو آگ کی قید سے آزاد کر چکا تھا مگر اس میز پر آگ مزید بھڑکتی چلی جا رہی تھی۔ تمام لوگوں کو ایک طرف کیا گیا۔ کوئی لائلہ کو کرسی پر بٹھا رہا تھا۔ کوئی اسے پانی پلا رہا تھا۔ کوئی اسے کندھوں سے تھامے حوصلہ دے رہا تھا مگر اس کی آنکھوں میں صرف ایک شخص کا چہرہ نقش ہو چکا تھا اور وہ تھا حدید خانزادہ کا چہرہ۔

پرل اسے بار بار کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اشعر اس سے کچھ کہہ رہا تھا مگر اس کے کانوں میں صرف اسی شخص کے ہنسنے کی آواز گونج رہی تھی۔ اس کی ساڑھی کا پلو کافی حد تک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جل چکا تھا۔ مگر اسے خبر ہی کہاں تھی؟ کافی دیر بعد جب سب ٹھیک ہو گیا تب سعیر خود چل کر اس کے پاس آیا۔

"تم ٹھیک ہو؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا مگر وہ اسے محض ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ کسی کی موجودگی انسان کو دنیا سے اس قدر بے خبر کیسے کر سکتی ہے۔ پرل سوچتی رہ گئی۔

"وہ ٹھیک ہے۔" جواب اشعر نے دیا تھا اور اب وہ اسے اٹھ کر ساتھ چلنے کو کہہ رہا تھا۔ لائلہ نے ماؤف دماغ کے ساتھ اس کا ہاتھ تھاما اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ سعیر نے اسے روکا اور پھر کسی سے ملوانا چاہا۔

تب ہی لائلہ نے اسے تین قدم کے فاصلے پر کھڑے دیکھا۔ سب کچھ جیسے وہیں تھم سا گیا۔ وہ شاید ابھی آگ بجھنے کے بعد اس سے پوچھنے آیا تھا۔ آنکھوں میں فکر لیے وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔ لائلہ کا جی چاہا وہ اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا کر بچوں کی طرح بلک بلک کر روئے اور اسے بتائے اس کے ساتھ کیا کیا ہوا۔ وہ اس لمحے جیسے بھول گئی وہ بھی تو انہی کا آدمی تھا۔ وہ تو اس کا حریف تھا جس سے اس نے پچھلے تین سالوں میں جتنی محبت کی تھی اتنی ہی نفرت کی تھی۔

وہ اشعر سے اس کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ وہ ٹھیک ہے؟ اشعر خاموشی سے اسے جواب دے رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وفا...." حدید کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ سعیر نے اسے ٹوکا۔ اس کے منہ سے وفا سن کر لائلہ کا گویا سانس رک گیا۔

"حدید یہ مسز ایلش ہیں"۔

لائلہ کو زندگی میں سعیر سے اتنی نفرت کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی اس لمحہ اس کا تعارف بیان کرتے ہوئی۔ اس نے حدید کا چہرہ غور سے دیکھا۔ شاید کوئی تاثر سمجھ آ جائے۔ مگر وہ آج بھی اس کا چہرہ نہ پڑھ پائی۔ وہ چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر ہاتھ آگے بڑھایا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی"۔

اس نے پہلے اس کا ہاتھ دیکھا اور پھر اس کا چہرہ۔ وہ مسکرا نہیں رہا تھا۔ اس کے چہرے پر خوشی کہیں بھی نہیں تھی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرانا چاہتی تھی، کچھ کہنا چاہتی تھی۔ مگر وہ کچھ نہیں کر پائی۔ وفا ہوتی تو اس کے سینے سے سر لگائے رونے لگ جاتی۔ جیسے کوئی اپنا بچھڑ کر سالوں بعد ملتا ہے اور انسان اس سے لپٹ کر بچوں کی طرح بلک بلک کر روتا ہے بالکل ویسے۔ لیکن بات یہی ہے کہ اگر وہ وفا ہوتی.... وہ تو لائلہ تھی۔ وہ جو ظلم کرنا تو جانتی تھی مگر ظلم سہنا نہیں۔ اس نے اپنے ہاتھ کو اس کی جانب بڑھتا محسوس کیا۔ ہاتھ ملانے پر اس نے اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھا تو وہاں اسے اجنبیت سی محسوس ہوئی۔ اسے لگا جیسے اس محبت کے شیش محل کی سب سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اونچی منزل سے کسی نے اسے دھکا دیا ہے اور وہ سب سے نچلی منزل پر منہ کے بل آ گری تھی۔

محبت کی چوٹ سب سے گہری چوٹ ہوتی ہے۔اس کا تو مرہم بھی ساری دنیا میں نہیں ملتا۔

اشعر اس کا ہاتھ پکڑے اسے اس سے دور لیے جا رہا تھا۔پرل بھی ان کے ساتھ تھی۔صیاد اور ریو نے بھی واپسی کی راہ لی۔آج کا دن سب کے لیے یادگار بن چکا تھا۔کسی کے لیے اچھی تو کسی کے لیے بری۔جیسے وہاں تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی ہنستی ہوئی نوشابہ کے لیے اچھی تو دوسری طرف وہاں سے محبت کی چوٹ کھا کر جاتی لائلہ کے لیے بری۔

وہ جیسے ہی باہر نکلے بادل اتنے زور سے گرجے کہ سب کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ایسی ہی گرج اس کے دل میں بھی تھی۔مگر اسے کوئی سن ہی نہیں پا رہا تھا۔لائلہ کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو کوئی نہیں دیکھ پایا تھا سوائے آسمان پر تیرتے بادلوں کے۔بس انہیں بھی بہانہ مل گیا اور انہوں نے زور و شور سے برسنا شروع کر دیا۔اشعر نے لائلہ کو اس کی گاڑی میں بٹھایا اور پھر صیاد کو ہدایات دینے لگا۔تب ہی باہر کھڑی پرل کی نظر سامنے آ کر رکتی گاڑی پر پڑی۔وہ جو بھی تھا دیر سے آیا تھا۔یقیناً اسے انتظار کرنا پسند نہیں تھا۔ڈرائیور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو وہ نوجوان اپنی گاڑی سے کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا باہر نکلا۔باہر نکلتے ہی سب سے پہلے اس کی نظر پرل کی نظر سے ٹکرائی۔پرل کی ساری کائنات رک سی گئی۔اب اسے صحیح سے سمجھ آیا کہ محبت انسان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو دنیا سے کیسے بے خبر دیتی ہے۔چند ثانیے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔پھر زمان نے آنکھوں میں ناپسندیدگی لیے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا۔یقیناً اسے بھی پرل کو دیکھ کر تھوڑی سی ہی سہی مگر تکلیف ہوئی تھی۔یہ تو طے تھا کہ جب تک ان دونوں کی زندگی میں کوئی اور شامل نہ ہوتا تب تک ان کی زندگی ایک دوسرے کے نام سے شروع ہو کر ایک دوسرے کے نام پر ہی ختم ہونی تھی۔زمان کا شروعات میں ہی موڈ خراب ہو گیا۔آگے جا کر جب حالات دیکھے تو شکر کیا کہ وہ جلدی نہیں آیا۔پرل لائلہ کے ساتھ اسی کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔سارا رستہ ان دونوں کے درمیان خاموشی کی ڈور بندھی رہی۔دونوں کو محبت کی چوٹ لگی تھی۔دونوں نے ہی سالوں بعد اپنی لاحاصل محبت کو دیکھا تھا۔

رات بہت گہری ہو چکی تھی۔بارش تڑاتڑ برس رہی تھی۔پرل اور اشعر اپنے اپنے کمرے میں موجود تھے۔اشعر نیند کی وادیوں میں اترا ہوا تھا جبکہ پرل خاموشی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔اسی طرح دوسری طرف لائلہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر کی جانب تڑاتڑ برستی بارش کو دیکھ رہی تھی۔آج پورے تین سال بعد اس کی آنکھیں برس پڑی تھیں۔اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اسی مقام پر کھڑی ہے جہاں تین سال پہلے تب کھڑی تھی جب ہادی اسے چھوڑ کر گیا تھا۔آج وہ اتنی ہی تکلیف میں تھی۔اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خالی خالی آنکھوں کے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔پورچ میں پہنچ کر اس نے ڈرائیور سے گاڑی کی چابیاں مانگیں تو وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتا رہ گیا۔

"لائلہ ساما اس وقت اور وہ بھی اس طرح برستی بارش میں"....

"ایش ساما سے ملاقات کرنی ہے مجھے۔اسی نے بلایا ہے۔"آرام سے وجہ بتا کر اس نے اس سے چابیاں لے لیں۔ایش کے نام پر وہ کچھ نہ کر سکا۔

لائلہ نے گاڑی اسٹارٹ کی اور پھر اپنی منزل کی جانب دوڑا دی۔اتنی طوفانی بارش میں سڑکیں معمول کے برعکس ویران تھیں۔لوگ اس وقت اپنے اپنے فلیٹ اور اپارٹمنٹ میں سر چھپائے بیٹھے تھے۔بجلی وقفے وقفے سے گرج رہی تھی۔مگر اس کے غصے کی گرج اس سے زیادہ تھی۔اس کے اندر ابلتے غصے اور آگ کو شاید کوئی نہیں بجھا سکتا تھا۔اسی لیے وہ وہاں جا رہی تھی جہاں اسے اپنا یہ سارا غصہ نکالنا تھا۔کافی دیر بعد اس کی گاڑی ایک اپارٹمنٹ کے سامنے جا رکی۔وہ چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا مگر وہ جانتی تھی کہ گہرائی میں وہ کتنا وسیع تھا۔اندر داخل ہوتے ہی ملازموں نے اسے پہچاننے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

"لائلہ جہان۔سعیر مراد کی بھتیجی۔"اپنا تعارف کروا کے وہ آگے بڑھ گئی جبکہ تمام ملازم اسے دیکھتے رہ گئے۔نارنجی ٹاپ کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزر پہنے وہ لاپرواہ سے حلیے میں تھی۔میک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپ اترا ہوا تھا۔ بال کیچر میں مقید تھے۔ ہیلز کی ٹک ٹک کے ساتھ وہ اس کی اسٹڈی میں داخل ہوئی۔ سامنے بیٹھے شخص نے ایک سنجیدہ سی نگاہ اپنے کاغذات سے اٹھا کر دروازے کی طرف ڈالی جہاں وہ آگ بگولہ ہوئی کھڑی تھی۔ انداز اتنا معمولی تھا جیسے اسے اس وقت کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں۔ مگر اس لڑکی کو دیکھ کر اس کی نظر ٹھہر سی گئی۔ اسے اس کے وہاں آنے کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔ ہاتھ میں پکڑا قلم چھوڑ کر وہ سیدھا ہوا۔

"اندر آؤ"۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس تک آئی۔ آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ چہرہ اداس تھا۔

"مجھے لائلہ جہان سے اس حالت کی امید نہیں تھی۔" اس نے جیسے طنز اچھالا۔

وہ اس کے بالکل سامنے آ کھڑی ہوئی اور دونوں ہاتھ میز پر رکھ کے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

"کیوں کیا تم نے ایسا"؟

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر بولا۔ "کیا"؟

وہ طنزاً ہنس دی۔ ہنسنے پر آنسو گالوں پر بہنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی کتنی پاگل ہوں ناں۔ تم سے ایسے پوچھ رہی ہوں جیسے تم نے کوئی ایک گناہ کیا ہو۔" اچانک ہی مسکراہٹ سمٹی اور لہجے میں درشتی گھل گئی۔ "تم تو لاتعداد گناہ کر چکے ہو"۔

"پیاری بھتیجی! اپنے چاچو پر غصہ کرو گی؟" وہ نہایت پر سکون انداز میں بولا۔ لائبہ اس سوال پر چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اعصاب ڈھیلے کر کے وہ سیدھی ہوئی اور اس کی اسٹڈی میں بلاوجہ چکر کاٹنے لگی۔ سب سے پہلے ہی نظر سامنے دیوار پر آویزاں تصویر پر پڑی۔ اس تصویر میں ملک مراد اپنے تین صاحبزادوں کے ہمراہ غرور سے گردن اونچی کیے کھڑے تھے۔

"آج اگر دادا جی زندہ ہوتے تو آپ کے کرتوت دیکھ کر ہی مر جاتے۔" وہ اس تصویر کے پاس آ کر بولی۔

"تمیز سے بات کرو۔" اب کہ وہ سنجیدہ ہوا۔

"تمیز؟" وہ ہنس دی۔ "تمیز سے بات کروں وہ بھی تم سے"...

سعیر لب بھینچے بیٹھا رہا۔

"جانتے ہو آج میں کس تکلیف سے گزری ہوں؟" وہ دھیرے دھیرے اس کے پاس واپس بڑھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”آج سے تین سال پہلے کس تکلیف سے گزری تھی“؟

اس کے بالکل سامنے آ کر وہ چلائی۔

”تمہیں ترس نہیں آتا“؟

”نہیں۔“یک لفظی جواب ملا۔لائلہ نے تاسف سے سر ہلایا۔

”کسی پر بھی نہیں آتا“؟

سعیر نے نفی میں گردن ہلائی۔

”مجھے چھوڑو۔اپنے بھائیوں کو چھوڑو بلکہ سب کو چھوڑو۔تمہیں اپنی محبت پر ترس نہ آیا“؟

اب کہ وہ خاموش رہا۔آنکھوں میں خون اترنے لگا۔

”تم نے انمول کو اپنے ہاتھوں سے مارا۔اسے جلا ڈالا۔تمہیں تھوڑا سا بھی ترس نہیں آیا“؟

”میں نے اس کا قتل نہیں کیا تھا“۔

”مجرم کب آسانی سے اقبالِ جرم کرتا ہے“؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں کرلیتا ہوں۔اپنے ہر جرم کا اقبال کر سکتا ہوں مگر یہ سچ ہے کہ انمول کا قتل میں نے نہیں کیا''۔

''ساری دنیا جانتی ہے کہ انمول کے قاتل تم ہو۔یامی نوکائی کی تباہی اسی کے قتل سے شروع ہوئی تھی''۔

''ساری دنیا غلط جانتی ہے۔اسی نے خود کو آگ لگائی تھی۔''اس کا لہجہ اٹل تھا۔

لائلہ نے آنکھیں گھمائیں جیسے اس کی اس معاملے میں دلچسپی ہی نہ ہو۔

''تم جانتے ہو میں آج یہاں کیوں آئی ہوں''؟

لائلہ تیز آواز میں بولی تو سعیر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

''پہلے جو بھی جنگ تھی سب کے درمیان تھی۔آج سے جو جنگ شروع ہوگی وہ تمہارے اور میرے درمیان ہوگی۔تم نے مجھے بہت دکھ دیے ہیں سعیر مراد۔بہت دکھ۔اتنے کہ تمہاری موت بھی ان کا ازالہ نہیں بھر سکتی''۔

''تم مجھ سے جنگ کروگی؟''سعیر نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

''ہاں۔اور یہ جنگ فتح کر کے دکھاؤں گی۔''آنکھوں میں عزم چھلکا۔

"مجھ سے جنگ؟ تم نہیں جانتی کہ میں کتنا پرانا کھلاڑی ہوں" وہ پرسکون سا بولا۔

"تم نہیں جانتے کہ میں کتنی خطرناک کھلاڑی ہوں۔" اتنے ہی پرسکون انداز میں جواب دیا گیا۔

"کبھی سوچا نہیں تھا کہ تمہیں بھی اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے کی دھمکی دوں گی۔" آنکھوں میں افسوس در آیا۔

وہ ہنس دیا۔

"شروعات سب جوش سے کرتے ہیں پھر بعد میں سب کا جوش ماند پڑ جاتا ہے"۔

"میں ایسے کھلاڑیوں میں سے نہیں ہوں سعیر مراد۔ تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔ میرے بابا، میری مما، ہر رشتہ یہاں تک کہ... (اس کے اندر کچھ ڈوب کر ابھرا)... ہادی بھی"۔

"میں حدید تمہیں دے دیتا تو میرے پاس کیا رہ جاتا؟" وہ محفوظ انداز میں بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خدا تمہیں جہنم واصل کرے سعیر مراد!" وہ تڑپ اٹھی۔ "ہر رشتے پر میں خاموش رہی۔ مجھے تکلیف ہوئی پھر بھی۔ مگر جانتے ہو ہادی کو چھین کر تم نے مجھے جسمانی نہیں بلکہ روحانی زخم دیا ہے۔ میری روح ہر لمحہ اذیت کی آگ میں جھلستی ہے۔ میری تکلیف کا اندازہ ہے تمہیں"؟

"کیا کر سکتا ہوں؟" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"جہنم میں جاؤ گے تم سعیر مراد جہنم میں۔ تمہیں باپ کی جگہ دی تھی میں نے۔ کتنا پیار کیا تھا میں نے تم سے۔ تم تو اس لائق تھے ہی نہیں۔ شاہ میر بھائی ٹھیک کہتے تھے کہ تم ہی غلط ہو۔ کاش میں اس وقت انہیں سمجھ لیتی"۔

"چہ چہ۔ کاش " !

"آج میں یہاں تمہارے سامنے اپنے باپ کی قسم کھاتی ہوں، ہادی سے محبت کی قسم کھاتی ہوں کہ تمہیں ضرور ہراؤں گی۔ تمہیں قبر تک نہ لے کر گئی سعیر مراد تو میں بھی لائلہ جہان نہیں۔" بجلی زور سے گرجی۔ اتنی زور سے کہ سعیر مراد کو اپنے کان کے پردے متاثر ہوتے محسوس ہوئے مگر وہ خاموشی سے بیٹھا رہا۔ لائلہ اس تصویر کی طرف بڑھی اور پھر اسے اتار کر زمین پر دے پٹخا۔ کانچ کے ٹوٹنے اور بکھرنے کی آواز نے اسٹڈی میں چھائے سکوت کو بری طرح متاثر کیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے فریم سے اس تصویر کو آزاد کیا اور اس کے سامنے ہی اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تصویر کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا۔ایک حصے میں ملک مراد اور ان کے دو بیٹے جہانگیر مراد اور سلیم مراد تھے جبکہ دوسرے حصے میں سعیر مراد۔اس نے سعیر مراد کو باقی سب سے الگ کر دیا۔

"تم ان کے ساتھ ٹھہرنے کے بھی قابل نہیں"۔

اس کی تصویر کا حصہ ہوا میں اچھالتی وہ آگے بڑھ گئی۔بارش ابھی تک برس رہی تھی۔بجلی ابھی تک گرج رہی تھی مگر اس کے اندر کی آگ کافی حد تک بجھ چکی تھی۔غصہ بہہ گیا تھا۔اب بس درد باقی تھا۔رات ڈھلنے میں تھوڑا سا وقت تھا۔تارے مدھم پڑنے لگے تھے۔اندھیرا ماند پڑنے لگا تھا۔گاڑی کو سڑک پر چھوڑے وہ فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔اتنی تیز بارش میں وہ چند ہی لمحوں میں مکمل طور پر بھیگ گئی۔مگر فکر کسے تھی؟

www.novelsclubb.com

اس نے اب کی بار آنسوؤں کو نہیں روکا بلکہ انہیں بہہ جانے دیا۔وہ بہتے چلے گئے۔ساتھ میں غم بھی نکلتا چلا گیا۔جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تب سے لے کر تین سال پہلے تک اس نے صرف خوشیاں دیکھی تھیں۔پھر اچانک ہی تین سال پہلے اسے احساس ہوا کہ وہ خوشیاں نہیں تھیں۔وہ اس کے ماں باپ کی موت کا ازالہ تھا جو سعیر مراد بھر رہا تھا۔

اس نے سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔

"کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے اللہ جی؟" بارش کی بوندیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں اور اس کے آنسوؤں کو ساتھ بہا لے جا رہی تھیں۔"میرے پاس کچھ نہیں بچا اللہ جی۔ کچھ بھی نہیں"۔

وہ کسی معصوم بچے کی طرح اللہ پاک سے شکایت کر رہی تھی۔ اپنا دکھ بیان کر رہی تھی۔ وہ سڑک کے بالکل درمیان میں کھڑی تھی۔ ساری دنیا سے بے نیاز۔ تب ہی اچانک کسی نے اسے خود سے لگا کر اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا اور ایک طرف ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک تیز رفتار گاڑی عین اسی جگہ سے گزری جہاں ابھی ایک لمحہ پہلے وہ کھڑی تھی۔ سب کچھ ایک ہی لمحے میں ہوا تھا۔ اتنا جلدی کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی۔ وہ چند لمحے سن دماغ لیے اس کے سینے سے سر ٹکائے کھڑی رہی۔ وہ بھی اس کی وجہ سے اتنی دیر میں بھیگ چکا تھا۔ اسے اس کے دل کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ جو سیدھی ہونے ہی لگی تھی اچانک اس کی دھڑکن سننے کو رک گئی۔ اس دھڑکن میں کچھ الگ سا تھا۔ کچھ مقناطیسی سا۔ جیسے وہ کسی کے نام کی تسبیح پڑھ رہی ہو۔ گویا وہ چلتی ہو تو ساتھ ایک مدھم سا ساز چلتا ہو جو پورے وجود میں سرایت کرتا تھا۔ جیسے کوئی محبت کی دھن بجا رہا ہو۔ کسی کا دل اس طرح بھی دھڑک سکتا ہے۔ اتنا خوبصورت طریقے

www.novelsclubb.com

سے۔اتنی دلفریبی سے۔اپنے اندر اتنی محبت لیے۔یقیناً اس دل میں بسنے والی لڑکی بہت خوش قسمت تھی۔بہت زیادہ.....

اس نے دھیرے سے اپنا چہرہ سیدھا کیا۔نظر اس شخص کے چہرے سے ٹکرائی جو خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی حفاظت کیے کھڑا تھا جیسے وہ اس کا کیئر ٹیکر ہو۔اچانک ہی فسوں ٹوٹا۔وہ اس کی دھڑکن کے سحر سے باہر نکلی۔اگلے ہی لمحے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا۔وہ اب بھی خاموش رہا۔اسے شاید یہی امید تھی۔

"تمہیں اپنی حفاظت کرنی چاہیے"۔

اب کہ وہ پہلی بار بولا۔سنہری آنکھوں میں ڈھیروں فکر کے جذبات امڈ رہے تھے۔

"اور تمہیں میری فکر بالکل نہیں کرنی چاہیے۔" وہ غصے سے بولی۔

"چلو تمہیں ڈراپ کر دوں۔" اس نے لائلہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو وہ فوراً بگڑی اور اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"میں خود چلی جاؤں گی۔تمہارے احسان کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔" وہ دبی دبی آواز میں چلائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ پکڑے اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگے۔اس نے گویا اس کی بات سنی ہی نہ تھی۔وہ اس کے ساتھ کھنچی چلی گئی۔مزاحمت کی کوشش بھی کی مگر بے سود۔وہ کسی کی سنتا ہی کب تھا؟

اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر اس نے دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔چند ہی لمحوں میں ان کی گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی۔بارش کے پانی میں گاڑی کے ٹائر مخصوص آواز فضا کو بخش رہے تھے اور ان کی موجودگی کو یقینی بنا رہے تھے۔سارا راستہ دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی۔وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی جبکہ حدید بالکل سامنے۔گاڑی اس کے اپارٹمنٹ کے سامنے جا کر رکی تو لائلہ اس پر نگاہ ڈالے بغیر باہر نکلی۔پھر جیسے اس کے ضمیر نے اسے جھنجھوڑا۔وہ آگے جاتے جاتے اچانک رکی اور مڑ کر اسے دیکھا جو ابھی تک سنجیدہ چہرہ لیے سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔مگر وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا ایک ایک تاثر پڑھ رہا تھا۔وہ نہ دیکھتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔لائلہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ اس کے کانوں میں اس کی آواز گونجی۔وہ اس آواز کو سن کر شل رہ گئی۔بالکل جیسے پتھر کا مجسمہ ہو۔جیسے اس میں جان ہی نہ رہی ہو۔اگلے ہی لمحے وہ گاڑی تیز رفتار میں اس کی آنکھوں سے دور چل دی۔رفتار اتنی تیز تھی کہ چند ہی لمحوں میں وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔اس کے کانوں میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہی الفاظ گونج رہے تھے۔آواز اسی کی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ وہ آواز اس کی نہیں تھی۔وہ آواز تو اجنبیت سے بھری تھی۔اور اس کی آواز میں اس قدر اجنبیت کیسے ہو سکتی تھی؟اس کے الفاظ جیسے اس کے ذہن میں نقش سے ہو گئے۔دل کو تکلیف ہوئی۔بہت ہوئی مگر وہ خاموش رہی۔

”مجھے لگا تھا میری وفالوٹ آئی ہے۔مگر میں غلط تھا“۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB